

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

احمد رضا العالمين ككتاب فيض انتساب لمفوضه قدوة السالكين بن برة العارفين عالم اهل
فاضل اهل مولانا حاجي حافظ شاه محمد اشرف علي صاحب خفي تھانوی دامت برکاتھم

التي تفرقنا

المستعبر

اعمال فخرنا

حسب فرمائش جناب قاری مولوی محمد جلال الدین صاحب سلمہ اللہ الوہب
از اہتمام اضعف العباد حقارت متعلی سید علی آفر حفظہ اللہ عن المکارہ و الخیر

در مطبع المطابع واقع کانپور مطبوعہ گویہ

حق حق حق

بسم الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَمْحَدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَبَيَّنَ فِيهِ اَمْرَ الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ
وَنَصَبَ فِيهِ اَيَاتٍ مُّحْكَمَاتٍ لِيَهْتَدِيَ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ اِنْ شَفَعُوا فِيهِ
كُنُوزِ الشِّفَاءِ حَتَّى يَتَدَاخِلَ بِهَا الْمَرْضَى عَنِ الدَّاءِ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
اَشْرَفِ الْمَوْجُودَاتِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الَّذِي اَيَّدَهُ اللَّهُ بِاَنْوَالِ الْمَجْهَرَاتِ وَ عَلَى
اِيْلِ الطَّيِّبِينَ وَاصْحَابِهِ الطَّاهِرِينَ اَمَّا بَعْدُ احقر العباد محمد جلال الدين غفر له الله
القوى الميتين شائقين اعمال قرآنی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ جامع علوم صوری معنوی
مولانا مولوی حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب خفی حقی مدظلہ نے یہ رسالہ
مستملہ خواص آیات قرآنی جو بزرگان دین سے سینہ بہ سینہ چلے آتے تھے واسطے فائدہ مسلمانوں
اپنے حسن اخلاق سے تحریر فرمایا تھا بندہ نے جو اسے دیکھا کمال مفید غلائق پایا پس اسکو چھپوانے
میں بدل ساعی ہوا اور باجائز مع لانا مدوح مدظلہ طبع کرایا اب حضرت مولانا مدوح الصد کریم
سے عام باجائز ہے کہ جن شرائط سے عملیات کے کرنیکا طریقہ ہے عمل میں لاوین اور فیضیاب
اور نیز جبہ توفیق جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب امام جامع مسجد کپنور نے اپنے مشائخ و بزرگان دین سے
حاصل کیے تھے انکو بھی میں نے باجائز مجیزہ صاحب مدوح کو چھپوا دیا امید ہے کہ جمع حضرات اس کو کمال
دعائے خیر سے یاد فرماوین فاقو ض امیری اے اللہ ان اللہ تعالیٰ بالعبادہ اللہ علیٰ الیہ توکل المؤمنین

هَذِيكَ قُرْبَانِي **خاصیت** اس آیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب و غریب
 فرمائی ہو وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو دین میں سے کچھ زر نقد دے اور وہ عورت اس
 کو لیکر پھر اپنے شوہر کو بخش دے اس زر نقد سے شہد خرید کیا جاوے اور اس میں بارش کا پانی
 ملا کر جس مریض کو پلایا جاوے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور شفا پاوے گا محراب و آزمودہ ہو رہا ہے
 أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمُ أَهْلُهَا فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا
 مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا **خاصیت** اگر کسی ظالم و بدکار کے شہر یا موضع میں گرفتار ہو اور
 وہاں نجات مشکل ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھا کرے اور اللہ سے اپنی ہائی کے لیے دعا
 مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور رہا ہو جائیگا **مُجِبُّهُمْ وَمُجَبُّوهُ أَذَلُّهُ سَيِّئُ الْمُؤْمِنِينَ أَعِزُّهُ**
عَلَى الْكَافِرِينَ۔ **خاصیت** اس آیت کو شیرینی پر دم کر کے جسکو کھلاوے انشاء اللہ تعالیٰ
 اس سے محبت ہو جاوے گی **وَالْقَيْنَا بَابَهُمْ الْعَادَاةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ أَقْيَامَةِ حَاثِ**
 اگر دو آدمیوں میں تفریق و عداوت ڈالنا چاہے تو اس آیت کو بھوج پیر لکھ کر سکوچے
 یہ نقش لکھے **عَلَيْهِ** اور اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھو کہ **دِيَانِ فُلَانِ فُلَانِ تَفْرِقْ**
 واقع ہووے۔ فُلَانِ کی جگہ دونوں کا نام لکھے اور تنوید بنا کر دِیَانِ پرانی دو قبروں کے
 دفن کر دیوے مگر ناحق کے لیے نکرے ورنہ گنہگار ہوگا۔ پوری سورہ انفام **خاصیت** جس
 اور غرض کے لیے چاہے اس سورہ کو پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی **وَلَا إِذَا جَاءَهُمْ**
آيَةٌ مِّنْهُ قَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ أَعْمَ هَاتِهِ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ
خاصیت ان دو آیتوں میں لفظ اللہ کا دو جگہ متصل واقع ہو جو شخص ان دونوں لفظ اللہ کو
 میں کوئی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور قبول ہوئے **رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ**
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ **خاصیت** جو شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد
 ایک بار پڑھ کر مغفرت کی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف ہوں کیونکہ یہ دعا
 اَوَّمَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي حَرَّانَ الدِّينِ اتَّقُوا إِذَا مَسَّكُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَلَاؤُهَا فَإِذَا

مجرب ہے جس پر کسی نے سحر کیا ہو ان کہتوں کو لکھ کر اُس کے گلے میں ڈالے یا کسی پر
 لکھ کر بلا دے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جاوے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّحْمٰتُ اللّٰهِ
 لَعَنُوْا رَجُلًا خَاصِيَةً جب کشتی یا کسی دوسری سواری پر سوار ہونے لگے
 تو اس آیت کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ راہ کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ اور جس شخص کو سوا
 سے بخارا آتا ہو اُسکو سیر کی لکڑی پر لکھ کر اُس کے گلے میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ شفا
 ہوگی۔ اِنِّیْ نَوَکَلْتُ عَلٰی اللّٰهِ سَرَّیْ وَ سَرَّ لَکُمْ مَّامِنْ دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اَخَذَ مِنْ بَنَاتِهَا
 اِنَّ سَرَّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خَاصِیَۃ اگر کوئی لونڈی یا غلام سرکش ہو تو بال
 پیشانی کے پکڑ کر تین مرتبہ اسکو پڑھے اور اُس پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ تا بعد از اور سحر
 ہو جائیگا۔ فَاسْتَقِمْ لَمَّا اُمِرْتَ وَمِنْ تَابِ مَعَكَ خَاصِیَۃ استقامت قلب
 کے لیے گیارہ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھے۔ یٰحٰی سَعْدُ اَعْرِضْ عَنِ هٰذَا وَاسْتَغْفِرْ لِیْ
 لِذَنْبِکَ اِنَّکَ کُنْتَ مِنَ الْخَاطِئِیْنَ وَقَالَ سِنُوۃٌ فِی الْمَدِیْنَةِ اَمْرَاۃُ الْعَرَبِ
 تَزَاوَدَ فَتَہَا عَنْ نَفْسِہٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰہَا فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ خَاصِیَۃ
 یہ آیات حب میں سے ہیں جسکی ترکیب و پرد و جگہ گزر چکی فاللہ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ خَاصِیَۃ جسکو دشمن سے خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت
 خوف ہو وہ اسکو کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دور ہو جائے گی۔ اللّٰہُ
 یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اَنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزَادُ وَا وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ
 خَاصِیَۃ اگر حمل گر جائیگا خوف ہو یا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس آیت را ویر والی آیت ان دونوں
 لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ حمل محفوظ رہے گا اور اگر نہ ٹھہرتا ہو گا تو زاریا
 بِسْمِ الرَّعْدِ حَمْدُہٗ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ خَاصِیَۃ رعد اور برق کے وقت
 اسکو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ الَّذِیْنَ اَسْمَعُوْا وَ نَظْمُوْا قُلُوْبُہُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ
 اَلَا یَذِکِّرُ اللّٰہُ تَطْمِیْنُ الْقُلُوْبِ خَاصِیَۃ ہول دل کے واسطے ہے

ثُمَّ مَبْصُرٌ فَخَاصِيصٌ مِّنْ مَّحْضٍ كُوْغَرْمِي سَ بِنَارَاتَا هُوَ اس آیت کو بڑھکر اس پر
 کرے یا شتری پر لکھ کر بلاوے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ لِيُؤَيِّطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَ
 يُثَبِّتَ بِهِ اَلْاَقْدَامَ خَاصِيصٌ یہ آیت ہول دل کے لیے نہایت مجرب ہے
 اسکو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح سے لٹکا دے کہ وہ تعویذ میں قلب پر رہے بلکہ اسکو
 کپڑے یا ٹھکڑے سے باندھ دے تاکہ قلب سے نہ ہٹنے پاوے۔ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِتِغْوَةٍ
 وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَآلَتِ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ اَنفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مَّا
 اَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ اَلَفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ خَاصِيصٌ
 محبت کے لیے شیرینی پر دم کر کے کھلاوے دلی محبت انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے اِنَّ اللَّهَ
 اشَدَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَفْتَسُوْهُ وَاَمَّا اَلَهُمْ يَ اَنَّ لَهُمْ اَلْحِجَّةَ وَيَقَاتِلُوْنَ فِي
 سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعَدَا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ
 وَمَنْ اَكْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبَشِّرْ وَابْتَغِ كَمَا الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ
 هُوَ اَلْعَوْنُ الْعَظِيمُ خَاصِيصٌ ان آیتوں کو لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو موجب
 بہتری اور ترقی کا ہوگا۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ كُوْغَرْمِي سَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ کُوْغَرْمِي سَ جو کہی
 ان آیتوں کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ روزِ حشر میں جناب
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسکی شفاعت فرما دیں گے اور جس مصیبت اور مصم کو یہ
 چاہے پڑے انشاء اللہ تعالیٰ مشکل آسان ہو جائیگی۔ لَهُمْ اَلْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذٰلِكَ هُوَ اَلْعَوْنُ الْعَظِيمُ خَاصِيصٌ جس
 شخص کو بد خوابی ہوتی ہو اور پریشان خواب لکھتا ہو وہ اسکو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سونے
 وقت پڑھ لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ خواب بد سے محفوظ رہیگا۔ فَلَمَّا اَلْعَوْنُ قَالَ مُوسَى
 مَا جِئْتُكُمْ بِهٖ اَلنَّحْمُ اِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهَا اِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ
 وَيُحْيِي اَللَّهُ الْحَيَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْاَكْفَرُ مُؤْن خَاصِيصٌ سحر کے لیے بہت

لے
 باد و بفرقہ
 آنسو دہا

اعظم عظم معنی ہے جس مصیبت و بلا میں پڑے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ عظیم اٹھائیگا رب
 لا تَدْرِي فَرَدًا وَاَنْتَ حَيُّ الْكَوَارِثِيْنَ - خاصیت جسکو اولاد کو مایوسی ہو ہر نماز
 کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہو جائیگا۔ یہ دعا ذکر کیا علیہ السلام
 کی ہے - يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَمَا كَانَ ذِكْرُكَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ -
 خاصیت حفظِ محل کے لیے مفید ہے اسکی ترکیب و پرگز رکھی ہے رَبِّ اعُوْذُ بِكَ
 مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَاعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّخْضَرُّوْنَ خاصیت
 جسکے دل میں دوسو شیطانی کبشرت پیدا ہوتے ہوں وہ اسکو بکثرت پڑھا کرے انشاء اللہ
 تعالیٰ اُن دوسو سون سے محفوظ رہیگا۔ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُدْرِكًا مَّبْدَاً وَآخِرًا حَيُّ الْكَوَارِثِيْنَ
 خاصیت جب کسی شہر میں داخل ہو تو اس آیت کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ
 وہاں غیب و خوبی بسر ہوگی۔ اَتَحْسَبْتُمْ اَنَّا خَلَقْنَاكُمْ عَشْتًا وَاَنْتُمْ كَاٰلٍ اَلْبَنَاتِ
 لَا تَرْجِعُوْنَ كَقَوْلِ اللّٰهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيِّمِ
 وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ كَاِبْرَ هَا نَ لَهُ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهٖ
 خاصیت جس شخص پر آسیب ہو ان آیتوں کو تین بار پانی میں پڑھکے منہ پر حبث
 دیوے یا کان میں دم کر دیوے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دور ہو جائیگا وَ اِذَا بَطَشْتُمْ نَبِطْتُمْ
 جَبَّارِيْنَ - خاصیت اگر کسی کو زہریلا جانور کاٹے تو جمانیر کاٹا ہوا سکے گرد اوٹلی
 گھومتا ہوا ایک سانس میں ساٹ بار پڑھکر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اٰزْوَاجِنَا وَاُذْرٍ اٰثِمًا قَرَّةً اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا خاصیت
 جو اسکو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اسکی اولاد اور بیوی دیندار ہو جائیں گے
 يَا أَيُّهَا الثَّمَلُ اَدْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ
 لَا يَشْعُرُوْنَ - خاصیت اگر چوئیوں کی کثرت ہو تو اس آیت کو لکھ کر اسکے سوراخ
 کے پاس رکھ دے انشاء اللہ تعالیٰ سب چوئی اپنے سوراخ میں داخل ہو جائیں گے فَارَدْنَاهُ

ترکیب او پر گزری۔ دَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَ
 اَجْعَلْنِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ **خاصیت** سفر کرنے کے وقت یا سفر
 آنیکے وقت اسکو پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ عزت و قدر سے بسر ہوگی۔ وَاٰتٰنَحْنُ
 اَنْزَلْنٰهُ وَاٰتٰنَحْنُ نَزْلًا وَمَا اَنْزَلْنٰكَ اِلَّا مُبَيَّنًّا وَاَنْزَلْنٰ اِلٰنَا **خاصیت** ہر مرن
 و ہر درو کے واسطے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر ان آیتوں کو پڑھ کر تین مرتبہ دم کر دے
 انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت ہوگی۔ کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ **خاصیت** اگر راستہ
 میں کوئی شیر یا کتا حملہ کرے اور شور مچا دے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھ لے چپ ہو جائیگا
 پوری سورہ کہت۔ **خاصیت** جو کوئی ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لے انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا
 جمعہ تک اسکا دل نور سے منور ہوگا اور جو کوئی مشروع کی دس آیتیں روزمرہ پڑھ لیگا
 وہ دجال کے شر سے محفوظ رہیگا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
 الرَّحْمٰنُ وُزُوْدًا **خاصیت** آیات حب میں سے ہے اسکی ترکیب او پر گزری جسکی
 دَبِّ اَشْرَحْنِيْ صَدْرِيْ وَكَبِّرْنِيْ اَمْرِيْ وَاخْلُ عَقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ
خاصیت ترقی علم اور کشادگی ذہن کے لیے ہر روز نماز صبح کے بعد اکیس بار پڑھا کر
 مجرب ہے۔ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخَرٰی **خاصیت**
 مشائخ سے منقول ہے کہ اگر میت پر دفن کے وقت تین بار اس آیت کو پڑھ کر مٹی دیوے
 تو اسکا ہنر و شیطان بھی اُسکے ساتھ دفن ہو جائیگا۔ دَبِّ اِذْ ذَرٰنِيْ عَلٰی **خاصیت**
 ترقی علم کے لیے ہر زمانہ کے بعد خبیقہ رہو سکے پڑھا کرے۔ قُلْنَا يَا اٰدَمُ كُنْ فِيْ
 سَكٰنٍ مَّا عَلٰی اَرْضٍ اِهْبِطْ **خاصیت** جسکو گرمی سے بخارا آتا ہو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا
 اُسکے گلے میں ڈال دے انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہیگا۔ اَللّٰهُمَّ سَبِّحْنِيْ النَّصْرُ وَاَنْتَ
 اَكْرَهُوْا الرَّاحِمِيْنَ۔ **خاصیت** بلا و مصیبت کے وقت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ
 نجات ہوگی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ **خاصیت** امین

اِلٰی اَمِيهِمْ كِي تَقْرَأَ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ مِنْ سَخِرَ مِنْ وَتَعْلَمَ اَنْ تَقْرَأَ وَتَعْلَمَ اَنْ تَقْرَأَ وَتَعْلَمَ اَنْ تَقْرَأَ وَتَعْلَمَ اَنْ تَقْرَأَ
خاصیت اگر کوئی شخص بجاگ گیا ہو تو اس آیت کو لکھ کر چرخہ میں باندھ کر ساتھ مرتبہ
 ہر روز پالیس دن تک ادا کیا گیا تو خداوند تعالیٰ ہر برکت اس عمل کے وہ شخص جلد
 واپس آجائیگا۔ اِنَّ الَّذِي قَرَأَ مِنْ الْقُرْآنِ لَا يَدْخُلُ الْاِلَهَ إِلَى مَعَادٍ **خاصیت** کہوت
 نفل چھوٹا اس آیت کریمہ کو ایک سو اٹھ مرتبہ پالیس روز تک پڑھے ہر برکت اس کے جو شخص بجاگ
 ہو واپس آوے۔ يَا بَنِي اِسْرٰٓءٰلَ تِلْكَ اَمْثَالُ حَبَابٍ مِّنْ خُودٍ لِّمَن كَانَ فِيْ حَفْصَةٍ اَوْ
 فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ **خاصیت** کہوت
 اسکو جو شخص بجاگ گیا ہو واپس آجائیگا موافق ترکیب پکے عمل میں لاوین۔ اَللّٰهُ يَصْعَدُ الْكَلِمَ
 الطَّيِّبَۃَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ **مشائخ** اس سے استنباط کرتے ہیں کہ جو شخص نماز کو بعد
 کلمہ توحید تین بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکی نماز مقبول ہو جائیگی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمِیْتُ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْكَا سَٰعِدَیْہَا غَفُوْرًا تَاْتِکَ **خاصیت** اسکو کا غلہ پلکھ کر
 تعویذ بنا کر طحال پر باندھے انشاء اللہ طحال جاتا رہیگا۔ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَدَحْیَةٌ
خاصیت جس کی سیکی ناف ٹل گئی ہو اس آیت کریمہ کو لکھ کر نان پر باندھو انشاء اللہ صحت ہو جائیگی
 پوری سورہ یس۔ **خاصیت** اس سورہ کی حدیث میں بہت کچھ فضیلت آئی ہے کہ جو شخص
 اس سورہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا تو گویا اُس نے چار قرآن شریف ختم کیے اس کوئی یہ نہ سمجھے کہ
 خود اس قرآن کو ختم کر ڈی ضرورت نہیں۔ نہیں ضرورت ہے کیونکہ قرآن حسین یہ سورہ اوروہی
 بھی فضیلت بہت ہیں پھر ایک سورہ کو ختم کا یہ ثواب ہوگا تو پوری قرآن کو ختم کا کیا کچھ فائدہ
 نہوگا۔ علاوہ برین قرآن پاک کی تلاوت کو تقریباً لی اللہ جی ایک بار شوق ہے حاصل ہوتا ہے
 اور اس سورہ کو جو شخص ہر صبح کو ایک بار پڑھے تو تمام دن اسکا خیر و صلاح ہو گزریں۔ اِنَّ اَحْسَنَ
 حُبِّ الْحَبِیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ سَمِعَتْیْ تَوَادَّتْ بِاَلْحِجَابِ رُوْحُوْہَا عَلٰی فَلَطِیْقٍ مَّحُوٍّ بِالْمَوْتِ وَالْاَعْمٰی
خاصیت آیات حب میں سے جو ترکیب دہر گزری چکی ہو وہ لفظ فتنہ سیکھ کر اَلْاَعْمٰی

إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ **خاصیت فراخی رزق**
 کے لیے اور جس مہم میں چاہے اُسکو پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ تنگدستی دور ہو جاوے گی
 اور مہم آسان ہوگی پوری سورہ ملک **خاصیت** جو شخص اس سورہ کو ہمیشہ پڑھے گا

انشاء اللہ تعالیٰ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور جتنے مقطعات قرآن شریف میں ہیں
خاصیت ان سب کو انگشتی پر کندہ کر اگر جو شخص اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ
 اُسکی سب حاجتیں پوری ہوں گی اور خیر و خوبی سے بسر ہوگی وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ
 لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَجْمُوعٌ دَوْمًا هُوَ إِلَّا
 ذُكِّرُوا لِلْعَذَابِ **خاصیت** حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ
 نظر بد کے لیے مفید ہے۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ
 عَلَيْكُمْ مِدَادًا وَمِزْرًا يُسْجِلُ فِيهَا مَوَالٍ وَبَيِّنَاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ مَجْنِبًا وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَارًا
خاصیت چند شخص حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو پاس آ کر کسی ذہنی نہ برسنے کی شکایت کی اور
 کسی نے اولاد نہ ہونے کی شکایت اور کسی نے دوسری حاجتوں کے یو کہا۔ آپ نے سب کے
 جواب میں فرمایا کہ استغفار کرو ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ نے
 سب کو استغفار ہی کے لیے فرمایا۔ آپ نے جواب میں انہیں آیتوں کو پڑھا اور فرمایا کہ دیکھو
 اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسی کو ارشاد فرمایا ہے اور اگر پوری سورہ نوح سوتے وقت
 پڑھ لیجاوے تو احتلام سے محفوظ رہے گا۔ پوری سورہ جن۔ **خاصیت** جبہ آمیب آتا ہو
 اسپر ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر بازو پر باندھ دے تو انشاء اللہ تعالیٰ جاتا رہے گا۔
 پوری سورہ ممتل۔ **خاصیت** کشائش رزق کے لیے بہت ہی مفید ہے اسکی ترکیب یہ ہے
 کہ ایک چلہ تک ہر روز وقت معین پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ
 یا مَعْنِ پڑھے بعد گیارہ مرتبہ سورہ ممتل کو پڑھے اور پھر آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف
 پڑھے جو اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ غیب سے اُسکی طرح طرح کی امداد فرمائے گا۔

الحکیمہ خاصیت جو شخص ان ساتون سحر کو پڑھا کرے گا اس پر دوزخ کو ساتون دروازہ بند ہو جائیگا
دبّ احکم لی فی ذرّائی راقی ثبوت الیک وراقی من المسلمین **خاصیت** جب کسی
 اولاد دنا فرمان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ صلح ہو جائیگی پھر
 کو وقت ذرّائی کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے۔ **فکشفنا عنک غطاءک فبصرک**
الیوم حدید **خاصیت** اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کر ادغلی پر دم کرے
 آنکھوں پر لگائے انشاء اللہ بھارت میں کمی نہوگی بلکہ حبقدر نقصان ہو گیا ہو گا وہ بھی جاتا
والسماء ببنینہا یا یٰدیا **قرآن** **لکھو سعون** **والاخرض** **فرشتہ** **فنعیم المہلکون**
خاصیت جب کو اولاد سے مایوسی ہو وہ دو اندھے روز جوش کر کے اور پوست دو
 کر کے ایک پر **والسماء ببنینہا یا یٰدیا** **قرآن** **لکھو سعون** اور دوسرے پر **والاخرض**
فرشتہ **فنعیم المہلکون** لکھے پہلا بیفہ مرد اور دوسرا بیفہ عورت کھا دے اس طرح
 چالیس روز تک یہ ترکیب کرے اور اس درمیان میں قربت بھی کرتا جاوے انشاء اللہ
 استقرار محل ہو گا۔ پوری سورہ واقعہ **خاصیت** حدیث میں ہے کہ جو شخص اس سورہ کو
 رات کے وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے وہ کبھی بھوکا نہ رہیگا **لا یصدّعون عنہا ولا**
یؤفون **خاصیت** جب کو دوسرہ سو اسی مرتبہ دفعہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ
 جاتا رہیگا۔ **انہ ہوا البرّ الرحیم** **خاصیت** جو کوئی اس آیت کریمہ کو بعد نماز کے
 کیا روبرو ادغلی پر دم کر کے پیشانی پر بل دیوے تو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکا
 منصب چمکے گا۔ **هو الله الذی لا الہ الا هو علما الغیب والشہادۃ** **هو**
الرحمن الرحیم **خاصیت** اسم اعظم اس میں مخفی ہے جو کوئی اسکو صبح کے وقت
 سات مرتبہ پڑھے تو شام تک اس کے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں اور اگر اس دن میں
 توشید کا درجہ پایا گیا۔ اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کے واسطے فرشتے دعائے مغفرت کریں
 اور جو اس شب کو مرے تو درجہ شہادت کا پاوے۔ **ومن یتوکل علی اللہ فہو حسیب**

تعوذات مفید عام ناظرین کتاب ہذا کی خدمت مبارک میں اتنا س ہے کہ بعض تعویذات
 دو دعا جو جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب امام جامع مسجد کانپور کو جامع کلمات صوری و معنوی حضرت
 مولانا حاجی حافظ سید شاہ محمد عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ خلف اکبر قطب الزمان حضرت شاہ
 غلام رسول صاحب رسول خاظمی اللہ عنہما سے و نیز بعض بزرگان دین سے ملے تھے جناب حافظ صاحب
 نے مجھے چھاپنے کی اجازت دی ہے تاکہ جمع حضرات ناظرین اس سے فائدہ اٹھائیں لیکن یہ عرض ہے
 کہ کوئی صاحب سکرذیب سے دنیا گمانا اختیار کریں اور غلات شرع کوئی کام عمل میں نہ لائیں طالبان
 معاش و معادست مجرب پادشیکے انشاء اللہ تعالیٰ از حضرت مولانا علیہ الرحمۃ

یا حافظ
 یا حنیف
 یا غنی
 یا قاضی
 یا شافی
 یا کافی
 یا شافی
 یا کافی

تعوذ پیمک اسکو لکھ کر تعویذ بنا کر موم جامہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دے
 اور سات گڈیوں سے کوڑی تعویذ لینے والا خیرات کر دے وہ یہ ہے۔
 دیگر از حضرت مولانا علیہ الرحمۃ تعویذ برائے حفاظت ہفتہ اس تعویذ کو لکھ کر بازو پر
 باندھ دے اور تعویذ باندھنے والا کھیر پانچ و تری کوڑی خیرات کرے تعویذ پیم

و دیگر از حضرت مولانا علیہ الرحمۃ تعویذ برائے حفاظت اطفال
 اس بچے ہر بلا سے محفوظ رہے اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے
 بچے کے گلے میں ڈالے اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے حفاظت میں ہوگا

الحی بحسب حضرت شیخ محمد صادق اکابر اہل اہل
 حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ
 عنہما و ہاتھ مار اللہ شافی اللہ کافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ القامات کلمات اللہ الرحمن
 بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض رب السما بسم اللہ الذی
 لا یضرہ اسم شیء فی الارض ولا فی السماء و ہوا سبح العظیم

و دیگر از حضرت مولانا علیہ الرحمۃ دعا واسطے بچے
 ہر بلا و ہر مصیبت اور ہر بیماری سے جو کوئی کسی جاہ کو
 مبتلا یا کسی بلا میں گھرے ہوے دیکھے اول اس دعا
 کو چھ لے کیسی ہی مکر وہ و خراب بیماری مرض و ہرج
 کوڑھ - ترکی - دتہ - جنون - جذام وغیرہ یا کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھے اسکا پڑھو والا اس مرض و گناہ سے محفوظ
 رہے گا - حق تعالیٰ اس مالکی برکت سے بجاویگا - دعا یہ ہر شخص لکھ کر عافانی مآب تک لکھ دے
 وَ قَضَیْتِ عَلٰی کُلِّیْمٍ مِّنْ خَلْقٍ تَقْضِیْلًا
 دتپ و لرزہ برائے مسلمانان میں پیل کے پتہ پر لکھ کر تین روز ایک ایک پتہ چاؤے انشاء اللہ تعالیٰ
 مریض خفا پاوے وہ یہ ہے

الاسلام حق والکفر باطل
 الاسلام نودوالکفر ظلمۃ

پتہ پر دونوں تعویذ لکھے جائینگے

کھینچ کر عسوت

پوری سورہ عہس و کوئی خاصیت جو شخص کسی عمل کے وقت اس سزہ کو پڑھے تو
 انشاء اللہ تعالیٰ وہ اُس عمل کی رحمت سے محفوظ رہے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذْنَتْ
 لِرَبِّهَا وَحُمِلَتْ قَرَارُهَا﴾ کو مَدَن تِ وَ اَلْقَتْ مَا فِيهَا وَ تَخَلَّتْ۔ خاصیت
 ان آیتوں کو لکھ کر ولادت کی آسانی کے لیے بائین ران میں باندھ دے انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت آسانی سے ولادت ہوگی مگر بعد ولادت تعویذ کو فوراً کھول دینا چاہیے۔ اور اُسی عہس
 کے سکھ بال کی دھونی مقام خاص پر دینا مفید ولادت ہے۔ پوری سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ
 خاصیت جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو
 انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی بشارت میں کبھی کمی نہوگی۔ پوری اِذَا زُلْزِلَتْ۔ خاصیت
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس سورہ کو ایک بار پڑھ لیگا اُسکو آدمی قرآن پڑھنے
 کا ثواب ملیگا۔ پوری سورہ اَلْهٰکُمُ التَّكَاثُرُ مقابر میں جا کر اس سورہ کو پڑھنا مسنون ہے
 پوری قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی سنت اور
 مغرب کی نماز کی سنت کی اول رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے۔ پوری سورہ اخلاص خاصیت حدیث شریف
 میں ہے کہ جس شخص نے اس سورہ کو ایک دفعہ پڑھا اُسکو تائی قرآن کا ثواب ملے گا۔
 پوری سورہ فاتحہ۔ خاصیت بنبیہ گرفتہ اول صلوٰۃ یازدہ بار خواندہ سبج مثانی ہفت با
 خواندہ دم کند و دماؤن راست بند بعدہ بر پنبہ و گیتخ بار خواندہ دم نمودہ در اؤن چپ
 بند پس یازدہ بار صلوٰۃ بخواند۔ روز دو میں چان وقت کہ پنبہ نادرہ است یمن را بار
 و یسار را یمن کند حے یمنی بخار دفع شود واللہ اعلم بِالْعَوَاب۔

بسم الله الرحمن الرحيم
عن صاحب المکین فی فضل خلافت بنی عباس

کتاب نافه موضع حال حرم محترم بیت الحرام و مکانات متبرکه بنو سوم



تصنیف اینست عالم باطل و قابل استبر مولوی جی محمد محمد الدین حسین بنی عباس

مطبع نایب مشرقی کاشوریه طبع سن ۱۲۸۵

تعوذ مجرب ازیک درویش با شرع برای درودہ اس نقش کو لکھ کر عورت کا اپنے ہاتھ پر رکھو
اور عورت اسکو غور سے دیکھے جلد لڑکا پیدا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ نقش یہ ہے

و دعا واسطے دفع ہونے پھوڑے اور دہل کے از قاضی شاہ
[ج ح ط ا ع ق ق ی ل ل م
اششم ۵۵۵ | سول و]

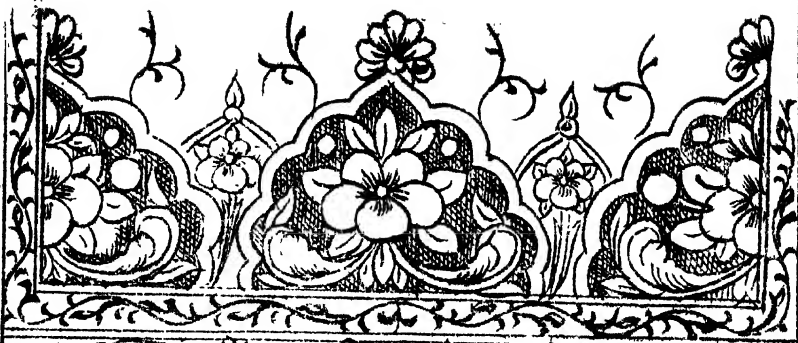
محمد ولی اللہ مرحوم اسکو سات جہ پڑھ کر پٹہ دل مٹی پر دم کرو
اور پھوڑا لعاب دہن اس مٹی پر ڈالو پھر سوکھی مٹی پیکر دہل پر لگا دے سطح کئی روز لگا دے
انشاء اللہ جلد شفا ہوگی وہ دعا یہ ہے **يَسْمِعُ اللّٰهُ تَبَّتْ اَرْضُنَا بِرِقْعَةٍ بَعْضُنَا يَسْتَفِيضُ سَائِرُنَا**
یا ذن سریتنا۔ از معمولات منظر یہ تعویذ برائے آماں گلو بروز دوشنبہ یا روز جمعہ کو لکھ کر اس
تعوذ کو گلے میں باندھے انشاء اللہ بہت جلد شفا ہوگی وہ یہ ہے **يَسْمِعُ اللّٰهُ اَوْ تَحْمِلُ الرَّحْمَةُ**
لِي اللّٰهُ لِي اللّٰهُ هُوَ يُوْكَفِّرُنِي الذُّوْخِ اَيْضًا تعویذ برائے دفع بواسیر دوشنبہ یا روز جمعہ کو لکھ کر
سوم جاہ کر کے کر میں باندھے شفا پاویگا انشاء اللہ تعالیٰ وہ یہ ہے **يَسْمِعُ اللّٰهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَا اَرْحَمَ**
رَحْمَةٍ كُلِّ شَيْءٍ وَمَكْرُوبٍ يَا اَرْحَمَ رَحْمَةٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِينَ
ایضا از معمولات منظر یہ جب کو پاگل کتا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جائیگا خون ہو تو اس آیت کو روٹی
چائیس ٹکڑوں پر لکھ کر ہر روز ایک ٹکڑا کھلا دے انشاء اللہ تعالیٰ کچھ خطرہ نہوگا وہ آیت شریف یہ ہے
اَتَقْسَمُ بَكَيْدٍ وَّنْ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا فَمَهْلِكُ الْكَافِرِيْنَ اَمْهَلُهُمْ وَيُهْلِكُهُمْ
ایک دعا مجرب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جس شخص کو کچھ حاجت ہو جس چاہے
کہ لکھے ایک رقمہ انہیں یہ عبارت ہو **يَسْمِعُ اللّٰهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مِنْ عَبْدٍ اَلَدَّيْلِ اَلْزَيْلِ**
اَجْلِيلِ رَبِّ اَبِي مُسْتَبِيٍّ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَوْحَى اِلَّا رَحْمَتِ الرَّحْمٰنِ پھر والدیوے اس رقمہ کو
پانی جاری میں اور کہے **اَللّٰهُمَّ مَجِّدٍ وَاٰلِهٖ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَصَحْبِهٖ الْمَرْضِيَّةِيْنَ**
اَقْضِ حَاجَتِيْ يَا اَكْرَمَ اَلِهٖ اَكْرَمِيْنَ اور اپنی حاجت کا نام لیوے انشاء اللہ تعالیٰ حاجت
پوری ہو جاوے گی۔ تعویذ تین روزہ جو تیسرے روز آتا ہی نہایت مجرب یا زیک رنگ مرید حضرت سیدنا غلام علی
رسول نام رحمۃ اللہ علیہ دو ٹھیکری کو رے برتن کی لیکر اسپر لکھے اور تین بار اس دعا کو پڑھ کر دم کرو
شاہ شفا مل بلا دفع پھر بازو پر باندھ دے تین روز تک صبح کو داہنے بازو کی بائیں پر اور بائیں کی داہنے
پر دیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ بخار فرار ہو تعویذ یہ ہے ...

اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ

خاتمہ الطبع احمد ندو اللہ کہ کتاب فیض انتساب مفید خواص و عوام اعمال قرآنی نام مطبع سید المظاہر دفع
کابوہین سید علی اتومتم مطبع کے اہتمام سے ماہ رمضان المبارک ۱۳۸۶ ہجری مطابق جنوری ۱۹۶۵ء کو چھپا

حال بنامی کتب شریفہ و حرم محرم کے اور بیان شرف و سعادت و کرامات منہج متبرکہ و سجادہ اطہر
 عجائب حالات کے کہ ازمنہ سابقہ میں عرصہ طویر میں آئے جنبش دست قلم فصاحت و قلم زبیر بادہ
 فضیلت شائستہ صدیقی منہج افاضت و افادت فضائل و باب فاضل انتساب مولوی محمد رحمت اللہ
 سلمہ اللہ سے کہ مولد و موطن اور نکاحا ہجرا پورا و مسکن و محل کسب و اکتساب فنون و علوم و اراخلاف
 شاہجہان آباد اور اب مورد ادعا مکہ معظمہ ہے رقم پذیر ہوا اور مولف رحمہ اللہ نے خلاصہ کتاب علم
 فقیہ قطب الدین کی مختصر کتب ابی السید محمد بن عبد اللہ محمد بن عبد اللہ محمد بن عبد اللہ
 محمد اسحاق و سید تقی الدین محمد بن احمد و حافظ محمد بن عبد اللہ محمد بن عبد اللہ محمد بن عبد اللہ
 معاصر فقیہ قطب الدین کا کہ سچ احوال کہ منہج کے نہایت معتبر و معتبر و معتبر و معتبر و معتبر و معتبر
 کتابوں سے معلوم ہوئے واسطے فائدہ عموم الناس کے باجمالی اختصار اس رسالہ میں درج کئے
 نگارندہ اس تسوید سے گذر معلوم ہوا و اسٹے پیکس ملازمان علی شان جہا بنانی و بدیہ احباب و
 جمیع مومنین کے کوئی چیز بہتر اس سے نہیں ہے اس جہت سے کہ یہ بدیہ پاندار ہے اور ہر شخص فاضل
 فوائد و سکے سے شکر گزار ہوگا اور بنا بر دریافت حال کہ مشرق کے یہ رسالہ مختصر نہایت خوب ہے اور
 پسندیدگی سے ہر شخص اس کی نقل لینے کا اذروند تھا لیکن چونکہ عبارت اس کی عربی تھی اور خرابات
 عبارت و غرابت لغات کی اذمان بے استعداد و ن کو موجب حسرت نارسائی کا تھی اس واسطے
 اکثر بزرگوں نے درخواست ترجمہ نگاری کی اس نا بلند جادہ تحریر سے کی اور مولف فضائل و باب
 بھی ابراہم انصاری اس کام سے مجبوراً متحمل امر کا کیا لاجرم رقم طرازی ترجمہ سے صفحات و اوراق
 سیاہ کر کے ساتھ خلاصہ التواضع لیکھ کے موسوم کیا اور بعض مطالب ضروری التحریر کہ اس
 رسالہ میں مرقوم نہ تھے کتب تاریخ سے انتخاب کر کے سچ خاتمہ اس رسالہ کے درج کیے تاکہ پکھنے والوں کو
 موجب ازیاد علم و آگاہی کا ہو و اسے اور بعض مواقع و مکانات قدیمہ کہ بالفعل اثر و نشان اوکا
 باقی نہیں ہے اور اس کی قدیم بعض ماکن و جبال کی کہ بجز نام کیفیت حال ان کی معلوم نہیں کہ کہاں
 ہیں اور اب کس نام سے مشہور ہیں اور جو جب تحریر کتب تاریخ قدیمہ کے مولف رحمہ اللہ نے اپنے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادا سے مراتب حمد و ثناء سے رب العالمین جل کر کہ قوت نطق و لسان سے محال ہے اور عرض
 مدارج نعت و الہی رسول حجازی مناقب آل اطہار و اصحاب خیار صلوة اللہ علیہ و علیہ وسلم
 اجمعین الی یوم الدین دستگاہ شریعہ و بیان سے دور از اندازہ و ہم و خیال ہے خامہ رقمطراز رسالی
 اگر اندیشہ محال سے گذر کر سلسلہ احبب ان تنویر عابد و دوسے مقام مقام شناسی سے دور بینین جہاں
 خرد و اصحاب خبرت پر پوشیدہ نہ رہے کہ ذرہ بمقدار ذاک خاکساری مقصود بیل رسول الثقلین محمد
 فخر الدین حسین عفو اللہ و الوالدیہ ستیاری عنایت جناب قدس کردگار سے بمقتضای ضطر
 شوق آرزو کے سن بارہ سواٹھ چھ ہجریہ نبویہ میں علی اصحاب الف الف سلام و تحیہ و الاخلاق و شایعہ
 آہ بار سے دار و مکہ معظمہ اور شرف اندوز سعادت زیارت بیت اللہ کا ہوا جو نہ گام تقسیم اس غریب
 باسعادت و یمینت کے ارشاد فیض نیاد حضرت فلک مرتب بر جیس منزلت درۃ التاج خلافت
 نورانی انور شرق سلطنت صاحبقرانی زبیر و الا جاہی سرفراز پایہ گاہ شایستگی علی الہی کو ان نعت شایعہ
 رحمت ابوالشرف سراج الدین عمربا و شاہ باہ شاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کا نابار استدر اک کیفیت
 حال حرم محترم بیت اکرم و مکانات تبرک و غیرہ کے صادر ہوا تھا بعد و و اس مقام شرف القیام
 کے بیچ خاطر فائر نگارندہ اس سطور کے گذرا کہ وہ چیز کہ بہترین تحف و ہدایا قابل پسند
 قبول بساط بوسان بارگاہ انفع و اعلیٰ و موجب خرمی عوام و خواص و باعث انتفاع
 تحلب ان حدیقہ اخلاص ہو بطر نذر ملازمان صاحب سر خلافت و تحفہ اجاب تامی سلیم
 ہوا ہوا ناچاہیہ بحسب حسن اتفاق رسالہ ذبیحۃ الاقوال الشریفہ فی احوال مکہ المنیفہ بیچ ذکر

نہیں رہیں پونچا اس عبادت کو تنہا بشر سے اور بیچ بعض مانوں کے ہوتی تھی بیچ مکہ کے چند رہنے والوں نے چنانچہ مصنف کتاب علام یعنی فقیہ قطب الدین گئی نے لکھا ہی انہی بیچ میں کہ پایا میں نے سنا ہے کہ سن لڑکانی میں پہلے سلطنت سلطان مراد خان بن سلیم خان بن سلیمان خان بن عثمان خان کے کو خالی ہوا حرم اور مطاف آدیون سے پس میل کیا میں نے شواف تہنا کنی بار اور کہا او نے کہ حکایت کی محبت سے ہم نے کہ دیکھا او نے ایک ہرن اور تراکوہ ابی قیس سے اور داخل ہوا حرم میں باب المصفا سے پھر پھر گیا اور آنا اور کا بسبب خالی ہوئے حرم کے تھا آدیون سے اور کہا او نے ہم دیکھتے تھے بازار صفا و مرہ کو خالی خالی بیچنے والوں سے اور دیکھتے تھے قافلہ کو کہ لاتے تھے گیون مجاہد سے کہ وہ ایک موضع ہو متصل خان کے پاتے تھے ایک کو اہل مکہ سے کہ خریدے آئے سب جو لائے وہ پسینے تھے قرض لیتا تھا او نے کوئی نابہر لکمی آدیون کے اور نایابی ہیمون کے اور بیچ زمانہ سلطنت سلطان مراد خان کے آدمی بہت ہوئے اور شہر بڑا ہوا بہت کثرت آبادی کے اور پانی بہت ہوا اس سبب کہ اس کے آب و احوال دے درست کیا پھر زبیدہ کو اور مرد کی اوسکی بہت چشمون سے اور بیان اوسکا یہ ہے کہ زبیدہ مادر جعفر بنت جعفر بن منصور زوجہ مارون رشید نے جاری کی لینے لائی ایک نہر حنین سے کہ ایک موضع ہے قریب طائف کے پانچ سو راج کر کے اور پھر نوکو تراش کر کے اور خرچ کیے اوسمیں ایک کورسات لاکھ تھا سونے کے اور پونچائی طرف مکہ کے اور بیچ اس نہر کا بیچ مٹاک ایک پہاڑ بلند کے ہے کہ اوسکو طاؤ کہتے ہیں بخلہ جان سینہ کے بیچ راہ طائف کے جاری ہوتا ہے اوس پہاڑ سے پانی طرف حنین کے کہ موضع غزوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے پس بنائیں زبیدہ نے حنین سے کاریزیں اور امداد کی حنین کے ساتھ کنی چشمون کی کہ نام تھا معاش و ہیمون و عفران و برد و طارقی و نقیہ و جریات ہے اور داخل کیا اون چشمون کو بیچ حنین کے حکم کیا زبیدہ نے واسطے جاری کرنے نہر ادسی نعمان کے طرف جبل عرفات کے اور وہ ایک نہر ہے کہ منبع اوسکا مٹاک جبل پر گرا ہے اور وہ ایک کھ بلند ہے محل باران کا قریب طائف کے پھر لائی گئی اور وہ نہر ادسی نعمان کی طرف جبل رحمت کے کہ محل خطیب و جگہ شہر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور جبل رحمت کے طرف حنین کے کہ وہ اور زمین کے طرف پشت جبل کے چیمہ پانین کے کہ ایک راہ تارک ہے باربر و زلفہ کے جانب کو بیچ پھر طرف زلفہ کو پھر طرف

کی گئی اور کھا گیا تمام اپنے جگر پر اور طول مکہ کا بلندی یعنی شرق سے پستی یعنی جنوب تک کو قریب بلندی کو
اور عرض اس کا جبل خزل سے ہے کہ اس کو جبل احمر کہتے ہیں اور مشورہ نصف زیادہ جبل ابی قیس تک ہے اور ان دونوں
جبلوں کو انشیان کہتے ہیں اور انشیا خشب ہے اور جبل ابی قیس مشرف ہے اور پرمغاکے اور جبل احمر مشرف ہے اور
قیقعان اور اوپر خانہ عبداللہ بن زبیر کے پس ہوا قیقعان مشرف اور پلاس جبل کے کہ مقابل ہے ابی قیس اور پیچ
معجم البلدان کے لکھا ہے کہ قیقعان ایک جبل ہے مشرف اور پر مکہ کے اور منہ اس کا طرف ابی قیس کے ہے اور مسجد اکرام میں
دو ان جبلوں کے ہے اور منہ کے پیچ وسط یعنی درمیان مسجد اکرام کے ہے اور زمین سے اس کا طول مکہ کے بسبب کثرت جمال
کے راہ سوار جانیدالون کی مساعلہ و مسفلہ اور شبیکہ یعنی جانب شرق و جانب میں و جانب عربی سے اور سائبان
جانب شرق و طرف با جانب تین کے راہ مدعی ای جا دعاسے کہ اول اس جگہ سے کہ وہ کھائی دیتا تھا اور سعی یعنی
جاگنے اور عباسیوں اور اعلیٰ اہل بیت اور سب سے بسبب کچے اور گھروں کے چار ہزار گز اور شرق گز ہے اور گز
اور با جانب شرق سے با جانب غربی تک چار ہزار ایک سو نو گز ہے اور قریش کے زمانہ قصبے تک ایک ہزار و تریس
تھارتے تھے کہ دیکھنے کے دن کو اور نکلتا تھے آخر روز کو طرف حل کے اور حل کہتے ہیں اور مقام کو جو حد حرم سے باہر مروجہ
ہے طرف شمال کے اور غرب کی جانب قبر الیمین کے اور فرسخ ساڑھے تین کو س کو کہتے ہیں اور جدہ کے راستے میں
حدیبیہ کے دو فرسخ ہے اور حنیہ برابر جنوب کے تین فرسخ ہے اور جانب شرق مثل اس کے ہے و عرفات کے طرف مسجد عرفہ کے اور
اور مندر ہے مانند قرن اور یلم کے اور تین مندر ہے جیسے جحفہ اور اس مندر پر جیسے وہی بحلیفہ اور میں دریا
کی کینہ اور سپر کہ بناوے گھرنچ کہ مکہ کے اور اول وہ شخص کہ بنایا اس نے گھرنچ کہ کے سعد بن عمر اسمعیلی اور اس
ہے اس شخص کو کہ بناوے ہیج کہ کے گھرنچ کہ بلندی کہ ہے گھرنچ کہ کہ ہے ہر ایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ جانا
اس کو بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرتے تھے ڈھادیے اس عمارت کا جو بلندی ہوتی بنا کر کعبہ سے ملکہا
رکھا گیا کہ یہ سیوا گز نہ بنائی جائے کوئی عمارت بلند اور پراو کو اس جہت سے کہ کعبہ کے منہ بلندی کے ہیں اور
شیبہ بن عثمان سے کہ صاحب مفتاح باب کعبہ تھا منقول ہے کہ تحقیق کہ وہ دیکھتا تھا یعنی جہاں تھا تھا پس
نہ دیکھتا تھا کہ گھر کو بلندی کعبہ کے مگر حکم کرتا تھا ڈھادیے اس کے کا اور روایت کی گئی ہے کہ عباس بن محمد بن علی
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جب بنایا گھرنچ مکہ میں مقابل مسجد کے حکم کیا تو میں نے کو کہ نہ بلندی کو گھر کو اور کعبہ کے

اوس جبل کی کہ عقب منی کے ہے پھر طرف بیزبیدہ کے رحما اللہ اور وہ بنا خوفناک سے ہو ہم کیا تا
ہے اس بات کا کہ وہ بنایا ہو جنوں کا ہو اور سندم ہوا تھا تمام وہ اور بند ہوا تھا پس درست کیا اوس کو اس سطر
ال غمان ساتھ صرف کرنے دینا روئے ہیشمار سے اور تھی واسطے مکہ کے زمان قدیم میں ایک شہر بنا ہوا
معلیٰ سے یعنی بلندی کی طرف قریب مسجد الرایہ کے اور عبد الرایہ وہ موضع ہے کہ کھڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نشان اپنا فرقیح کا اور وہ موضع نزدیک ہر حبر بن معطم کے ہے اور تھی سور کہ اوس جبل سے کہ جافارہ
کے ہو اور اوس کو حلع کہتے ہیں اوس جبل تک مقابل اوس کے ہو جانب سوق اللیل کے فرارہ نام ایک
جبل کا ہو نواح مکہ میں ہے اور روایت کی ہے کہ شریف الماغبین قتادہ بن اوس بنی جد شریقی بنیایا اوس
پھر حبشہ یاد ہوئی ابادی مکہ کی بنائی گئی سور الض جانب معلاۃ یعنی بلندی کے اسی طرف مقبرہ شریفہ خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے جبل عبد اللہ بن عمر سے اوس جبل تک مقابل اوس کے ہو اور سین دروازہ تھا جو کی اوس پہلو ہو کے
بڑے تھے بطور باد یہ کہ بھیجا تھا اوس کو ملوک ہند نے حاکم مکہ کو اور جانب شہیک یعنی راہ کی طرف جانب جدہ کی شہرناہ
تھی در میان دو پہاڑوں کے کہ باہم قریب تھے اور میان اوس کو راہ تھی جانب الوکی طرف جدہ وغیرہ کے اور اوس
میں دو دروازے تھے دو سوچ کے اور چ پستی کے اسی باب ما جن درہ میں کے تھے ایک سور کہ موسم کیا جاتا ہوا
نشان اوس کا ما جن نام ایک عورت کا تھی اور روایت کی گئی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بنائی ایک سور چ مئی
یعنی جاسہ دعا کے سنگا سے بزرگ سے واسطے حفاظت مسجد الحرام کے اور سبب اوس کا یہ تھا کہ تھے وہ مدینہ
میں پس تالیف کافی روایت بلندی سے اور کہ کھاڑا مقام ابراہیم کو بہا لیکٹی یہاں تک پایا گیا پستی میں اور
غائب ہوا مکان اوس کا اور باندھا متصل کو بے اور بہا لیکٹی ایک عورت کہ نام اوس کا منہ شل تھا نیچل
تھے کہ اور وہ ادا اوس کو پستی میں مردہ پس خوفناک ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور سوار ہوئے اور داخل ہو گئے مکہ میں چچ
روضان کے اور کھا مقام کو مقام اوس کو پر بعد تحقیق اوسکی کے مطلب بن ابی واہ السہمی رضی اللہ عنہ سے جب
مطلب بن بن خوف کرتا تھا مقام ابراہیم پر شل اس امر کے یعنی گم ہوئے مقام اوس کے سے پس لیا میں اندازہ
اوس کا باب الحجر باب حطیم سے طرف اوس کے اور مزمن سے اوس تک ساتھ ایک رسی کے کہ وہ سیر اس
کے میں پس شایا ابراہیم کو ابراہیم کا کھڑنے اپنی پاس اور بھیجا اوس کے کو اوس کے گھر پس لایا رسی پھر پائش

کہ پہنچے مراد اپنی کو یعنی جو سعادت و ترقیہ ظاہر دیا کہ اس کے جنور سے حاصل ہوتی ہے وہ دوسرا حاصل کی اور
 کون ہیں ملکیت اس سے کہ مرے انگلیں مہربان کامی ہو برگی کے اور کہا ابن سہو کہ نہیں ہو کہ فی شہر کہ موافقہ عقوبت
 کی جائزہ پر جس سے عمل کر کے اور پرستی اور سے یکتہ و من یزد فیہ بلکہ یادی بطلیم ندقہ من علی ایلم یعنی اپنے
 کہ سب سے بچ کے کے ساتھ کہ راسی اور ظلم کے چکھا و گئے اور کو ہم عذاب درو دہندہ اور سخت اور کہتے تھے عبداللہ ابن
 عباس مقدم پہنچ و طائف کے اور کہا اللہ اگر کہ روئین شرگناہ چچ کر کہ کے پسندیدہ ہر نزدیک اس سے کہ روئین ایگنا کہ بین
 کہ کہ ایک خنام کا نام ہو طائف میں اور گئے ہیں بعض علماء طرف اس قول کے کہ دو چند ہوتے ہیں گنا و چچ زمین حرم کے
 یعنی نہ حرم میں جیسے کہ دو چند ہوتے ہیں نیکیاں اور قیام کیا ابو محمد سریر سی ایک س کہ میں ہیں کہ نہ کیا دیوار کا اور
 سویا یعنی شہار تھا اور اسی طرح سو جاتا تھا اور ابو عمر حاجی صوفی چالیس س کہ میں نہ را کی طبعیت شہر کی چچ محل
 یعنی بول اور بخود و حرم میں کیا اور اسی طرح کیا ابو حنیفہ حرم اللہ تم سے چچ قامت اپنی کے کہ میں اور روایت کی گئی ہیں ابن
 کہ ہے کہ کہا اور شہادت نامہ چچ تھا میں خطیم سنہا میں کھلا مہر سیاں کہ بعد و غلات کچو شیدہ یعنی کعبہ غلات کہتا تھا سیان
 اگلا نے میں نہ گشتی کہتا تھا اور کہتا تھا طرف اللہ کے شکوہ کہتا ہوئیں بھر طرف تہ کہ جبریل مہرا کہ کہچا ہوئیں ان لوگوں کو کہ کہ
 ہیں سانوں کو کہ وہ ازہرہ لینے اور لذت پانے کے سے ساتھ کلام انہو اور بیادہ اور ذکر احوال دنیا کا اور غیبت مدحی اور فکری پہنچ کر
 نہیں نہ را رہی اور کو اور اس سے اللہ اگر باز نہیں گویہ اس لغویات شکستہ ہو جاوہر نگاہین دفعہ خصت ہو گا ہر بار پہنچ
 مجھے اس ہواؤں کے قطع کیا گیا ہے اور اس پر صنف عبدالرزاق کے لکھا ہے کہ اصحاب رسول صلعم کے حج کرتے تھے پہنچے جا
 تھے طرف یا اپنی کے اور عمرہ کرتے تھے پہنچے جاتے تھے اور نہیں ہو دو با ش کرتے تھے مکہ میں کہتا ہوئیں نہ ہو دو با ش کرتے تھے
 پہنچ ہی سنت رسول اللہ صلعم اور اصحاب را احباب ان کے کی اور لیا اللہ کی اور اسی اسطے کہ تا ہی تو کہ میں قبرین ان کی پہنچ گیا
 کے ہو فرمایا رسول اللہ صلعم نے شخصوں میں پہنچ ایک کے حرمین یعنی مکہ مدینہ سے اور تھا ابانیا گنا فزیات کو دیا لیکہ میں
 میں ہو گا عذاب عقاب ہے اور وال کیا گیا مالک کے حج کرنا اور چلا جانا تبریز نزدیک سے یا حج کرنا اور وطن پر کیا گیا کا کہا
 سابق نہ تھے لوگ مراد پر اس بات کے کہ حج کرتے تھے اور چلے جاتے تھے اور جو کوئی کہ گیا طرف جائز ہوتا قامت کے کہ میں
 اس کے کہ مراد اس کی باوجود رعایت شطرون اس کی کہ ہے جیسے کہ حکایت کی گئی حال ابو حنیفہ حرم سے اور ابی محمد
 حریری اور ابی عمر حاجی سے قبل اس کے اور امام ابو یوسف محمد و شافعی و احمد حنبل کے نزدیک قامت کہ مستحب ہے

اور کوکوا سکولہ بند کر کے سوا حصے تعین حکم مکہ کے کہ بزرگی ہو جیسا تاریخ مکہ میں ذرہ بھر نہ باقی رہا سچ مکہ کے کوئی گھر
 بڑا یا چھوٹا کہ بلند ہو اور کعبہ کے گرد صایا گیا اور خراب کیا گیا کہ باقی ہر آج کے دن تک اور وہی گھر اسی جو عباس بن محمد
 نے بنایا تھا فصل تیسری اختلاف بنی سچ فضیلت مکہ کے اور مدینہ منورہ کے امام مالک کم ورائیہ کے نزدیک
 افضل ہے مدینہ سے بدلیل قول رسول صلعم کے صلوة سچ مسجد میری کے کہ یہ بھی افضل ہے ہزار نمازوں سچ اور عید کے
 مگر مسجد احرام میں اور نماز سچ مسجد احرام کے افضل ہے لاکھ نماز سے سچ مسجد میری کے روایت کی احمد وغیرہ نے اور
 نہیں شک ہے سچ شرف کہ شگے واسطے ہونے اور سکے کے قبلہ مسلمان کا اور حج کیا گیا اور نکاح اور درگزر نکاح لاکھ ہوں انوکھا
 اور اس جہت کہ نہیں جائز ہو داخل ہونا اور عین بغیر احرام کے اور وہ جاسی ولادت تہی ہمارے کا اور بے اقامت
 کا ہر ہجرت تک اور جگہ اور نفعی کا اور نازل ہونے قرآن کا اور جگہ اور اسلام کا وایمان کا اور جگہ پیدا ہونا غافلانی
 کا ہر اور سچ اور سکے جو اسود اور مقام برہم ہر اور دلیل امام مالک کی قول رسول اللہ صلعم کا ہر وقت ہجرت انکی کے
 مکہ سے وہ یہ کہ آتی جو جانا ہو کہ قوم قریش نے نکال کر ملک و احب الہلاد سے طرف میرے بیٹے کہ سے کہ مجھ کو محبوب تر ہے
 سب شہروں سے پس جاسکوت دے مجھ کو اس شہر میں جو احب الہلاد ہو طرف تیرے روایت کی حدیث حاکم نے اور
 قبولیت دعا حضرت صلعم کی ظاہر ہے اور جو احب البقاع ہے نزدیک اللہ کے وہ افضل ہوا اور تحقیق مجھ کو جی انکھو اللہ صلعم
 سچ مدینہ کے پس ہوا افضل البقاع اور واسطے امام مالک کے دلیلین اور حدیثین اور بھی میں اور ذکر کیا قاضی عیاض
 نے کہ ہر انیہ موضع قبر شریف حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا افضل البقاع ہے بالاجمع فصل چوتھی
 اختلاف مکہ کا ہے سچ اقامت مکہ کے بیٹے وطن پکڑنا اور عین امام ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی اور ایک
 جماعت نے کہ انیہ انکھو انیہ میں مدینہ مکہ رکھا یعنی ناپسندیدہ جانا ہے قیام کو سچ مکہ کے اس واسطے کہ قیام سب
 کو حرم و ہیبت و بزرگی و ادب کا اور اسی جہت سے حضرت عمرؓ نے پکڑنا اور سچ کنو الوون کے بعد حج کے
 ساتھ ورائے اور کہتے تھے اسی میں وادو جاؤ عین اپنے کو اور اراہل شام جاؤ شام اپنی کو اور اراہل عراق
 جاؤ عراق اپنے کو ہر تیرے جانا تھا اراہل باقی رکھ گئے بزرگی و حرمت بیت رب تمہارے کی سچ دلوں تمہارے کے گھر
 کما عزم حاجی نے جو شخص کہ سچ سچ ہم کے اور دل اور کا تعلق ہو کسی اور چیز سے سوائے اللہ کے تحقیق ظاہر ہے
 نیا انکاری اور سکی اور حرم کرے اللہ اور چیز سے یہ کہ ہے کہ بہت لوگ دور میں اس دار سے یعنی مکہ کے

لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا
 اُولَئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ خَصْرًا اَمِنًا لَّيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا لَيْسَ بِلَدٍّ طَيِّبَةٍ وَذُتُّ عَقُودُهَا
 اور جان تو ای بار ہر آنیز رسول صلعم جہوت نکلے کے سے کھڑے ہوئے اور پروردہ کے کہ ایک موضع تہتر
 بابا بودع کے پھر سامنے کھڑے ہوئے قبلہ کے اور خطاب کیا طرف کعبہ بود کہ کے اور کہا قوم اللہ کی ہر آنیز میں
 جانتا ہوں کہ تو بہتر ہے اللہ کے شہروں سے نزدیک میرے اور تو بہترین زمین اللہ کا ہو تو دیک اللہ غزل
 کے اور تو بہترین بقعوں کا ہے اور پروے زمین کے اور بہتر اور ناز دیک اللہ غزل اگر نہ توئی یہ بات کہ شہ
 والوں تیرے نے نکالا ملک تو مجھ سے نکلتا میں اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہر آنیز بہتر شہروں کا اور پروی زمین
 اور پسندیدہ تر اور ناز دیک اللہ کے کہ ہو اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے بچپائی گئی زمین مکہ سے پس بھلا یا اللہ
 زمین کو بیچے اس کے سے پس نام رکھا گیا اتم القری اور فرمایا اول وہ پھاڑ کہ رکھا گیا اور پروی زمین کے کو بیچے
 آگاہ ہو ہر آنیز کہ مدینہ دور کرتے ہیں میل کو جیسے کہ دور کرتی ہو بھی لوہے کے میل آگاہ ہو ہر آنیز کہ پیدا کیا
 ہو اور تکلیفات کے اور درجات کے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسے روزہ رکھا ماہ رمضان میں حج کے
 کھس جاتی ہیں واسطے او کو لاکھ مہینہ بیچ غیر کہ کے اور شہروں سے اور فرمایا لکھوئی حرم کی بار لاکھ بیچ
 ہو اور نہیں اور پروے زمین کے کوئی جگہ کہ پایا جاے بیچ اس کے طواف اور عمو اور حج مگر بیچ کے کہ اور فرمایا جو
 کہ قدرت رکھتا ہو یہ کہ مس بیچ ایکے میں سے پس چاہیے کہ مرے تحقیق میں اول اس شخص کا ہوں کہ شفا
 کرے اس کی دن قیامت کے اور ہوگا روز قیامت کے امن میں عذاب اللہ کے سے نہیں حساب ہو اور اس کے
 اور نہ عذاب اور فرمایا جو شخص کہ لا بیچ مکہ مدینہ کے اور ٹھائیگا او کو اللہ تعالیٰ روز قیامت کے امن میں
 عذاب اپنی سے نہ حساب اور پروا کے اور نہ خوف اور نہ عذاب اور داخل ہوگا جنت میں ساتھ سلامتی کے اور
 ہو ٹکا میں واسطے اس کے شفاعت کرنیو الارز قیامت کو اور البتہ اہل مکہ بغیر رہنے والے مکہ کے اہل اللہ
 ہیں اور ہمسایہ ہیں گھر اس کے کہ اور نہیں ہے اور پروے زمین کے کوئی شہر کہ پائی جائے بیچ اس کو
 شراب نکو کاروں کی اور جائے مانا چھ لوگوں کی کہ ابن عباس سے موسیٰ ہے کہ وہ زفرم ہی
 اور تحت میں بجمت اور متبر وادی سے زمین پڑادی ابراہیم ہی کہ اور بہتر کنعان سے کہ میں پر نیز فرم

اور سچ کتابوں فقہ کے ہی نہیں مضائقہ ہی سچ اقامت کے ساتھ قول الامام ابو یوسفؒ اور محمد کے اور قویٰ زمینوں
 کے قول پر ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے صبر کیا گرمی مکہ پر دور رہتی ہے اگر اس سے مسافت سو برس کی راہ
 اور سعید بن جبیر سے مروی ہے جو شخص ریض ہوا مکہ میں ایک دن لکھے جاتے ہیں اسطے اس کو عمل صالح سے کم و عمل کرتا تھا
 اسکو سچ سات برس کے پھر اگر یہ وہ مسافر جو چاہے جاتے ہیں اور زمین شک ہے سچ دو چہرہ ہونے سے سچ اسکو اسطے اس کو
 کہ قیام کیا اور ساتھ عایت حقوق بیت کشتل تعظیم و بزرگی و معیت کو اس سے اور نہ سہم نہ مال نا اور دو چہرہ نہ
 سینات کا سچ اسکو پس نہیب بعض علما کا ہے اور زمین شک ہے سچ آمد و شد اولیا کے طرف مکہ کے اور وار و ہوا ہو کتاب
 میں کہ ہر آئینہ اولیاء اللہ حاضر تھے جن جمعہ کو اور اوقات تبرک میں سچ اس کے اور سچ کرتے ہیں ہر برس پس جس شخص نے مکہ
 ایک کو اونین سے پہنچ گیا سعادت کو اور اسی طرح جو کوئی کہ دیکھا اور سکو ایک نے اونین سے اور حدیث میں آیا ہے کہ عمر
 رمضان کا برابر سچ کا اور طواف ایک ہفتہ کا مانند ادا کرنے گردن کی ہر ہر زیادہ ہونا عمر و طواف کا حاصل ہوتا ہے
 واسطے وطن کثیر و الوطن مکہ میں بلا تردد اور واسطے غیر ان کے کو سچ و شفقت تکمیل سچ رسالہ ابی سعید الحسن بن ابی حمزہ
 جامع کے مذکور ہے کہ لکھا اس نے یعنی ابی سعید طرف عبدالرحیم زاہد بن انس مادی کے کہ اقامت رکھتا تھا مکہ میں اور
 اونے راہ کیا تھا لکھنے کا اوس سے طرف میں کے اور تھی پراوری اسکو واسطے حد کے جان تو اسی برابر پہنچی
 محکمہ بات کہ تو نے جمع کیا اپنی راے کو اوپر لکھنے کے حرم اللہ تم کے سے اور رجوع کرنا طوفان میں کے اور میں نے
 قلم اللہ کی برا جانا اس بات کو اور حاصل ہوئی محکمہ اوس سے دشت سخت اس واسطے کہ ارادہ کیا شیطان نے کہ ہر گاہ
 اور لکھتے تھے کہ حرم سے پس ای عجیب عقل تیری ہے جبکینیت کی تو نے اس کے بعد اس کی کہ کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اہل حرم
 پس لازم کہ یہ وہ شکر کو اوپر اس مقصد بزرگ کے اور لازم کہ پڑ پناہ چاہئے کو و سوسہ شیطان رحیم سے اور وہ
 اپنے میں فکر کرنے سے اوس سے ایک بالشت سو پس ہر آئینہ مقام سچ اس کے یعنی رہنا اوس میں سعادت ہر اور
 اوس سے بدبختی اور پہنیز تعلق اور تنگدلی سے اور لازم ہو اوپر تیرے سکوت اور بردباری و صبر اور تواضع
 کہ اللہ تعالیٰ نے قصص دیا کہ کو اوپر تمام شہون کے اور بیان کیا شرف اس کا سچ کتاب بزرگ اپنے کو پس فرمایا اللہ
 اِنْ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَادًا وَهَدًى لِّلْعَالَمِينَ هُوَ الَّذِي بَنَيْنَا مَقَامَنَا هَذَا هَمْدًا
 مَنْ جَعَلَهُ كَأَنْ اَمْنًا لَوْ اَخَذَ اَقَالَ ابْنُو هَيْكُم رَّبِّ اجْعَلْ هَذَا اَبْلَدًا اَمْنًا وَاُذِرْ اَهْلَهُ مِمَّنْ اَلْمَرَاتِ

صلعم نے بیچ اور سکے ترستھا وٹ بیچ حجة الوداع کے اور حکم کیا علی رض کو واسطے پورا کرنے سوکے اور جانب
جنوب مسجد خیف کے اوپر دست راست عرفات کے جانبوا لیکے ایک غار ہی او سکون غار مرسلات کہتے ہیں انکی
چھت میں ایک جگہ خالی ہے بسبب کہنے حضرت کے زیارت کیا جاتا ہی اور رکھے جاتے ہیں او میں بیٹھے
لوگ اوس جاکس حضرت میں تبرک اپنی سرفکون کہتے ہیں اور قبول ہوتی ہے دعا بیچ گھر خدیجہ الکبریٰ کے کہ وہ
فاطمہ اور تمام اولاد خدیجہ کا ہے اور وفات پائی خدیجہ نے اوسی گھر میں اور وہ مسکن رسول اللہ صلعم کا تھا
ہجرت تک اور قبول ہوتی ہی دعا بیچ قبہ مولد رسول اللہ صلعم کے اور او میں ایک مسجد ہی اور بیچ مولد علی بن
ابیطالب رض کے قریب لد سرور کائنات کو اور او میں بھی مسجد ہی اور بیچ مولد حمزہ کے جانب جنوب کے ملا ہوا ساتھ
بازان کے بحری نہر حنین کا اور بیچ ثبوت او سکے کے شہد ہی اور ان میں سے ایک موضع ہی بیچ جبل نوبی کے مولد عمر کا
کیجاتی ہے جو تھی بیچ الاول کو اور بیچ مولد جعفر بن ابی طالب کے قریب الجبل کے او میں ایک مسجد ہی کہا گیا کہ خیال
او میں رسول اللہ صلعم او میں سے والہ الخیران یعنی گھر اترم مخزومی کا ہی قریب کا نام رکھا گیا ساتھ مغربی کے بیچ
جاسی پوشیدن اس واسطے کہ رسول اللہ صلعم مع صحابہ کے پہلے اسلام لائے پوشیدہ رہتے تھے او میں اور انہ
اسلام لائے عمر بیچ او سکے اور فرزانہ ام الرشید ہی جب حج کیا او نے خریدے گھر کو مغربی کے اور ان میں سے جبل
ہی جانب یمن کہ کے اور جبل ثیر پوشیدہ ہوئے رسول اللہ صلعم او میں ایک بار کہ ارادہ کیا تھا قریش نے واسطے
قتل او سکے کے اور مسجد البیعتی درمیان مبنی اور عقبہ کے وہ جگہ او ترنے دنبہ امیل کی ہے واسطے بیچ کے اور
مقابل او سکے جبل ہے واسن مسجد خیف میں بیچ او سکے غار مرسلات ہی اور نشان سربارک رسول اللہ صلعم
اور جگہ اول بیت کی ہے بیت کی عباس بنی صلعم سے اور عہد کیا مضبوط مسجد تنکی ہی بیچے جا کیکر کرنے کی
اور وہ ایک مکان ہی بلند پوستانہ اوس سے بعض جانب گھر نبی شیبہ کے منہم ہو گئے ابور بیچ رفاق المرقی بیٹھے
کو چھکانہ کے مسجد تھی کہ او سکوتے تھے دکان ابی بکر کی اور گھار نکا اور مقابل او سکوا ایک دیوار ہے او میں
ایک تھہرے کہ تبرک کیا جاتا ہے ساتھ چھونے او سکے کے کہا گیا ہی کہ تھا وہ سلام کرتا او پر نبی صلعم کے اور
او سکے ایک تھہرے کہ گڑ گئی ہی بیچ او سکے کہنی رسول اللہ صلعم کی اور بیچ دیوار دکان ابوبکر کے ہی اور بیچ او سکے
شہد ہی اور جبل ابی قیس ابی قیس کہتے ہی ایک شخص کی یاد ہی سنائی گئی ہے او میں ایک عمارت اور اور اسکے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیچ حرم کے مل کر گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان چہارم کے اور فرمایا جو کوئی مراجع حرم کے یا حرم رسول کے یا مادر میان مکہ و مدینہ کے در حالت بیچ آئے اور اٹھا لگا اور سکوا اللہ روز قیامت کے امن پانچواں میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھا لگا اللہ تعالیٰ مقبول کہ سے شہر شہید داخل ہو کر جنت میں بغیر حساب کے منہ اوکے مانند چودھویں رات کے چاند کے ہونے شفاعت کر لگا ہر ایک راہ میں سے شہر آدمیوں کی غریبوں میں سے جیسا کہ بیچ ایک حدیث کے ہے اور بنین ہر روز میں پر کوئی شہر کہ وادہ ہوئے طرف اوکے تمام انبیاء اور فرشتے اور رسول سب اور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوں اور انسانوں کے گویا کہ جس شخص نے بیچ حرم کے یا حرم رسول کے یا حرم میان مکہ و مدینہ کے واسطے اوکے نمازین لاکھ اور جسے روزہ رکھا بیچ اوکے ایک دن لکھے گا اللہ تعالیٰ واسطے اوکے روزے لاکھ دن کے اور جسے تصدق کیا ایک ہزار لکھ واسطے اوکے لاکھ درہم اور جسے ختم کیا او میں قرآن اکیس لکھے گا واسطے اوکے لاکھ ختم اور جسے تسبیح کی اللہ تعالیٰ کی او میں اکیس لکھے گا واسطے اوکے ہزار تسبیح بیچ غیر کہ کے اور جو کوئی کہ کی بندے نے حرم میں برابر لاکھ کوئی کے ہے بیچ غیر حرم کے اور کل عمل نیک بیچ اوکے چار برابر ایک لاکھ کے ہے اور بنین جانتا ہوں میں کوئی شہر کہ اوٹھا وے اللہ اس سے دن قیامت کے انبیاء اور اولیاء و صدیقین و شہداء و صاحبین و علماء و فقہاء و لوگوں کا ران مردوں اور عورتوں کے حقیقت کے اور اٹھا لگا مکہ سے اور البتہ وہ اٹھا لگے جائینگے در حالیکہ ہونگے امن میں عذاب اللہ کے سے اور البتہ کہ دن بیچ مکہ کے امید رکھا گیا زیادہ ہے واسطے لوگوں کے اور افضل ہے ہمیشہ روزہ رکھنے اور شب بیداری کر کے غیر کہ میں فصل پانچویں بیچ بیان ہوا منع ہے کہ کہ قبول ہوتی ہے او میں دعا مطالعہ اور بیچ میں در میان حجاز سود اور باب کعبہ کے اور بیچ ہنزاب جنت کے اور داخل کعبہ کے اور نزدیک نرم کے اور چھپام ابراہیم کے اور صفایہ اور مردہ پر اور جاکسی میں یعنی در میان صفا و مردہ کے اور عرفات میں اور قلعہ میں فیصہ میں عرفات و منی کے اور منی میں اور نزدیک جمرات ثلاثہ کے اور باب النبی یعنی ابیہم فرشتہ اور باب صفا و باب السلام میں اور بیچ جبل شہر کے کہ ایک پہاڑ ہے قریب جبل نور کے اور بیچ مسجد کعبہ تمام قربانی انبیاء کے اور مسجد خیف کے کہ منی میں ہے اور مسجد خمر یعنی قربانی کی کہ وہ بھی منی میں قربانی کی رسول

ثور کے پس وقت حیرت کے ہے کہا گیا ہے نہیں ثابت ہوتا ہے ہونا دوبارہ جواب یہ ہے کہ نہ اسے مذکور نہیں
 مخالف ہے حکم ہووے ثور سے اور وہ طرف میں مکہ کے ہر پینے مائیں طرف اور قریب ایک گاؤں کا اور اسکا اوسمین
 مسجدین بہت تھیں ہندم ہو گئیں اور جو موجود ہیں اونہیں سے مسجد الا جابتہ ہے بائیں طرف جانیوالے
 کے طرف منی کے چچ گھاٹی کے قریب ثلاثہ ازخر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے مار پڑھی ہے بیچ اس کے رسول صلعم
 نے اور بیچ اس کے ایک پتھر لکھا ہوا ہے اور اونہیں سے مسجد الجحہ کے ایک راہ تنگ ہو اور اونہیں سے مسجد البراتہ ہو
 اور اونہیں سے فواد یہ ہو اور درمیان اس کے اور مسجد الجحہ کے ایک راہ تنگ ہو اور اونہیں سے مسجد البراتہ ہو
 نزدیک بیہر بن مطعم کے جگہ نصب ہونے نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز فرخ مکہ کے
 اور اونہیں سے مسجد ہے بیچ مدعی کے نزدیک میل امین یحییٰ دہنی طرف واسلے کے مقابل اس کے کو بیچ بیچ
 پر مٹی ہے رسول اللہ صلعم نے اوسمین نماز مغرب کی اور اونہیں بھی ایک مسجد ہے بیچ مسفلہ کے وہ مسجد
 ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ہے نام رکھا اسکا دار الحجۃ اور اونہیں سے بلندی تخیم بن مسجد عائشہ کی ہے
 اور وہ بعید ہے میلون محرم سے اور اب احرام عمرہ کا باندھتے ہیں آدمی مسجد حدید سے کہ بیچ ایک پتھر
 اسکی کے حوض بڑا ہے اور اونہیں سے ثور ہے وہ جبل مسکن ثور بن سیاہ کا دو تیر ہے منبت حوا کے
 متوجہ ہوئے طرف اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھے برہنہ پائیں اسکا لیا اذ کو ابو بکر رضی اللہ
 پس جب پہونچے دونوں طرف ثور کے داخل ہوئے ابو بکر تا کہ آئے مائیں عمق اسکا پس سوئے دونوں
 پس جب بھیج کی دیکھا ابو بکر نے ایک سوراخ ڈالا اوسمین قدم اپنا اور تنا کڑھی نے جالا اور پرغہ
 غار کے اور اوگی گھانسن کہ نام اسکا راد ہے اور آشیانہ بنا دیا دو کبوتروں نے اور انڈے دیے
 اونہوں نے روایت کی گئی ہے کہ تحقیق کبوتران کعبہ نسل اونہیں دونوں کی سے ہیں اور توقف
 کیا رسول اللہ صلعم نے بیچ اس کے تین دن اور بعضوں نے کہا چند روز کم دس دن سے روایت
 کی گئی ہے کہ جسے زیارت کی اسکی اور دعا کی واسطے دھڑھونے غم اور خوف کے قبولیت ہوتی ہے اوکی
 اور کہا ابو بکر نے نظر کی میں نے طرف قدموں مشرکین کے غار میں سے اور وہ اوپر سرور ہمارے
 کے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ اگر ایک اونہیں کا نظر کرے طرف قدموں اپنے کے دیکھے ہمارے کو

دعا سے باران رحمت کی المچپون عادی کے لئے اور اوس میں قبر آدم و حوا و شیث کی ایک ڈھانچہ میں کہا وہ سب بن
 منبے کے کھود گئی قبر واسطے آدم علیہ السلام کے بیچ غار کنز کے ابی قیس سے غار کنز یعنی غار خزائن نام ایک غار کا ہے پھر
 نکالا آدم کو نوح نے اور رکھا اوسکو تابوت میں پھر بعد گھٹ جاپانی یعنی موقوف ہونے طوفان کے پھیرا اوسکو بطور
 مکان اوسکے کے یعنی غار مذکور میں اور بیچ بلند سی ابی قیس کے ایک حوض تھا جمع کیا جاتا تھا پانی واسطے رہنے
 والوں قلعہ کے اور ابی قیس کے اور گمان کرتے ہیں آدمی کہ جسے مغت کے دن اوسپر کلہ پائے پڑے ہو گا اسی میں
 ہو اور دوسرے یعنی اوسے در و سر زمین ہوتا اور گمان کرتے ہیں کہ ابی قیس جگہ معجزہ شوق قمر کی ہوا زمین ثابت
 یہ اور اختلاف ہے بیچ فضیلت ابی قیس کے اور چرا حو بل النور کے اور بیچ ابی قیس کے جبل خندہ ہوا اور میں
 قبرن تنبیون کی میں اور مواضع اجابت دعا میں سب وہ ریاض وقف کی گئی ہے کہ وقف کیا اوسکو جمال الدین
 قاضی نے قبول ہوتی ہے دعا بیچ اوسکے اور نزدیک وازہ اوسکے کے اور بیچ معلوۃ یعنی جانب شرق کے قبر خندہ تھا
 کی ہے اور وہ بیچ شعب بنی ہاشم کے ہے تھا بیچ اوسکے تابوت چوبی زیارت کیا جاتا تھا پس بنایا گیا اور پرا اوسکے قبہ
 بیچ زمانہ سلیمان خان کے سنہ نو سو پانچ میں اور اوس میں سے قبر فضیل بن عیاض کی اور قبر عبدالکریم شیری کی
 ہے بیچ احاطہ کے بیچ اوسکے ایک جماعت اولیاء کیار کی جو آخر اوسکے عبد الملطیف نقشبندی رومی میں اور
 اطباء و نواضع میں سے نزدیک قبر سفیان بن عیینہ کے اور نزدیک قبر سائرہ الخیر کے کہ نام ایک ولی کا ہے
 جانب شرق اور پر پر ام سلیمان کے اور قبر بلند ہے طریق میل سے اور نزدیک قبر دولامی کے کہ نام ایک بزرگ
 کا ہے نزدیک جبل ہے اور گھروں مبارک سے گھر عباس کا ہے بیچ سعی کے نزدیک میل سبر کے اور وہ ایک رباط ہے
 اور اوس میں سے چلہ ضیاء ابراہیم دہم کا ہے اور اسن جبل ققیعان میں اور جمال مبارک سے حرا یعنی جبل نور ہے
 اور سرد غار ہے بیچ اوسکے کہ عبادت گاہ بنی صلعم کا تھا پیش از وحی اور جاے اترنے وحی کا تھا اور
 بیچ بلند سی اوسکی کے ایک حوض ہے روایت کی گئی ہے کہ پکارا حرا نے بنی صلعم کو اور کہا میری طرف
 آیا رسول اللہ اور تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ اوپر شیر کے قریش سے اور رسول اللہ علیہ السلام
 اوپر پشت شیر کے تھے جسوقت کہا شیر نہ اترے مجھ سے یا رسول اللہ میں ڈرتا ہوں اس سے
 کہ قتل کیا جائے تو اوپر پشت میری کے پس عذاب کرے مجھ کو اللہ اور پوشیدہ ہونا حضرت کا بیچ

کو فروتنی کر نیوالے رونے والے اور طواف کیا اونھوں نے عرش کا تین ساعت پس حکم کیا اللہ تعالیٰ نے
 طرف اوندکے اور نازل ہوئی رحمت اور پروانکے اور رکھا اللہ تعالیٰ نے پیچھے عرش کے ایک گھمراہ وہ بیت المصنوع
 اور چار ستون کے زعفر سے پیش صاف کا اوندکو یا قوت صرخ سے اور فرمایا ملائکہ کو طواف کرو اس بیت کا اور عدا
 طواف اور پروانکے آسان تر عرش سے پھر صیحا اللہ سبحانہ نے ملائکہ کو اور کہا اوندکو بناؤ تم واسطے میرے ایک
 معنی کعبہ اور پیش اہل اندازہ اور اسکے کے اور حکم کیا اللہ جل شانہ نے اوندکو جیچ زمین کے بہن یہ کہ طواف کرو
 کعبہ کا جیسے طواف کرتے بہن اہل آسان بیت المعبود کا اور روایت ولایت کرتی ہر اور پر اس بات کے کہ بنائے
 کعبہ بعد پیدا کرنے زمین کے ہر لیکن حدیثین بہت گواہی دیتی بہن اس بات پر کہ ہر آنیہ کعبہ پیدا کیا گیا ہے
 پہلے زمین سے چار برس اور بیچ ایک روایت کے دو ہزار برس پھر بچائی گئی زمین نیچے اوسکے اور
 پھیلانی گئی پس ان حدیثوں میں سے وہ کہ روایت کی سعید بن مسیب نے علی رضی اللہ عنہ سے پیدا
 کیا اللہ نے بیت کو پہلے زمین اور آسمانوں کے چالیس برس اور تھادہ ایک بخارا اور بلانی کے اور
 ان حدیثوں سے وہ جو روایت کی گئی نافع غلام زبیر کے سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کعبہ پیدا کیا
 پہلے زمین سے دو ہزار برس کہا گیا کہ پیدا کیا گیا پہلے زمین کے اور وہ ہے جس عرض سے کہا گیا اسوا
 کہ تھے اور اوسکے دو فرشتے کہ تسبیح کرتے تھے بیچ رات اور دن کے دو ہزار برس پس جب ارادہ کیا اللہ
 سبحانہ کہ پیدا کرنے زمین کو بچا دیا اوسکو پس کیا اوسکو بیچ وسط زمین کے اور اودین سے مجاہدہ سے روایت ہے
 کہا اونھوں نے تحقیق ستون بیت کے پیدا کئے پہلے زمین سے دو ہزار برس پھر پھیلانی گئی زمین چھپے
 اوسکے اور بفیادی میں آیا ہو کہ تھانچ کعبہ کے پیش انا آدم ایک بیت کہا جاتھا اوسکو صراخ طواف کرنے
 تھے اوسکا ملائکہ پس جب بیچے اوسکے آدھ حکم کیا گیا کہ حج کرے اوسکا اور طواف کرے گرد
 اوسکے اور اوشٹھا لیا گیا صراخ بیچ طوفان نوح کے طرف آسمان چارم کے اور یہ بات نہیں مناسب
 ظاہر روایت کے فصل اماناہ آدم علیہ السلام کی پس جبکہ روایت کی گئی ابن عباس سے یہ کہ جب
 اوتلا اللہ سبحانہ نے آدم کو طرف زمین کے کہا اے رب کیا ہوا کہ نہیں سنا ہو نہیں آواز میں ملائکہ
 کی فرمایا سبب خطا تیری کے ہوا ہے آدم لیکن جاتو بنا کرو اسطے میرے ایک گھمراہ طواف کر

کہتا ہوں اور اس سے جانا جاتا ہی عموماً غار کا اور بیات اوسکی اور ستہو وغیرہ اوسکا ہی جیسے کہا مصنف نے
 اور اوسین سے غار مشہور ہے اور زیارت کرتے ہیں اوسکی لوگ اور داخل ہوتے ہیں دروازے بڑے
 اوسکے سے روایت کی گئی ہے ہر آنیہ جبریل علیہ السلام نے مارا اوسکو ساتھ ہاندو اپنے کے پس کھول دیا
 اوسکو اور واسطے داخل ہونے اوسکے کے دروازہ تنگ اوسکے سے ضرور ہے حکمت سے اور تحقیق کشادہ
 کیا اوسکو لوگوں نے محبت بار لیکن وہ تنگ ہر فصل چھٹی اور حکم چنے گھروں مکہ کا اور زمین اوسکی کا
 کرایہ لینا اوسکا پس اختلاف ہر بیچ اوسکے اور وہ اختلاف بنا بر ایک قاعدہ کے ہے یعنی اگر تھی فتح مکہ کی
 بروز قوت پس ہوا وغیرہ پس یہ تقسیم کیا اوسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور بحال رکھا اوسکو
 حبشہ پر تھا پس باقی رہے اور اوسکی حالت کے بیچ کیے جائیں نہ کرایہ دیے جائیں اور اسی واسطے
 کہا ابو حنیفہ مالک اور ازاعی نے بنا بر عدم جواز بیع و کرایہ کے اور اگر فتح مکہ کی از روے صلح کے
 پس باقی رہے گھر اوسکے بیچ ماتھون اوسکے کے تصرف کرین بیچ ملک اپنے کے حبشہ چاہیں اور
 طرف جواز بیع کے میل کیا ہی ابو یوسف و محمد و شافعی و احمد نے اور اسی پر قوی ہے باب دوسرا
 بیچ نبائے کعبہ اور بزم فرم اور شرف اوسکے اور بیان جو اہل اور غلافون اور نذرون اوسکی کا بنایا
 گیا کعبہ دس بار اور وہ طلحہ انبیا کا موسیٰ تک ہی بنایا اوسکو ملائکہ نے اور آدم علیہ السلام اور اولاد
 اوسکی نے اور خلیل علیہ السلام نے اور علقمہ اور جریم اور قصی بن کلاب نے اور قریش نے جو وقت کہ
 ہو چکی عمر شریف رسول علیہ السلام کی پچیس برس کو اور بنایا عبد اللہ بن زبیر نے اور حجاج بن
 نے اور لیکن اوسنے کر دیا جانب حبشہ کو یعنی بیلہ کی جانب کو اور باقی رکھیں جانبین تین ہر اندر وہ
 باقی ہیں اوسے بکیر کے لہا بنائے ملائکہ میں واسطے اوسکے کے روایت کی گئی ہے ابی علی بن حسین رضی اللہ
 عنہ سے تحقیق جب فرمایا اللہ جل شانہ ملائکہ کو اے جاعل فی الہدٰی خلیفہ
 تالوا تحمل فیہا من یفسد فیہا ویساک الدماء فقال اللہ تعالیٰ اے اعلم
 ما لا تعلمون اے پس گمان کیا ملائکہ نے یہ کہ جو کہا ہے تمہارا اور پس ہمارے کے اور تحقیق
 غصہ ہوا اور ہمارے پس التجا کی اوسھوں نے ساتھ عرش کے در حالیکہ بلند کرنے والے تھے سہو انہ

اور وہ یعنی ابراہیم اول اونکا ہی کہ بنایا بیت کو اور ابن اسحاق سے روایت ہو کہ خلیل علیہ السلام نے جب بنایا بیت کو کیا ارتفاع یعنی بلندی اوسکی نوگز اور حجر اسود سے رکن شامی تک تیس گز اور رکن شامی سے رکن عراقی تک بائیس اور عراقی سے رکن یمانی تک اکیس اور حجر اسود سے رکن یمانی تک بیس گز اور کیا دروازے کو چسپیدہ زمین سے نہ بلند اور نہ کو اڑ لگانے یہاں بنا واسطے تین حیمری نے کوڑ اور قفل تبع نام ایک شخص کا ہر اور حیمز نام بلدی اور اب حجر اسود سے رکن عراقی تک پچیس گز ہے اور رکن شامی تک چوبیس اور شامی سے حجر اسود تک اکیس اور یمانی سے عراقی تک بائیس گز اور عرض دیوار کا دو گز اور عرض باب کا چار گز اور ارتفاع یعنی بلندی کعبہ کی سوا تائیس گز و ع چوبیس انگشتی سے اور عرض سطح یعنی چھت اوسکی کا اٹھارہ گز اور اونکرتا ہونہ ذکر کرنا بنیاد کا اوپر اس بات کے کہ باقی رکھا اوسکو جس طرح کہ کھودا تھا اوسکو جبریل علیہ السلام نے اور پر کیا تھا اوسکو ملائکہ نے اور کھودا ابراہیم علیہ السلام نے اندر بیت کے داہنی جانب اوس شخص کے کہ داخل ہوا بیس مین ایک مناک یعنی گدھا تاکہ ہووے خزانہ واسطے بیت کے اور رکھی جاوین بیچ اوسکے تدرین اور ہایا اور ابراہیم علیہ السلام تھے اور اسمعیل علیہ السلام لاتے تھے واسطے اونکے پتھر اور پر کندھے اپنے کے پس جب بلند ہوئی بنیاد یعنی زیادہ ہوئی قدامی سے لاتے قریب اوسکے مقام ابراہیم مانند زوبان و کرسی کے پس کھڑے ہوئے تھے اوپر اوسکے ابراہیم علیہ السلام اور گڑ گئے بیچ اوسکے دونوں قدم اونکے ٹخنوں تک جیسا کہ بیچ بیضاوی کے ہے اور بناتے تھے وہ اور پتھر تے تھے مقام کو واسطے اونکے اسمعیل بیچ اطراف و جوانب بیت کے یہاں تک کہ پونچھ طرف موضع اسود کے پس کہا ابراہیم نے اسمعیل کو لا تو ایک پتھر رکھو میں اوسکو بنا پے شروع طواف کی پس گئے اسمعیل واسطے طلب اسکے کے پس لائے جبریل حجر اسود اور اسد جل شانہ نے امانت رکھا تھا اوسکو جبل ابی قیس مین وقت طوفان کے پس رکھا اوسکو جبریل نے بیچ جگہ اوسکی کے اور بنایا اوپر اوسکے ابراہیم نے اصراف چمکتا تھا نور اوسکا روشن ہوتے تھے نور اوسکے سے انصاب جسم کے یعنی مذبح ہر طرف سے اور سیاہ کیا

اوسکا یاد کر چکو گرداوسکے جیسا کہ دیکھا تو نے ملا کہ کو کرتے ہیں گرد عرش میرے کہا ابن عباسؓ کے پیش
 ہوئے آدمؑ قدم رکھتے تھے زمین پر چڑھتی ہوئی تھی اسطے ان کے سمٹ جاتی تھی طے کرین آدمؑ اور نہ چڑھ آدمؑ اور نہ
 کسی جگہ کے زمین سے مگر وہ گئی آبادی و برکت یہاں تک کہ پہنچو طرف کے کہ پس نبایا کعبہ اور تحقیق جبریلؑ نے ملا سا تیار
 اپنے کے زمین کو پس ظاہر کیا تیار کو زمین ہنتم کھا پس اسے اسے چاوسکے ملا کہ نے بڑے بچہ پتھر ایسے کہ نہ اوٹھا سکے
 ایک تپھر اونین سے پس مرد اور تحقیق جبریلؑ نے نبایا اوسکو پانچ پھاڑ سے تنبان و کو زنیاد طور دنیا و کوئی
 میرا بنے جل نور سے یہاں کہ بلبرہونی اوپر کو زمین کے اوتارا اللہ جل شانہ نے بیت المعمور کو واسطے آدمؑ علیہ السلام
 کے تاناس کپڑے ساتھ اوسکے پس کھا اللہ نے بیت المعمور کو اوپر بنیاد کعبہ کے اور یہ موافق روایت حضرت عمرؓ
 بن الخطابؓ کے یہ کہ جب کہ کھا اوتارا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک قوت مجوب یعنی اندر کے حالی ساتھ آدمؑ کی کہا اوسکو
 آدمؑ تحقیق کہ یہ گھر میرا ہی اوتارائے اوسکو ساتھ تیرے طواف کیا جاتا اگر اوسکے جیسے طواف کیا جاتا ہر گرد
 عرش میرے کے اور نماز پڑھی جاتی ہر گرد اوسکی جیسے نماز پڑھی جاتی ہر گرد عرش میرے کا اور تیرا ساتھ
 اوسکے ملا کہ پس بلند کئے اونھوں ستون اوسکے تپھر و سے گھر کہا گیا بیت اوپر اوسکے پس تھا آدمؑ علیہ السلام
 طواف کرتا گرد اوسکے جیسے طواف کیا جاتا تھا گرد عرش کے اور نماز پڑھتا تھا نزدیکی اوسکے جیسے نماز پڑھی جاتی
 تھی نزدیک عرش کے پس جبکہ غرق کیا اللہ نے قوم نوحؑ کو اٹھا لیا اوس بیت کو طرف آسمان کے اور باقی رہے
 ستون اوسکے اور مثل اسی حدیث کہ ہے بیچ روایت کے ابی معروف عبید اللہ سے لیکن بیچ اوسکے ہے
 یہاں تک کہ بلند ہوا اوپر روئے زمین کے اور نیچے آئے آدمؑ ساتھ ایک قوت سرج کے اندر سے خالی دلا
 پھر ستون سفید پس رکھا اوسکو اوپر بنیاد کے پس باقی رہا زمانہ غرق تک پس اٹھا لیا اوس کو
 اللہ نے فصل و امانا بار اولاد آدمؑ علیہ السلام کی پس واسطے اسکے روایت کی گئی ہے وہب
 بن بدہ سے کہ جب بلند کیا گیا خیمہ اسے بیت المعمور یا غیر اوسکا بعد وفات آدمؑ کے نبایا اولاد
 اوسکی نے بعد اوسکے جگہ بیت المعمور کے ایک گھر مٹی سے اور تپھر سے پس ہمیشہ تپھر سے
 نبایا اوس کو اولاد شیت نے اور بعد شیت کے غیر ان کے نے فصل و امانا بار ابراہیمؑ علیہ السلام
 علیہ السلام کا ثابت ہے کتاب و سنت سے اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے

نہ ایدہ اور نگاہ میں جھکو کہا سارہ نے اسی اگر ہر پہ سچا پس چوڑی واسطے اوسکے ہاتھ اوسکا پس چھوڑا گیا پھر
 وی سارہ کو اجڑلائی سارہ باہر کو طرف ابراہیم کے پوچھا اوں خون نے کیا خبر ہو یعنی کیا حال گذرا کہا سارہ نے
 کفایت کی اللہ جھکو کید فاجر سے میںے فسق فرعون کے سے اور وی اوسے جھکو یہ یعنی اجڑلا میں نے وہ جھکو
 وی شاید اللہ ویو جھکو اوس مخور زنا اور سارہ بانجھی اولاد نہ ہوتی تھی پس مباحثت میںے صحبت کی ابراہیم نے ہاتھ
 پس حاملہ ہوئی وہ اور پیدا ہوئی اس سے اسمعیل اور قیام کیا ابراہیم بیچ ایک سرحد کے زمین فلسطین سے
 حیثیت کرتا تھا جو کوئی آتا تھا اوس پاس پھر حریکہ بھیجا اللہ جل شانہ ملاکہ کوتاہلا کہ کہین قوم لوط کو حکم کیا اؤکو
 کہ ابتدا کہین ساتھ ملاقات ابراہیم کے پس بشارت دیوین ابراہیم اور سارہ کو ساتھ اسحق کے پس جب اوتھ
 یہ یعنی پہونچے اون پاس مہمانی کی افکی ابراہیم نے اور سارہ کھڑی تھی خدمت کرتے تھے اونکی پس بشارت
 وی اوں خون نے ابراہیم کو ساتھ اسحق کے اور سارہ اوسکے یعقوب کے پس سہنی سارہ از وی تعجب کے بہت تھا کہ
 اپنے کے اور وہ پہونچی تھتھ تو سب سے برس کو اور پہونچے تھے ابراہیم ایک سو بیس برس کو یا صحت ضعیف
 یعنی خدہ کرنے کے نہو بلکہ معنی خاصیت کے ہو یعنی حائفہ ہوئی اور محل مار ہوئی سارہ ساتھ اسحق کے اور سارہ
 کو پہونچے اسمعیل و اسحق پس مباحثت کی دونوں نے یعنی ساتھ دفعہ پس مباحثت کی اسمعیل نے یعنی آگے
 نکل گئے پھر گودی میں لیا ابراہیم نے اوسکو اور بٹھایا اسحق کو طرف پہلوانے کے پس غیث لے گئی سارہ اور
 غصہ ہوئی اور قسم کھائی ہر آئندہ کا ٹیکی اوس سے ایک پارہ گوشت اور البتہ تبدیل و تغیر کرگی صورت اوسکی
 پھر جب درست ہوئی عقل اوسکی یعنی فرو ہوا غصہ نیک کیا سو گند اپنی کو یعنی اوتا اقسام کو کہ اور قطع پارہ
 گوشت کے اور تغیر صورت کی تھی ساتھ سواخ کرنے کا خون اوسکے کے اور قہنہ کرنے اوسکے کے اور ابراہیم
 زود کو بک کی اسمعیل و اسحق نے جیسے کہ عادت اطفال کی ہی پس غصہ ہوئی سارہ اور باہر کے اور قسم کھائی
 کہ ایک جاسکونت نہ کرے اوسکے ساتھ بیچ ایک شھر کے اور حکم کیا ابراہیم کو کہ بکڑ لیا جائے باہر کو سارہ
 پس لے گئی ابراہیم اوسکو اور بیٹے اوسکے کو ساتھ جی کے تاکہ آئے کہ میں اور ملا دنوں میں محل
 غصہ و سلم تھا یعنی جہاڑیوں کا محل اور موضع بیت کا ایک ٹیلہ سرخ تھا پس قصد کیا ساتھ اوسکو طرف
 حطیم کا قتلہ اوسکے جی اوسکو اور حکم کیا اوسکو کہ اسباب پھر پھر ابراہیم پس پیچھے اونکے ہوئی باہر بونع کیا

نجاسات جا ہلایا اور خطاؤں بنی آدم کی نے اور ابراہیم علیہ السلام کی مستغف کیا یعنی جھٹ بنا فی سید
 کی اور نہ بنایا او کو ساتھ مٹی کے سواے اسکے مین کہ چنے اونھوں نے پھر ایک دوسرے پر اور
 روایت کی گئی ہے کہ جبریل علیہ السلام کے حجر اسود حنبت سے اور رکھا او کو جہان دیکھا
 پس کر پڑا او کو جہا تک ہو سکے یعنی کرو تم او کی تعظیم و اکرام ہر اینہ قریب ہے کہ آدم جبریل اولیا
 او کو اور قواہ سر روایت ہی کہ خلل علیہ السلام نے بنایا بیت کو مگر سینا و طور بنیا و مینان و جودہی
 اور ستون او کی حرا سے اور روایت کی گئی ہے کہ بنایا او کو ابی قیس و طور قدس و درقان و ضو علی و
 احد سے اور مجاہدی روایت ہو کہ تھا بیت کہ نہدم ہوا تھا اور پو شیدہ ہو گیا تھا طوفان سے زمانہ ہوا
 تک اور تھا ایک ٹیلہ سبز نہ چڑھی تھی او پر و یعنی سیل مابقی غیاس بات کے کہ آدمی جا کو منع ہو گیا
 غیر تبین محل او کے اور آتے تھے وہاں اور دعا مانگتے تھے پس نہ دعا مانگی کسی ایک نے مگر قبول ہوئی اور
 او کے اور ابراہیم لائے با جہز و جہ انبی کو اور چھوڑا او کو سوچ حطیم کے اور آتے تھے واسطے ملاقات
 او کی کے اور بعد وفات با جہز کے آتے تھے واسطے دیکھنے بیٹا اپنے اسماعیل علیہ السلام کے چھپاؤں
 کے سارہ زوجہ انبی سے یہاں تک بنایا کہ بعد و می او کو اللہ نے حج او کے اور قصہ او سکایوں کر
 جب نجات دی او کو اللہ جل شانہ نے نارغز و یعنی آتش مرو و بچکے ہجرت کر کے اور نکاح کیا بیٹی
 اپنے کی سے یعنی سارہ سے پس آئے مہون اور حج او کو فرعون تھا اور تھی سارہ بہترین عورتوں کی حسن میں پس
 آیا ابلیس طرف فرعون کو اور خبر دی او کو ساتھ حسن او کے کہ پس بھی فرعون نے خاصہ طرف ابراہیم کے اور بلایا او کو چھا
 حال سارہ کا کہا انھوں نے کہ بن میری ہر واسطے خوف اس بات کے کہ قتل کرے وہ او کو اور نکاح میں لاؤ
 سارہ کو چھو گئی سارہ طرف فرعون کے بنا بطلب او کی کے اور ابراہیم دیکھتے تھے او کو بعد غائب ہونے
 او کے کے نظر ان کی سے پس اب اٹھا لینے اللہ کے حجاب درمیان دونوں کے سے بنا پر تکیس خاطر ابراہیم
 علیہ السلام کے او واسطے رفع میگمانی کے پس جب گئی سارہ فرعون پاس تھیرا ساتھ حسن او کے کہ
 اور نہ روک سکا انفل نے کو اس سے کہ دراز کرے ہاتھ اپنا پس خشک ہوا ہاتھ او کا اور پر سینہ او کے کو
 اور وہ ڈرا او سے او کا او کو سوال کہ تو رہا اپنے سے کہ چھوڑ دے ہاتھ میرا اور پراختیار میرے کے

کہ ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا دیکھا اونھوں نے پندون کو کہ دور کرتے ہیں اور پانی قبیس کے پس
 کہا اونھوں نے ضرور ہوگا اس جگہ پانی میں جوگی اونھوں نے پھرتے اور بیزمزم کے کہا اونھوں نے
 ماجو کو اگر چاہے تو اتریں ہم ساتھ تیرے اور رفع وحشت کریں تیری اور پانی پانی تیرا ہے پھر سیا
 اونھوں نے پس اذن دیا ماجو نے پھر اترے وہ ساتھ اوسکے اور وہ اول رہنے والے مکہ شرف
 کے سے ہیں اور وفات پائی ماجو نے اور قربانی اونھوں نے اوسکی بیچ حجر کے مٹنے حطیم میں اور
 جوان ہوئے اسماعیل اور نکاح کیا جبرہم میں سے اور کلام کیا ساتھ زبان اذکی کے پس نام لکھا
 گئی اسماعیل کی اولاد عرب متعرب یعنی عربی کہنے والی اور جبرہم قحطان نام رکھے گئے عرب لغات
 اور عرب لغات یعنی عرب اصل مخالف اور تھے ابراہیم نزدیک سارہ کے بیچ فلسطین کے پس اذن
 چا ا سارہ سے تانبہ لویہ ماجو اور بیٹے اوسکے کی اذن دیا سارہ نے اس شرط سے کہ نہ اترے نہ
 اوسکے پس آئے ابراہیم مکہ میں اور تحقیق مگر تھی ماجو پھرتے طرف گھر اسماعیل کے پایاد وجہ اذکی کو
 اور کہا کمان ہے شوہر تیرا کہا اوسنے گیا ہے واسطے نکاح کرنے اور نکلتے تھے وہ حرم سے طرف جل
 پس نکاح کرتے تھے وہ چیز کہ زندگانے کریں ساتھ اوسکے کہا ابراہیم نے اوسکو تیرے پاس کچھ ضیا
 ہے کہا اور پیٹے سے کہا اوسنے نہیں ہے میرے پاس کہا ابراہیم نے جب آئے شوہر تیرا کہے تو اذکی
 میرے طرف سے سلام اور کہے تو اوسکو بدل تو آستانہ گھرانے بیٹے تبدیل کر دو جاپنی کو اوس واسطے کہ
 نہیں اکرام کرتی ہے مہمان کا پھر جب آئے اسماعیل کہا اوسنے اوسکو آیا میرے پاس ایک بوڑھا
 اوسکی ایسی ایسی اور کہا اوسنے اس طرح کہا اسماعیل نے جا تو طرف اہل اپنے کے یعنی طلاق دیا اوسکو
 اور نکاح کیا غیر اوسکے سے پھر بعد ایک مدت کے آئے ابراہیم مکہ میں اور آئے اور پھر اسماعیل کے کہا تیرے
 نہانہ اوسکی سے کمان ہے شوہر تیرا کہا اوسنے گیا ہے واسطے نکاح کے اور مر حبا کہا واسطے ابراہیم
 یعنی آجگہ تیری خالی ہے اور لائی گوشت اور دودھ اور پانی پس کھایا اور پیا پھر کہا آ
 ابراہیم کو اسے چچا آ تو دودھوں میں سر تیرا اور دور کروں میں ثولیدگی بالون تیرے
 کی اور لائی واسطے اوسکے حجر یعنی مقام ابراہیم پس جیسے اوپر اوسکے گڑ گئے

ابراہیم نے اوسکو کہا اوسنے کیا خدا نے حکم کیا تو مجھ کو ساتھ لے کے کہا ابراہیم نے ہاں کہا باجوئے اب نہیں چلا گیا
وہ ہکو پس پھر عقب ابراہیم سے اور تھی ساتھ اس کے مشک پانی کی پس تمام ہوا پانی پھر پیاسی ہوئی باجوئے
پیاسی ہوئے اسماعیل پس نظر کی اوسنے طرف جبل کے نہ دیکھا کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا یعنی کوئی
ادنی تھا پھر چڑھی اور پھر صفا کے نہ دیکھا کسی کو پھر اترتی اور نگہیں اوسکی طرف ولدا اپنے کو تھیں یعنی دیکھتی تھی کوئی
بزرگ نہ کھا جاوے اوسکو بہانہ لگا اترتی چچ دادی کے غائب ہوا ولدا اوسکی نظر سے پس دوڑی یہاں تک کہ
پھر صی جانب دوسری دیکھا اور نگہیں اور پھر صی مروہ پر نہ دیکھا کسی اور آمد و رفت کی اسی طرح سات بار پھر صی
طرف ولدا اپنے کے اور تحقیق اترے جب جبل علیہ السلام میں مارا موضع زمزم کو باز واپس سے پھر نکلا
پانی پس شباب زندگی کی باجوئے طرف اوسکے اور نہ دیکھا اوسکو سنبے سے تاکہ نہ ضائع ہوئے اور حدیث میں
آیا ہے کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ باجوئے صی کراتی التبتہ ہو جاوے شہہ جاری پس پیا اوسے اور دودھ پلایا
اسی کو اور کہا اوسکو جب جبل علیہ السلام نے ڈر تو بلا کی سے تحقیق اسجگہ بیت خود اسطے اللہ تعالیٰ کے بنا دیکھا اوسکو
لڑکا اور باپ اوسکایہ اور نہیں انتہا ہے فضائل آب زمزم کی اونہیں سے بیچ مسلم کے ہر سرائیہ وہ معلوم ہو چکا
اور شفا ہر بیمار دکان اور بیچ بخاری کے ہے کہا ابو ذر نے نہ تھا معلوم مگر از زمزم پس فرما میں بیان کیا کہ
سخت ہو گئیں شکمیں پیٹ میرے کی اور نہ پاتا تھا میں اور چکر اپنے سے سستی چھو کی اور ذکر کیا اوسے کہ
کفایت کی پانی نے تیس دن رات میں ابو ذر نے کہا مجھ کو ایک ہدایت سوا آب زمزم کے کچھ نہیں ہو چکا
اور میں نے اوسی کو پیکر گدراں کی اہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پانی زمزم کا واسطے اوسکے ہر
کہ پیا جاوے واسطے اوسکے بغیر جو بیت کہ ہو دے پس اگر پیا تو نے اوسکو واسطے سیر ہونے اپنے کے سیر
کرسے مجھ کو اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے اور اگر پیا تو نے اوسکو واسطے دوہونے تشنگی کے دور کرے اوسکو اور
وہ ضرب جبل علیہ السلام کے بازو مارے یہ پانی نکلا اور سیرب کرنا اللہ کا اسرار ہے
رفایت کی یہ حدیث واقعتی نے اور عاقبت پنے اوسکے کے یہ ہے اللہم انی اسئلت علما تافعا
وز زقا واسعاً و شفاً من کل داء ترجمہ اتنی سوال کرتا ہوں تجھے علم نفع دینے والے
اور رزق فراخ کا اور شفا کا ہر درد سے کہا گیا ہے پھر گدرا ایک قافلہ قبیلہ جدر بسم سے

زنا کیا تھا اون دونوں نے سچ کبہ کے پس منہ کیا اونکو اللہ نے دو تپھر پھر کھا اونکو لوگوں نے دریا
 صفا اور مردہ کے واسطے عبرت کے پھر لیا اونکو مشرکوں نے اور کھڑا کیا دونوں کو قریب بزم کے اور بوجھ
 تھے اور بعد جبریم کے بی خزانہ نے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے کلید داری بیت الاحرام کی اور حکومت امرکہ کی
 یہاں تک کہ بڑا ہوا قصی بن کلاب پس مالک ہوا امر حجاب یعنی امر کلید داری دعوت حجاج اور پانی پلانے
 اونکے کا اور شورہ اور نشان و لشکر یعنی امر ریاست فصل اور بنانا علاقہ اور جبریم کا پس جیسے کہ بتا
 کی گئی ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب منہم ہوئی نیا ابراہیم علیہ السلام کی بنایا او سکوا ایک گدہ نے جبریم سے پھرتا
 ہوا پھر بنایا علاقہ نے اور پھر اس ترکیب کے اختلاف ہو اور وہ شخص کہ بنایا او سکوا قبیلہ جبریم سے عارث بن
 رمضان اصغر سے اور اوسنے زیادہ کیا سچ بنا کے اور بلند کیا بیت کو جیسا تھا او پر بنائے ابراہیم کے ادا تھا
 مکہ زیادہ علاقہ میں لپٹا ہوا ساتھ غضاہ کے کہ نام ایک سخت کاہو اور زمین سبز و لارا اور تھی وہ سچ عزت اور
 دولت کو پس جب بغاوت کی اور زیادتی اور ظلم کیا اونھوں نے اور وہ کرایہ لیتے تھے سایہ کا اور جیتے تھے
 پانی سلط کیا اللہ نے اوپر اونکے چوٹیوں پھر نکالا اونکو ساتھ قحط یہاں تک کہ ملایا اونکو ساتھ آبا اونکے
 کے سچ بلا دین کے فصل اور بننا قصی بن کلاب کی پس جبہ متولی کیا گیا امر بیت کا جمع کیا اسنے نفقہ
 پھر ڈھایا کعبہ کو پس بنایا او سکوا پر نیک و ہر کے اور سق کیا یعنی چھت بنائی گئی او سکوا ساتھ چوب درم
 اور شاخ نخل کے دروم ایک رخت ہو مثل نخل کے اور زیادہ کیا اسنے سچ ارتفاع بیت کے نوگز پس ہوا
 اٹھائیس گز اور کم کیا عرض او سکے سے جانب حطیم کے سے سبب نام ہو جائے نفقہ کے اور باقی کو اور اساطین
 ابراہیم علیہ السلام کے اور قصی نام اوس کا نذیر تھا موسوم ہوا ساتھ اسکے اس واسطے کہ دور نکالا گیا
 و ان اپنے سے جب وفات پائی کلاب نے کہ باپ آسکا تھا پھر جب آیا مکہ میں بعد بیت کے اور پہچانا
 او سکوا قوم او سکے نے اکرام کیا او سکوا اور تھا اون دونوں میں خزانہ حاکم او پر کہ اور کعبہ کے اور خزانہ
 ایک قبیلہ کا ہو بڑا اونکا خلیل بن حبشیہ انحرای سچ اختیار او سکے کے تھا کعبہ اور داروغہ علی و خدمت کی
 پس دی خلیل نے قصی کو بیٹی اپنی کہ نام او سکوا جی تھا اور کثیر بی ادلا و او سکے اور فوت ہوا خلیل اور
 وصیت کی ساتھ مفتاح کعبہ کے واسطے جی بیٹی اپنی کے کہنا او سکے منین قدرت رکھتی ہو منین

دونوں پانوں اور گئے بیچ اور اسکے پھر غسل دیا اور اسے اسکو ساتھ اکرام و بزرگی کے پس جب فانی ہو
وہ ارادہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے کہ جاؤ طرف سارہ کے واسطے اور اسکے کہ شرط کی تھی سارہ نے
پھر عرض کیا سارہ نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے زوجہ اسمعیل کو گئے تو شوہر اپنے کو سلام اور کہے تمہید
ہو آستانہ دروازہ تیسرے کا پس لازم پکڑ اور سکو بیٹے زوجہ اپنی کو پس جب آئے اسمعیل بیان کیا اور اسے اپنے
اور کے قصہ بوسہ دیا موضع قدم باپ اپنی کو حجر سے اور نگاہ رکھا اور سکو تبرک کرتا تھا ساتھ اسکے تک
کہ بنایا کعبہ اور تھی عمر اسمعیل کی ایک سو تیس برس کی اور مرے اور دفن کیے گئے بیچ حطیم کے نزدیک
مادر اپنی کے اور متولی ہوا بیت کا بعد اسکے بیٹا اور سکا ثابت پھر بعد اسکے مضامین جبرہمی ناما اور
اور ہوا حاکم اور جبرہم کے اور فرود کش ہوئے جبرہم بیچ قیقان کے جانب بلندی کہ کے اور عمار الفجر
مستقل اور سکو کے بیٹے جانب درہمین کے اور تھا حاکم عاتقہ کا سمیع لیکن حکومت مکہ کی واسطے
کے تھی پر قتل کیا اور بخون نے سمیع کو اور پوری حکومت ہوئی واسطے مضامین کے اور جبکہ ضائع کی
عمار عاتقہ حرمت حرم کی اور ڈرایا اور کو مضامین نے جاتے رہنے دولت اور کی سے اور نہ سنا اور بخون نے اور کو
پس نکالا اور کو اللہ نے مکہ سے اور باقی رہی جبرہم پھر چلے وہ راہ اور کی پس نکالا اور کو اللہ نے اور کو
بن رئیس اور نکال بیٹے جبرہم کا جو وقت نکالا اور سکو نبوکرنے اولاد اسمعیل سے مکہ سے اور کھانا اور اسے حجر
کو اور یافث الخالد الذہب یعنی صورت آہوطلالی کو کہ یہ بھی تھا اور سکو ملوک عجم نے واسطے کعبہ کے اور تھپا
کعبہ کے اور دفن کیا اور سکو بیچ چاہے زمر کے اور برابر کر دیا اور سکو ساتھ زمین کے پس پوشیدہ ہو گیا
بیٹے نابود ہوا موضع زمر کا زمانہ عبد المطلب تک اور جب قریب ہوا الطور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہمارے کا دیکھا عبد المطلب نے خواب میں ایک قافلہ کہ آتا ہے اور سکو کھو دو زمر کو پس تیج ہوا
عدم علم اپنے کے ساتھ زمر کے پس کھول دیا اللہ نے اور سکو بیچ تیسرے خواب کے کہ زمر
ایک پیرہے موضع اور سکا قریب صنہین کے بیٹے دو تہون کے بے نام اور کانا ناکہ اور ساف سے
اور اس جگہ گھر چوٹی کا ہے ظاہر کر لیا اور سکو کو ساتھ چرخ اپنی کے گل پس جانا اور سکو عبد
نے اور کھو دیا اور کو ذہبت کی صدیقین تھیں ایک عورت ایک مرد کی نام عورت کا ناکہ اور نام مرد کا ساف تھا

ضیافت اور پانی پلانے کا ہاشم کو کہ جد حضرت رسالت معلوم کے تھے نام اونکا عورتھا القب کے گئے ساتھ
 ہاشم کے بسبب توڑنے او سکے کے روٹی کو اور شریک کرنے او سکے کے واسطے لوگوں کے اسواسطے کہ ہاشم بیٹے
 توڑنے کے ہو اور ہاشم توڑنے والا پھر وفات کی ہاشم نے شام میں درمالت تجارت پس وئی کیا گیا بعد او سکے
 مطلب بن عبد مناف اور نام او سکافض ہو بسبب جو انعمودی او سکے کے پھر وفات پانی مطلب نے بیچ زمین
 میں کے پس والی کیا گیا عبد المطلب بن ہاشم غیر ابن عبد مناف اور وہ اول او سکے ہو کہ جاری کی ویت
 قتل کی سوانٹ اور بحال رکھا او سکے رسول خدا صلعم نے اور قصہ او سکے یہ کہ جب کہ مطلب نے اگر وہ
 اللہ دس بیٹے بیچ کر زمین ایک لہ زمین سے واسطے کعبہ کے اور جب پورے ہوئے دس اور بیان کیا او پر او سکے
 قصہ طاعت کی اونھوں نے او سکے اور قصہ ڈالا صاحبہ دن کے اور نکلتا تیر او پھر عبد اللہ کے کہ وہ
 رسول علیہ السلام کے تھے ارادہ کیا عبد المطلب نے کہ بیچ کرے او کو پس کھنیچ لیا او کو عباس نے
 نیچے پائون او سکے سے خوف ہو جانے اسبات کے سے سنت قریش کی پھر گئے قریش طرف عرفہ کا یہ کہ
 کہ ایک عورت شگون والی بیچ حجاز کے تھی کہا او سنے قربانی کرو اپنے بیٹے کی طرف سے دس اونٹ پھر
 قرعہ ڈالو اگر نکلے تیر بعد بیچ کرنے اونٹوں کے بھی بیچ کر بیٹے اور اگر نکلے تو کہ و پس قربانی کی اونٹوں
 اونٹوں کی اور قرعہ ڈالا پھر نکلا کسی کے نام پر پس باز رہے وہ بیچ کرنے عبد اللہ کے سے فصل اور بنا
 کرنا قریش کا اسواسطے کہ روایت کی گئی ہو کہ ایک عورت نے ارادہ کیا بنو کعبہ و استارا او سکے کا پھر بیچا
 ایک شرارہ انکیشمی او سکے سے بیچ غلاف کعبہ کے جل گئیں اکثر لکڑیاں او سکے اور داخل سوئی ایک سیل
 عظیم پس شق کیا او سنے دیوار و نکو ارادہ کیا قریش نے مضبوط کرنے بنیاد او سکے کا اور بلند کیا وادہ
 او سکے کو تاکہ نہ داخل ہو او میں مگر وہ شخص کہ اجازت دین وہ او سکے اور تھا مخزن کعبہ میں ایک سانپ سیاہ
 او سکے کا مانند سر کمری کے گمان کرتے تھے لوگ وہ نگہبان ہو واسطے ہر ایا و کنوز کے اور رہا وہ پانچ سو برس
 پس بھیجا اللہ نے ایک پرندہ اوٹھا لیکر او سکے کو کہا قریش نے امید رکھتے ہیں ہم ہو دے اللہ انہی
 ساتھ او سکے کہ ارادہ کرتے ہیں ہم یعنی تجہید بیٹے کا اور تھا یا تحقیق کہ ڈالا تھا او سنے ایک
 جہاز طرف کنارہ جدید کے واسطے ایک تاجر کے کہ نام او سکے باقوم رومی تھا نصرانی مذہب

داروغہ کی خدمت کعبہ کی پس منظر کیا تھی نہ یہ امر واسطے ابی غنشان کے اور تھادہ شراب خواہند
 رکھتا تھا شراب کو پس محتاج کیا اسکو اس شراب نے سچ ایک وقت کے کہ پیہ او سہین شراب پس بجا
 اونے محتاج بیت کو ایک شک شراب کے خریدا اسکو قصی نے اور مشہور ہوئی یہ بات سچ مثلون کے
 یعنی جس شخص کو کسیدہ کا نقصان و زیان کاری بہت ہوتی تھی سننے والے یہ مثل کہتے تھے کہ زیان کا
 زیادہ ہوا سچ مقدم کے ابی غنشان سے اور واسطے اللہ کے ہے خوبی و رحمت قائل اس قول کے
 بجا خزاعہ نے بیت البند کو ظاہر عرض مشک شراب کے پس نہرا کو پہونچے وہ اور نہ نفع دیئے گئے
 یعنی نہ نفع دیا اونکی تجارت نے اور جب گئی مفتاح بیت یعنی کلید کعبہ کی طرف قصی کے بڑا مانا خراج
 اور لڑائی کی پس نکالا قصی نے اسکو مکہ سے اور والی ہوا قصی امور کعبہ مکہ کا اور بادشاہ کیا اسکو قوم
 نے اوپر جانوں اپنی کے اور وہ بڑا مانتے تھے اسکو کہ سکوت کریں مکہ میں اور عظمت رکھتے تھے اسکی
 اس سے کہ بناوین او سہین گھر ساتھ بیت اللہ کے پس رستے تھے وہ سچ مکہ کے دن کو اور آخر روز
 تھے طرف مل کے اور حلال نہیں جانتے تھے جنب ہونے کو سچ مکہ کے پھر اذن دیا اسکو قصی واسطے
 بنانے گھروں کے اور کہا اگر سکوت کی تھے حرم میں قرب بیت کے خوف کریں گے تم سے عرب اور
 حلال جاننے کے قتال تمہارے کو پس قبول کی انھوں نے یہ بات اور ابتدا کی قصی نے اور بنایا دار اللند
 یعنی گھر مشورہ کرنے کا اور اب وہ مقام مصلی حنفی کا ہو اور بنائے قوم اسکی نے گھر اپنے گرد بیت کے چاروں
 اور راہ رکھی دروازوں گھروں اپنے کی جانب بیت کے اور چھوڑ دیا مقام طواف کو اور درمیان ہر دو
 گھروں کے راہ رکھی کہ داخل ہوتے تھے اس سے مطاف میں پھر قصی نے سپرد کی وہ خدمت کہ اسکو
 تھی عبدالدار کو بسبب بزرگی شان اس کے اور جاری ہونے غلبہ حکومت اسکی کے پھر جب گیا
 قصی قائم ہوئے اور پر کام اس کے کے بیٹے اس کے پھر باہم خصوصیت کی قریش نے پس اسے ایک گروہ
 کی یہ ہوئی کہ اولاد عبدالمناف زیادہ ترستی حکومت و خدمت کے میں اولاد عبدالدار سے کہا بعض
 اون کے نے عکس اون کے پھر ارادہ کیا اونھوں نے لڑائی کا پھر صلح کی اوپر اس کے کہ پانی پلانا اور ضیافت
 کرنی حجاج کی واسطے اولاد مناف کے اور کبھی رکھنی اور شہرت اور لشکر واسطے عبدالدار کے پس لی کیا

اسعد تھے اب سعد ہوئے حاصل یہ کہ سعادت کم ہو گئی یہ موجب شقاوت کا ہر ملاقات کی اونھوں نے ساتھ
 نبض کے چپے دوستی کے یعنی پہلے ہم دوستی تھی پھر نبض معدولت ہوئی اور بھڑکانی اونھوں نے اگلے درمیان ان کے
 بڑا بھڑکانا پس جب یکساں بنے اور کہ تیز ہوئی حد او سکی اور باقی نہ پا کچھ سو آلو اور کھینچے کے راضی ہوئے ہم اور کہا
 حکم ہے اول آئیوا کہ داخل ہو بھٹی یعنی جانب صفا سے یکایک پس تحقیق آئے ہمارے پاس یہ امین محمد کہا
 راضی ہوئے ہم ساتھ امین محمد صلعم کے بہترین سب قریش کے از رو سے خصلت کے زمانہ ماضی میں اور حال میں
 ساتھ اس کے کہ پیدا کر گیا اللہ کل کو یعنی آئندہ کو پس لائے وہ بات کہ نہ دیکھی لوگوں شغل او سکو شامل تراور پند ہو
 بیچ و آخر اور اول کے پکڑا ہئے گوشہ ہمارے چادر کو واسطے کل ہماری کے ایک حصہ تھا اوٹھانے او سکے میں قبضہ
 دست سے پس کہا اونھوں نے بلند کرو تم یہاں تک کہ جب بلند کیا او سکو ہاتھوں او سکے لے لیا او سکو تیر
 سید کے نے پسند نبضی صلعم نے اور ہم سب راضی ہوئے فعل او سکے اور کام او سکے سے پس کیا بڑی ہر
 او سکی ہدایت کرنیوالی اور ہدایت پانیوالی ہو اور یہ انسان او سنے اور یہ ہر شام آ کر گیا ساتھ او سکی
 اور صبح کر گیا یعنی دائم رہ گیا احسان پھر کیا قریش نے ارتفاع کعبہ ٹھارہ گز اور بلند کیا اور از رو اسکا
 اور لگائے اونھوں نے اندر کعبہ کے چھ ستون بیچ دو صفوں کے تین تین بیچ ہر صف کے جانب حجر اسود
 رکن یانی تک اور بنایا اونھوں نے بیچ رکن شامی کے اندر سے زینہ کے چتر حصین او س سے طرف چھت
 کے اور تمام چھوڑا اونھوں نے جانب حطیم سے واسطے تمام ہونے نفقہ کے کہ مینا کیا تھا اونھوں نے واسطے
 بنائے بیت کے فصل اور بنا ، عبداللہ بن زبیر کی سبب سکایہ ہو کہ جب محاصو کیا او سکو حصین بن
 غیر بیچ لشکر کے کہ بھیجا تھا او سکو زینہ نے اور پادشہ کے پناہ پکڑی او سنے بیچ مسجد الحرام کے پس نصب کین
 او پر او سکے خبیثین اور پونہ بیچ بعض تھرو اسکے او پر کعبہ کے منہدم ہو گئیں بعض دیوارین او سکو اور
 حل گئیں بعض لکڑیاں او سکی اور عباس او سکا اور بھاگ گیا حصین ساتھ لشکر اپنے کے بسبب ہلاک
 مزید پلید کے اور پونہ بیچ خبر مرگ او سکی کے پس تجویز کیا ابن زبیر نے کہ منہدم کرے کعبہ کو اور محکم کرے بنیاد
 او سکی اور بناوے او سکو اور تو عبداللہ بن زبیر علیہ السلام اور بناوے ابراہیم بن حطیم داخل کعبہ تھے اور قریش
 نے پائی نیچے بنا حطیم کے اور راوہ کیا داخل کرنے او سکے بیچ کعبہ کے کہ ان جب تمام ہو گیا

اور کہا گیا ہے معاویہ ہزاروں کے بادشاہ کا بھیجا تھا سچ او سکے سنگ مرمر اور لکڑی سا تھیا تو م کے
 طرف گرجا گھر کے بیچ حبشہ کے جلا دیا تھا او سکوں میں یعنی شریکین نے پس جبکہ پہنچا جانب جدہ کے
 ماما او سکوں طوفان نے اور ٹوٹ گیا وہ پس نکلا ولید بن مغیرہ اور ایک جماعت قریش کی پس خریدیا انھوں
 لکڑیوں کو او سکی اور تھا سچ کہ کے ایک بنجارہ قطعی بنائی او سنے سقف کعبہ کی ساتھ مرد با تو م کے پھر
 قریش نے واسطے بنانے کے تقسیم کیا جوان بیت کو پس ہوئی ایک جانب بیت کی واسطے بنی زہرہ
 اور بنی عبد مناف کے اور ماہین مجور کن یانی کا واسطے بنی مخزوم کے اور پشت کعبہ واسطے بنی نجیح اور
 بنی سہم کے اور جانب حیطم واسطے بنی عبدالدار بنی اسد کے اور تھا سن مبارک بنی صلعم کا سچ او س
 کے پچیس برس کا اور اوٹھاتے تھے پھر یہاں تک کہ جب تمام ہوا ہم دیوار کا طرف بنیاد کے اور مارا لوگوں
 پھاوڑا او پر ایک پتھر سبز کے نخلی برقی قریب تھا یہ کہ او چک لیجاوے بنیامیوں کی کو پس باز رہا
 نزدیک بات کے بنیاد کھودنے سے پھر بنایا انھوں نے یہاں تک کہ پہنچیں دیوار میں وضع رکن حجر
 پر پس خصوصت کی سچ او سکی ہر قبیلہ نے ارادہ کرتے تھے کہ اوٹھاوین او سکوں یعنی ہر قبیلہ پاتا تھا کہ
 ساتھ نصب کرنے حجر اسود کے ہم خاص ہو دین اور قریب تھا کہ با ہم قتل و قتال کریں پس کہا ابو اسیر
 مخزومی شریف نے کہ تو تم ایک حکم سچ او سکے اول و شخص کہ داخل ہو دو باب صفا سے پس تعلیم کی اوٹھوں
 یہ بات پس تھے اول داخل ہوئیو اے او س رسول صلعم جب دیکھا لوگوں نے او کو کہا انھوں نے یہ کہ
 محمد امین او حضرت نام رکھے جاتے تھے قبل از وحی ساتھ اس نام کے اور ارضی ہو ساتھ حکم او کے کے پھر
 کیا او پر او کے قصہ اپنا فرمایا رسول اللہ صلعم نے لاؤ تم میرے پاس ایک چادر پس لائی گئی پھر رکھا سچ
 او سکے رکن ساتھ دست مبارک اپنی کے پھر فرمایا چاہئے کہ کپڑے سردار ہر قبیلہ کا گوشہ اس چادر کو پس
 اوٹھایا او سکوں او سنے اور لائے او سکوں اور بنند کیا انھوں نے او سکوں طرف او س جگہ کے کہ قابل تھے
 موضع او سکے کے پس لیا او سکوں رسول صلعم نے کپڑے میں سے اور رکھا او سکوں سچ جگہ او سکی کے او واسطے سپر
 بن وہب مخزومی کے اس باب میں ایک قصیدہ عربی ہو کہ مضمون اشعار او سکوں کا یہ ہو۔ اے انبیائی قابل
 نے سچ بزرگی حاصل کرنے رکھنے حجر اسود کے جاری ہوئی خالی ان کو ساتھ عبد کے پچھے اس کے یعنی پھر

ساتھ دیا کے اور فرش زیر سے آراستہ کیا بیت کو اور بنائیں کنجیان او سکی سونے سے اور لگائے اوپر
 کعبہ اور ستونوں او سکی کے تیرے سونے کے اور فرش کیا گرد بیت کے بقدر دس گن کے باقی رہے ہوئے
 پتھروں سے اور تھا فراغ بنا کا تھرہ بن رجب ثلثہ ہجری کو پھر نکلا طرف تیعم کے ساتھ اہل مکہ کے واسطے
 عید کرنے اور عمو لانے کے اور دھج کئے او سنے سواوٹ اور دھج کئے اہل مکہ نے بقدر وسعت اپنی کے
 اور بیچ اس سال کے لکھا حجاج نے عبد الملک بن مروان کو کہ وہ حاکم شام تھا یہ کہ عبد اللہ بن زبیر نے
 زیادہ کی بیچ کعبہ کے وہ چیز کہ تھی اوس سے اور احداث کیا بیچ او سکی ایک دواڑہ دوسرا پس لکھا حجاج
 کو عبد الملک نے کہ پھر کعبہ کو اوپر سطح کے کہ تھا زمانہ رسول اللہ صلعم میں روایت کی گئی ہے کہ جب
 مالک ہو ایزید اطاعت کی اہل شام و مصر نے عبد اللہ بن زبیر کی پھر نکلا مروان بن حکم پس غالب ہوا
 اوپر مصر و شام کے یہاں تک والی ہوا عبد الملک بٹیا او سکا پس بھی الشکر سخت او پر ابن زبیر کے اور اسے کیا
 اوپر الشکر حجاج بن یوسف کو پس محاصر کیا او سکا اور پھر بھٹکے او پر او سکی ساتھ نجیق کے اور بوفائی کی
 اصحاب ابن زبیر نے او سکی پس نکلا وہ اکیلا اور قتال کیا او سنے قتال عظیم تا آنکہ شہید ہوا او ہوا چاؤ
 بیچ سال تہتر ہجری کے اما تغیر کرنا حجاج کا اس بنا تحلیل کو پس منہدم کیا او سنے کعبہ کو جانب رکن
 شامی کی سے چھ گز اور ایک جبہ و بنا یا اس دیوار کو یعنی جانب شامی کو اور کرسی دار کیا دروازہ شرقی
 کو اور بند کیا غری کو اور چھوڑ دیا تین طرفوں کو سطح پر تھیں پھر حسب فراغ ہوا حجاج اس سے وارد ہوا عبد الملک
 اور حج کیا او سنے بیچ اس سال کے اور ساتھ او سکی حارث مخزومی تھا پس باہم کلام کیا دونوں نے حج امر کہہ
 کہا عبد الملک نے نہیں گمان کرتا ہوں کہ ابن زبیر نے سنی عائشہ سے یہ بات پس کہا حارث نے میں سننا ہے
 اسے یعنی عائشہ سے اور بیان کی حدیث کہا عبد الملک نے تو نے سننا ہے کہ کہتی تھی عائشہ اس طرح کہا حارث
 نے ہاں میں نے سننا ہے یہ اوس سے پس شروع کیا زمین کھودا تھا ساتھ ایک لکڑی کے کبیجہ ہاتھ
 او سکی کے تھی سرنگوں ساعت طویل تک پھر کیا چاہتا تھا میں و اللہ کہ چھوڑ دو نہیں ابن زبیر کو اور چھوڑا
 قائمہ عبد اللہ کنیت او سکی ابو بکر سے باپ او سکا زبیر اور ما او سکی سابیٹی ابی بکر کی خالہ او سکی عائشہ
 رضی اللہ عنہا پیدا ہوا بیچ میٹھ کے بعد بیس مہینہ کے ہجرت سے خزا جبار دیا او سکی منہ میں رسول صلعم

نفعہ کہ جمع کیا تھا اونھوں نے واسطے بنا کے پس چھڑ دیا اونھوں نے اور سکو اور بنائی اوپر اس کے ایک دیوار
چھوٹی واسطے علامت کے کہ کعبہ میں سے ہو اور ہم لائنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس واسطے
اگر نہ بتایا کہ قوم تیری جدیداً لا سلام ہیں البتہ ڈھاتا میں کعبہ اور ملاتا میں اور سکو ساتھ زمین کے اور کرتا میں اس واسطے
اوسکی ایک دروازہ جانب مشرق اور ایک دروازہ جانب غرب اور زیادہ کرتا میں بیچ اس کے چھ گز طرف حطیم سے
ہم لائنہ قریش نے ناقص چھڑا اور سکو جو وقت کہ بنایا اونھوں نے کعبہ پس اگر اسے میں اسے قوم تیری کے
بعد میرے تکمیل اسکی آتو دکھاؤں میں تجھ کو اس قدر کہ نا تمام چھڑا اونھوں نے اس سے پھر دکھایا اور کو مقرر
چھ گز کے پیش رو علیہ عبداللہ بن زبیر نے اسے جو باقی تھے صحابہ میں سے بیچ بنا کے کعبہ کے انکار کیا بھڑ
اس کے نے اور قبول کیا بعض نے لیکن مقرر کیا اسے اسے اپنی کو اور جمع کیا اسے بنانے والوں کو
پس چڑھایا اسطرح کعبہ پر ایک غلام باریک پنڈلیوں والے کو اور حبشی لوگوں کو ڈھاتے تھے اور سکو
نشانہ کہ ہو سے بیچ اس کے وہ حبشی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ حق اس کے کہ ڈھاویگا کعبہ کو حصار
دو ساق باریک کا حبشیوں میں سے اور ارادہ کیا اسے یہ کہ کرے مغل اسکی درس سے کہا گیا اور سکو
کہ نہیں استوار ہوتی ہو اس سے بنیا و پس طلب کی اسے گچ محکم بن سے پھر حبس پورا ہوا ڈھانا نکالی
بنیا اور ابراہیم علیہ السلام کی پایا اسے حطیم کو داخل بیچ بیت کے پھر بنایا بیت کو اور پرک
بنیاد اسے بنائے ابراہیم کے اور گھیرے پردے حوالی بیت کے اور معمار بناتے تھے اندر
پردے کے اور طائفین طواف کرتے تھے باہر پردے سے پس داخل کیا حطیم کو بیچ بیت کو
جیسا کہ ارادہ کیا تھا قریش نے اور نہ پورا ہوا تھا اور برابر کیا باب کو ساتھ زمین کے حسب طرح کہ تھا
قبل بنا قصی کے اور کھولا باب جانب غربی کو واسطے نکلنے لوگوں کے اس سے جیسے کہ
تھا ارادہ رسول علیہ السلام کا پس پورا کیا اور سکو عبداللہ بن زبیر نے اور بنایا اور سکو اور پورا
ابراہیم علیہ السلام کے اور تھا ارتفاع اس کا نو گز زیادہ کیا قریش نے نو گز اور حسب داخل ہوئی
حطیم جو بڑی کہ زیادہ کرے بیچ ارتفاع کے نو گز پس زیادہ اور سکو بیچ اس کے پھر سوا ستائیس گز
حسب تمام ہوا خوب دیا اور سکو ساتھ مشک و عنبر کے اندر اور باہر اور غلاف بنھایا اور سکو

شغال اور جس سے محلی کیا مقام ابراہیم کو ستر درہم تھے اور حکم کیا ام المقتدر نے کہ لٹیا جائے ستونوں
 داخل بیت پر سونا پس کیا گیا اسی طرح سندھ میں اور بچ عایشہ کتاب کے لکھا تھا کہ تقسیم کے بعد می نے
 حرمین شریفین میں تیس لاکھ درہم پہنچے تھے طرف او سکے عراق سے اور تین لاکھ دینار پہنچے تھے
 طرف او سکے مصر سے اور دو لاکھ دینار پہنچے تھے او سکے یمن سے اور ایک لاکھ پچاس ہزار کپڑے بخیر
 لباس تقسیم کئے اوپر اہل حرمین کے انتہی وزیر جمال بن علی ابجود نے بھیجے پانچ ہزار دینار واسطے بڑوں
 سونے کے اوپر اساطین داخل بیت کے سہ پانچ سو چورانوے یمن اور اوینین سے جنہوں نے محلی کیا بیت کو
 عسائی ملک طغر صاحب یمن ہوا ونبیرہ او سکایہ نام او سکاک ملک مجاہد ہوا اور ملک ناصر صاحب مصر
 ساتھ تیس ہزار درہم کہ او نبیرہ او سکے نے پھر بڑے چڑائے گئے باکے ساتھ چاندی کے ۹۷۱ میں ساتھ
 سلیمان خان عثمانی کے اور بنائے گئے تیرے باکے اور چڑے گئے ساتھ بخون چاندی کے اور پھر بنائے گئے ملحق
 چار اور پچھپہ بدلتے تین شہتیروں کے ہے کڑیوں بیت کی سے وقت گمان گرٹنے او سکے کے بعد قو
 لینے کے مفتیوں بڑوں سے اور جماعت کثیر علماء فصل بیح بیان معاللق کے یعنی آویز نامی کعبہ کے
 اول جسے لکھائیں بیح کعبہ کے تلوار بن محلی ذہب اور نقشہ یعنی سونے اور چاندی سے کلاب بن مرہ
 روایت کی گئی ہے کہ عمر بن الخطاب نے جب فتح کیا مدائن کسے کو پہنچے دو لہال لٹکایا او کو بیح کعبہ کے
 اور بھیجی سفاح عباسی نے ایک رکابی سنہرے لٹکائی گئی بیح او سکے سفاح یعنی خوزینہ ہوا اور لقب اول
 خلفا عباسیہ کا ہوا اور بھیجا مامون نے ایک یا قوت ساتھ زنجیر طلائی کے لٹکایا بیح رو سے کعبہ کے
 موسم حج میں اور بھیجا متوکل نے شمسہ یعنی کلس طلائی جڑا ساتھ در فاخرہ اور یا قوت اور زمرہ کے
 لٹکایا بیح زنجیر طلائی کے بیح رو سے کعبہ کے اور بدیر بھیجا معتصم نے ایک قفل واسطے باب کعبہ
 او سکے ہزار شغال سونا تھا اور بھیجا بادشاہ سندھ نے ۵۹ میں جب اسلام لایا ایک طوق سونیکا جڑا
 ساتھ جواہر اور ایک یا قوت بزرگ سنہرے پس لٹکایا گیا ساتھ حکم معتد خلیفہ کے اور سوا او سکے تھا
 بیشمار تھے اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونکی واسطے لٹکانے بیت کے پھر جب واقع ہوئے فتنہ بیح کے اور
 محتاج ہوئے تمام بیچے لینگے اون نفاس میں سے اور کھاگو اور تھی عادت اونکی کہ جب ہوتا نزدیک او کے مال صرف

تھا مابزادہ شجاع تحقیق وارد ہو میں سچ متاقب اس کے بعد تیس حدیثوں کے انکار کیا اور اسے بیعت پر
 اور بجا کا طرف مکہ کے اور اطاعت کی اس کی اہل حجاز و یمن و خراسان و عراق نے تمہیں بھروسہ ہو چکی حکومت
 طرف عربین عبدالعزیز کے ارادہ کیا اور اسے کہ تغیر کر یہ یعنی بدل ڈالے بہت حجاج کو لیکن وہ باز نہ اس سے
 واسطے اس بات کے کہ ہو جائے تغیر سچ بنا بہت کے سنت اور طریقہ حکام کا اور وہ سوادب ہر اسوا کہ تعظیم ہے
 یہ ہر کہ نہ فراغت کیجائے اس کی ساتھ اصلاح و ترمیم کے ہیں کیونکہ راستہ تغیر کرنے اور ڈھانے کے اور زمین حال ہے
 یعنی تغیر و ترمیم مگر جس وقت کہ لاحق ہو ضرورت سخت تھی اسی ایک بیل عظیم شہد میں اور داخل ہوئی حرم
 میں اور منہدم کی ایک جانب اس سے پس خبر دگئی سلطان مراد خان بن احمد خان کو بھیجا اس نے
 ہمارو کو اور اسوال کثیر پس ڈھایا انہوں نے جواب تلک کو اور بنایا انہوں نے بنائے کعبہ جدید اور تمام
 ہوئی بنائے میں اس طرح ہے بچ کتاب تاریخ کے لیکن شک خارج یعنی مرکہ اور پہلو و حوض جبریل کے
 ولایت کرتی ہو کتابت اس کی اور اس بات کے کہ یہ بنایا احمد خان سچ سچ کے بعد ہزار کے فصل سچ ترمیم کو
 ساتھ زیور پنہانے اور چاندی لگانے کے روایت کی گئی ہو کہ اول وہ شخص کہ محلی کیا اسے کعبہ کو عبدالمطلب ہے
 ساتھ غزالتین کے یعنی دو صورتیں ہرن کی سونے سے کہ بھیجا تھا اون دنوں کو ساسان بن بابک سے وہ غزالتین
 کہ پوشیدہ کیا تھا او کو مضامین عمر نے سچ ہر مضمون کے نزدیک خوف تلف کے جرم سے اور اول جسے فنا
 لگایا بہت کو عبدالمطلب بن مروان ہو اور لگایا سونا اور پریناب کے اور ولید بن عبداللہ کے بھیجے طرف والی
 اپنے کے اوپر مکہ کے خالد بن عبداللہ تھا چھتیس ہزار دینار کہ لگائے پترے سونے کے اور باب پریناب کے
 اور اوپر ستونوں داخل کعبہ کے اور اس میں بن ہارون رشید نے بھیجے طرف عامل اپنے کے کہ سچ کے تھا نام
 مسلم الحجاج تھا اٹھارہ ہزار دینار لگائے جائیں ساتھ اس کے پترے سونے کے اور باب کعبہ کے
 پس او کو کھڑے اونے جو تھے اور باب کے پترے اور زیارہ کے اوپر اس کے اٹھارہ ہزار دینار پس
 لگائے اس کے پترے اور باب کے اور لگائے مہین اس کی اور دونوں حلقہ باب کے اور شعلیں اس کی
 اور بھیجا شعل سونا و اف سحر نہ کرنے مانبا و گوشہ اسے بیت کل فرستے بعد تھی اسفل باب میں چو کھٹ چو
 سلج یعنی سا کو کم خوردہ میں لا او کو ساتھ لکڑی کے اور پنہانے او کو تیرے چاندی کے اور تھا سونا اٹھ ہزار

یہاں تک کہ خوف کیا جاتا تھا اور پر جانے دیواروں اور سکی کے نقل اس کے سے پس حکم کیا اون سے ساتھ دور کرنے
 اون کے کے پس دور کے گئے یہاں تک کہ باقی رہا کعبہ عریان اور طلا کی گئیں دیواریں اور سکی اندر اور باہر سے
 ساتھ غالبہ اور مشک عنبر کے اور ڈالے اونھوں نے شیشے خوشبو کے اور دیواروں اور سکی کے پھوٹا
 گیا ساتھ تین کسوت کے قبایلی اور حریر و بیاسے پھر بعد ضعف خلافت عباسیہ کے مہماتھا لباس کبھی مصر سے
 اور کبھی یمن سے پھر خریدا سلطان ملک مصر نے قریہ مبیوس کا اور واقف کیا او کو اور کسوت بیت کے
 پس جب آئی سلطنت مالک عرب کی طرف آل عثمان ای ملک روم کے بعد قتل کرنے اون کے کے جڑا
 کو یعنی قوم عجمی کو کہ خدام کعبہ تھے سیف و سنان کے طیار کی کسوت اور پر اسی طرح کے کہ تجھی اور حکم کیا
 سلیمان خان عثمانی نے واسطے ہمیشہ رکھنے کسوت سیاہ کے پھر جب ہوئی سلطنت سلیمان خان کی
 امر کیا ساتھ دوام کعبہ کے اور طریق عادت کے اور حاصل مبیوس کا نہ کفایت کرتا تھا اور پر صرف کسوت
 کے پس حکم کیا واسطے پورا کرنے اون کے خزان مصر سے پھر زیادہ کیا ایک قریہ دوسرا وقف کیا اون سے او کو
 واسطے کسوت کے وقف اُمّی باب تیسرا بیچ وضع مسجد حرام اور فقل اون کے کے امدادہ چیرہ متعلق
 ہے اوس سے جب کثرت ہوئی مسلمانوں کی بیچ زمانہ عمر الفاروق رض کے امدتنگ ہوئی مسجد ساتھ
 مسلمانوں کے اور تھے محصور درمیان گردن قریش کے غیر احاطہ کی گئی ساتھ دیواروں کے
 تجویز کی عمر نے کہ زیادہ کریں بیچ اون کے پس خریدا گھروں اون کے کو امدادہ حایا اور داخل کیا اون کو بیچ
 کے اور انکار کیا بعض قریش نے بیچنے اون کے سے پس مجین لئے اون سے امدادہ داخل کیا او کو مسجد یمن
 اور قیمت مقرر کی گئی گھروں کی اور رکھی گئی قیمت اون کی بیچ کعبہ کے پھر جب طلب کیا او کو امدادہ بیچ
 کے نے عاجز ہو کر دیگی او کو اور حکم کیا ساتھ بنانے دیواروں کوتاہ کے کم قد آدمی سے احاطہ کرنے
 والے کعبہ کو رکھے جاتے تھے اور او کے چراغ اور بنائے اوسہین دروازہ مقابل ابواب کے ساتھ
 کے اور یہ بات بیچ سہ ہجری کے ہوئی زمانہ سیل ام نسل میں پھر جب بہت زیادہ ہوئے آدمی
 بیچ زمانہ عثمان کے زیادہ کی اونھوں نے بیچ اون کے بیچے خریدے گھروں قریش کے اور
 بنے انکار کیا حکم کیا او کو ساتھ قیادہ سہ ہجری میں سے امدادہ او کو انکار ہے کہ بنائے

کرتے تھے بیچ حوائج کعبہ کے اور جب محتاج ہوتے تھے وہ صرف کرتے تھے اور سکو بیچ دفع احتیاج کے اور اخراجات اہل جہاد کے اور دفع فساد کے بلکہ بیچ تمام اوقات کے بیچ رابطون اور مردسوں اور کملون کے اسی طرح تھا معمول اور نکاہا تک کہ کہا ایک شیخ نے جب پکڑا گیا اور تھا بیچ آستین اور سکی کے قطع و ہب کا قندیل کعبہ سے کہ ہمیں نفع دیتا ہے اور سکو لٹکانا اور سکا اور ضرر نہیں دیتا ہے اور سکو نہونا اور سکا فصل بیچ بیان کسوت یعنی خلاف پہنانے کعبہ کے اول خلاف پنہایا اور سکو اسعد بیچ حمیری بادشاہین کے نے برد یامانی سے قبل ہجرت کے ہزار برس اور بنایا اور سکنے واسطے اور سکی ایک دروازہ اس واسطے کہ دیکھا اور سننے خواب میں کہ وہ لباس پنہا تا ہے کعبہ کو اور کہا گیا ہے کہ دار دہو خارج کہ میں نہ نکلا کوئی اہل مکہ سے واسطے ملاقات اور سکی کے پس غصہ ہوا وہ اور کہا البتہ دھواؤ لگائیں کعبہ کو اس واسطے کہ وہ سبب افتخار و تسکین اور نکلے گا ہی پس مریض ہوا وہ یہاں تک کہ عاجز ہوئے اطباء اور نفع دیا اور کسی دوائے کہا اور سکو ایک پیر مرد نے سرداروں اور سکی سے کہ میرے گمان میں یہ مرض اس نیت سے ہے پس رجوع لایا اور توبہ کی اور سننے اور صحت پائی پھر داخل ہوا کہ میں اور اگر ایم کیا اہل اور سکی کا اور پنہا اور سکو لباس نو گران قیمت اور گیارہ طرف مدینہ کے کہا مورخون نے کہ یہ نہ سمجھتے تھے امر اور سکی کے کسوت ہا کثیرہ اور برد یامانی اور سکی سے نط ایک نوع ہے نفاس ثوب ہے اور لباس پنہا یا رسول صلعم کے ثیاب یانی کے پھر عمرو عثمان رضی اللہ عنہما نے ساتھ قیاطی یعنی اثواب مصری کے پھر معاویہ بن ابی سفیان نے پنہا یا اور سکو دیساج اور قیاطی پھر زیادہ کیا برد یامانی کو اور بعد اور سکی لباس پنہا یا جاتا تھا ساتھ دیا ہر برس اور ڈالاجا تا تھا خلاف سادہ اور پر بیت کے دن ترویہ کے تازہ پھاڑین اور سکو حجاج پس جب دسویں لٹکاتے تھے اور پر اور سکی ازار وصل کیا اور بخون نے قیص کو دیا سے نہ دودھوتا تھا آخر رمضان تک پس ڈھانکتے تھے اور سکو کسوت ثانیہ قیاطی سے اور بیچ خلافت مامون عباسی کے لباس پنہا جاتا تھا ہر سال تین بار روز ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو دیبائی سبز اور واول رجب کو قیاطی اور بیچ عید رمضان کے دیبائی ابض پھر جب سنا اور سنے پھٹنا اور سکا زیادہ کی ایک کسوت پھر زیادہ دو لزارین اور ذکر کیا کچی والون کعبہ کے نے واسطے مہدی کے ہر آئینہ توبہ ہوئے اور کعبہ کے خلاف لٹکائے

اور باب بنحاطین اسی باب باہر تک اور باب سیم نام ایک خط کا تھا کہ وہاں بیٹھا تھا اس واسطے وہاں اس
 نام سے مشہور ہوا اور زیادتی جو جانب غرب مسجد ہوئی ساتھ حکم مقتدر باند کے لیکن بیچ جانب خانی کے پس
 نمبر تک اور جانب یانی میں قبة الشرب و قبة العباس تک اور حاصل یہ اور تھا درمیان دیواروں میان
 کعبہ اور دیواروں جنوبی کے کہ ملی ہوئی صفا سے تھیں اور چاس گز اور نصف گز اور تھی چھ اوکے جاکر
 وادی کی اور منگوائے اونے اساطین رخا میعنی ستونہا سے سنگ مرمر سے اور اوٹھائے گئے وہاں
 طرف بندر قدیم شعیبہ کے کہ قریب کہ ہر پھر اس سے اوپر گاڑی کے طرف مکہ کے حکایت کی گئی ہے ہر آئینہ
 بیچ بندر شعیبہ کے اب تک باقی رہے ہوئے ستون زیر مال میں یعنی ریت میں دبے ہوئے ہیں اور کھودی
 گئی بنیاد اور بنائی گئی بیچ اوکے دو دیواریں متقاطع ہیں بنے ایک دوسرے کو قطع کر نیوالی پس قائم کے اور بیچ
 متقاطع کے یہ اساطین تادھن بنائے دیوار اور جب حج کیا مہدی کے بیچ اس سال کے اور دیکھا کعبہ کو کہ نہیں
 وسط میں اس واسطے کہ تنگ سکوی ہوئی مسجد جانب جنوب سبب جیل وادی کے اور تھے بیچ اوکے اسے
 جانب جنوب کے گھر لوگوں کے اور وہ چلتے تھے کوچہ آتے تنگ میں پھر چڑھتے تھے طرف صفا کے اور تھا
 مسی سبب کئی گنے بیچ موضع مسجد کے اور تھا باب وار محمد بن عباد نزد صدر کن مسجد کے کہ اب نزدیک موضع
 منارہ شارع کے ہے جانب وادی سے کہ او میں علم مسی کہ ہے اور تھی جیل وادی گذرتی تھی نیچے
 اوکے بیچ بعض مسجد کے اب پس ہم کیا اون نے اکثر دار محمد بن عباد کو اور کیا او سکوسی اور وادی بیچ
 اسی دار کے ہے اور تھا عرض او سکامیل اختر سے دوسرے میل تک اور طول او سکامیل مسجد تک ہے
 پس جبکہ دیکھا مہدی نے یہ ارادہ کیا میرے بنائے مسجد کا کہا اعلانے یہ وادی نور گزشتہ والی ہیں بیچ
 اوکے روین نہیں ممکن بیچ اوکے ثبات و قرار بنا کا بلکہ خوف کیا جاتا ہے اس سے اندام گھروں کا اور
 دیواروں مسجد کا اور او میں صرف کثیر سی اور ہم موت کا اونے ضرور ہے کہ زیادہ گھروں میں اور بیچ
 گھروں میں مسجد کو اگرچہ صرف گھروں میں جمع بیت المال کو پھر توجہ ہوا طرف عراق کے اور حضور اموال
 کثیر واسطے خریدنے گھروں کے اور بنانے اس عمارت عظیمہ کے اور بنائی گئی ساتھ بہت کریم اوکے کے
 اگر کہنا جائے کہ تحقیق مسی صفا سے مردہ تک ہے پس نہیں جائز ہے داخل کرنا او سکامیل مسجد کے کہ نہیں

۴۰
 اور باب بنحاطین

مسجد بن دالان پھر زیادہ کیا بیچ اس کے عبداللہ بن زبیر نے بعد اسکے کہ خرید اگھر فکوا اور سقف کی گئی
مسجد اور موٹی مسجد اس وقت ساتھ جریب اور بن دیکھ شانی کے ایک لاکھ بیس ہزار گز ہر ساتھ گز ہر ساتھ
اور نزدیک فاس کے ساتھ زیادتی تین ہزار سات سو سات گز آہنی کے جو مکہ میں ہر ساتھ ضرب کرنے تین سو
چھپن گز کے از روے شرق و غرب کے بیچ در سو چھیا شہ گز کے ساتھ اضافہ نزدیک کے پھر تعمیر کیا اور سکوا عبد
بن مروان نے اور بلند کیا دیواروں اور سکی کو اور سقف کیا اور سکوا ساتھ چوب ساکھو کے عمارت اچھی اور
لگا یا بیچ سرہرستوں کے پچاس شمال سوا اور تعمیر کیا ولید بن عبد الملک نے مسجد احرام کو اور اوکھا ثاباے
عبد الملک کو اور بنائی بنا محکم اور بیچ سال ایک سوا ٹھائیں کے حکم کیا ابو جعفر منصور عباسی نے ساتھ زیاد
کرنے کے بیچ مسجد کے بعد خرید لینے گھروں کے پس زیادہ کی گئی مسجد جانب شامی کو کہ قریب ہر دارالندوہ
یعنی مضلے اخفی کے اور زیادہ کیا بیچ اسفل اسکے کے اس منارہ تک کہ بیچ کن باب بنی سم کے
ہے اور ترک کیا جانب جنوبی کو بسبب صعوبت بنا کے بیچ اور کے واسطے سیل کے اور اسی طرح
بیچ اعلیٰ یعنی جانب مسمی کے لیکن زیادہ عمارتی متولی عمارت اور سکی کے نے زیادتی کی بیچ اعلیٰ کے
اور زیادہ کیا بیچ مسجد اور عمارت اور سکی کے عبداللہ امیر المومنین نے اور طلب کیا مہدی محمد
مختار مسمی کو اور حکم کیا اور سکوا کہ خریدے گھریج اعلیٰ مسجد کے یعنی جانب مسمی کے اور
منہدم کرے اور داخل کرے اور کو بیچ مسجد احرام کے اور میا کے واسطے اس بات کے اموال کثیرہ
پس خریدے قاضی نے سبج تھے مابین مسجد مسمی کے گھروں سے اور خرید اور واسطے مستحقین کے خوش
اور سکے گھریج راہوں مکہ کے اور خرید اور بیچ گز مکہ واسطے مسجد کے ساتھ چپیں دینار کے اور جائے
سیل دادی سے ساتھ پندرہ دینار کے اور پس جو خریدی تھی دار ازرق سے ایک جگہ اون زمینوں
میں سے اٹھا ہر خرید دینار قیمت کی تھی اور داخل ہوا بیچ مسجد کے گھر خیر و خرا عیہ کا اور تھی قیمت
اور سکی اربا بیس ہزار دینار اور داخل بھی ہوا گھڑ آل بن مطہم اور شیبہ بن عثمان کا اور کیا گیا
دار القوار پر یعنی شیشہ خانہ میدان در میان مسجد احرام اور مسجد مسمی کے زیادتی واسطے مہدی کے
بیچ جانب اعلیٰ یعنی مسمی کے اور اسی طرح بیچ جانب اسفل کے باب بنی سم ہی باب المعمر

کے اور کھولے دیوار میں سے چھ دروازے اتر تلخ اور سکا آئینہ گزار وسعت اور سکی باج گز اور یہ سچ سچ
 کے ہو اور وفات اور سکی دوسو نواسی میں اور زیادہ کی گئی مسجد چچ زمانہ عباسیہ کے اور زینت دی گئی بہت
 بار اور بنا کی گئیں رباطین اور مدرسے سچ مکہ کے اور گرد مسجد کے اس طرح کہ نہیں حصر و شمار کیا جاتا پھر ظاہر ہوئی
 سستی سچ زمانہ مقتدر کے یہاں تک کہ ظاہر ہوئے قرامطہ نے روافض زیدیہ تھے واسطے ان کے عقائد
 حاسدہ کہ پونچا دیتے تھے طرف کفر کے اول اور کای علی بر جہ یہ کہ قتل کیا گیا سچ خلاف مکتبی باشد عباسی
 بعد قتال دراز کے پھر قائم ہوا بعد اسکے بجائی اور کاحسین اور ظاہر ہوا ابن عم اور سکا عیسیٰ ہر بار اور ابوالبرکات
 مدثر عباسی پس خوب کی گئی قرامطہ سچ شام کے پس قتل کئے گئے اور شہیر کئے گئے سچ بلاد کے اور تھا سستی
 انکا نجس ابا طاہر قمر ملی بنایا اور سچ محمد کے کہ نام ایک بلدہ کا ہو دارالبحرہ ارادہ کیا اور سنے قتل کرنے سچ کا
 طرف اور سنے ساتھ خوزیری مسلمین کے یہاں تک کہ موقوف ہوا سچ چچ زمانہ اور سنے کے کہ خوف اور سنے اور
 طائفہ کفر اور سنے سے سچ آخر سال تین سو سترو کے دن ترویہ یعنی آئینوں و فوج کے دارموا ابو طاہر فرتہ
 سچ لشکر جبر کے پس داخل ہوئے ساتھ سواروں اپنے کے سچ مسجد کے اور قتل کیا اور نعموں نے طرف
 کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اور اون لوگوں میں سے کہ سچ کہ اور کھاٹیوں اور سکی کے تھے
 بقدر تیس ہزار آدمی کے اور ایڑ کیا گھوڑے کو ابو طاہر نے ساتھ تلوار اپنی کے کھنچی ہوئی سچ ہاتھ اور سنے
 کے حالت سنگرمین پھر صغیر ماری اور گھوڑے اپنے کے نزدیک بیت کے پس پیشاب کی اور سنے اور
 کی اور حجاج طواف کرتے تھے اور تلوار میں لے لیتی تھیں اور کو یعنی مار ڈالتی تھیں یہاں تک کہ قتل
 کئے سات سو طائف محرم اور آیا ابو طاہر طرف باب کعبہ کے اور اوکھاڑا اور سکو اور آواز کی سچ حجاج
 کے کہ اسے گدھو تم کہتے ہو جو شخص داخل ہوا وہیں ہوا اس میں پس کہاں ہوا اس پھر کپڑی ایک
 شخص نے بجا گھوڑے کی اور کہا معنے اور سنے یہ ہیں کہ جو شخص داخل ہوا وہیں پس اس دم
 اور سکو پس بجا یا اور سکو اللہ نے اس سے سبب صرف کرنے جان اپنی کے سچ راہ اور سکی کے
 اور چڑھ آیا اور کعبہ کے ابو طاہر نے ایک قریطے کو واسطے اوکھاڑنے میزب ذہب کے پس پونچا کہ
 تیر حبل الی قییس سے اور گر کپڑا وہ مردہ ہو کر اور حکم کیا اور سنے کو گر کپڑا وہ سر کے بل پس گذرا

۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

شاید کہ سنی عربی ہو اور بنائے گئے ہوں یہ گھنچ بعض اسکے کے پس ہدم کیا او سکومدی نعلینہ عباسی
اور داخل کیا بعض لکھتے کو بیچ مسجد کے اور چھوڑا بعض کو واسطے مسی کے اور تھامہ امزیچ نساہ مالک و شافعی
واحد ابو یوسف و محمد کے اور سکوت او کنگا دلیل ہو اور صحت اس امر کے اور بیچ سکھ جبری کے پونچا طرف کہ
کے ایک مہمگیر اوسین تین زینے تھے رکھا گیا مقابل بیت کے خطبہ پڑھا اور پاد کے معاویہ نے اور وائل
بن جہنم خطبہ پڑھا چ کہ کے اور پرنبر کے اور خلفا اور حکام پہلے اس سے خطبہ پڑھے تھے مکہ میں در حالیکہ
کھڑے ہونے والے تھے اور پندہ من اپنے کے مقابل کعبہ کے اور بیچ حکیم کے اور بھیجی موسی بن میسلی عامل
مارون رشید کے نے کہ بیچ صحر کے تھا طرف کہ کے ایک منبر نقش وار مکلف کہ او سکے نوزینے تھے پس رکھا
بیچ مسجد کے اور اٹھا یا گیا منبر قدیم اور رکھا گیا بیچ عرفات کے اور اثنی بائعہ عباسی نے بنایا ایک منبر
واسطے کہ کے اور ایک منبر واسطے منی کے اور ایک منبر واسطے عرفات کے پس حج کیا او سے اور خطبہ
پڑھا اور پاد کے اور دیا اہل حرمین کو مال کثیر اور داخل کیا مقصد نے دار الندوہ اسے گھر مشورہ
اہل شہر کو قریش سے بیچ مسجد کے ساتھ اطراف او سکے کے جگہ گھر و نکی سے اور تھی چھپے دار الندوہ
کے سیاطہ یعنی جگہ کوڑا ڈالنے کی پھیلے جاتے تھے بیچ او سکے قائم یعنی کوڑے پس جب ہوتا تھا منہ جاری
ہوتی تھی جبلی قیقان وغیرہ سے روین اوٹھا لاتی تھیں خباثت کو طرف دار الندوہ کے اور یہ داخل کرنا
مستند کا بعد او سکے ہو کہ لکھا قریش نے طرف عبداللہ وزیر او سکے کے بیچ کہ کے جو ہوا اور جو ہوتا تھا اوٹ
کہ سقف مسجد کی چٹکتا ہو اس سے پانی اور یہ کہ وادی کہ ہرانیہ پر ہوتی مٹی سے اور ہون من روین داخل
بیچ مسجد کے جانب یامانی سے بھی اور پونچے بھی خدام بیت طرف بغداد کے اور عرض کیا انھوں نے
طرف دیوان خلافت کے یہ کہ منہ دیواروں کعبہ کا اندر کی جانب سے بچٹ گیا اور سنگ مر مرچھے ہوئے
بیچ زمین ادسکی کے ٹوٹ گئے اور دونوں ملحقہ کعبہ اور غیر ان کے بیچ فندہ علویوں کے یعنی فرق رافضیہ کے
کندہ ہو گئے پس نکلا حکم مستند کا طرف وزیر مذکور کے ساتھ بھیجے اموال کثیر اور سخاٹ یعنی کاغذ ٹوٹی
کے بھر کہ وادی کی یہاں تک کہ ظاہر ہوئے بارہ زینے اور تھے ظاہر اوینین سے پانچ زینے اور بھیجی مٹی
ادسکی باہر کہ سے اور اصلاح کی ہر چیز کی کہ فاسد کیا تھا او سکوزمانے نے اور بہترین وزیر باترین عات

جذام کے پس ہوا کہ ریختہ ہوتا تھا گوشت ساتھ کیزون کے اور کیا بدترین جانا غرق جنم کے اور جب ناسید ہوئے
قرمطہ رجع حجاج سے طرف حجر کے کہ کعبہ اونکا تھا رو کیا حجر سود کو طرف محل اسکے کے اسے طرف بیت اللہ کے
اور دار ہوا سبز بن الحسن قرمطی طرف کہ کہ چچ دن کعبہ کے روزہ شنبہ کو ۳۹۹ھ میں اور ساتھ اسکے حجر اسود سپا
جب یا چچ میدان کعبہ کے حاضر ہوا ساتھ اسکے امیر مکہ یعنی شریف کہا گیا یہ وہ جعفر بن محمد عباسی تھا ظاہر
اوسنے ایک زنبیل نکالا اوس سے حجر اسود اوپر اسکے لگی تھیں یحییٰ بن چاندی کی چچ طول اسکی کے اور عرض
اوسکے واسطے ضبط در زون کے کہ پر گئی تعین چچ اسکے بعد اوکھارنے اسکے کے نزدیک اونکے اور حاضر
ساتھ اسکے گج کہ جڑا جائے ساتھ اسکے حجر اسود پس رکھا حسن بن مرزوق معمار نے حجر کو چچ مکان کو
کے اور کہا گیا یہ کہ رکھا اوسکو سبز نے ساتھ ساتھ اپنے کے اور دیکھی محمد بن خراسانی نے سیاہی چچ سرعبر کے
اور باقی اوسکا سفید اور تھا منصور بن عبیدہ نے بھیجا خط اور آدمی احمد بن ابی سعید قرمطی برابر
طاہر پاس ساتھ چچ پاس ہزار وزن طلا کے عوض حجر اسود کے تا پھیر دیوے اوسکو پس قبول کیا اوسنے
اور خرچ کیے حکم ترکی نے چچ پاس ہزار دینار واسطے قرمطہ کے پس قبول نہ کیا اور انکار کیا اوسھون نے اور کہا
اوسھون نے کہ ہننے اوسکو لیا ساتھ امرا اسکے کے اور نہ پھیر گئے ہم اوسکو مگر ساتھ حکم اسکے کے اسے باہر
اللہ یا باہر مدعی اور یہ امور اسوقت ہوئے کہ جب وہ لے گئے تھے حجر چچ کعبہ ساختہ اپنے کے
رکھنے کو اور کہا سبز نے وقت پھیر لانے اسکے کے پھیرانے اوسکو ساتھ امرا اسکے کے پھر خط
کعبہ نے مبالغہ کیا چچ استحکام نصب کرنے اسکے کے واسطے خوف کے اہل فتنہ سے جیسے دیکھا
ابوہریرہ فساد اپنے قلعہ حجر و قتل حجاج ہوا سبب ضعف خلافت عباسیہ کے چچ بعد اوس کے
پھر درجہ بدرجہ زیادہ ہوا یہ ضعف یہاں تک کہ زائل ہوئی دولت ادنیٰ چچ زمانہ مقتضی بالحد کے
اور وہ سنیت سوان تھا خلفا سے اول اونکا ابواب ابو العباس المنفاح ہے اور وہ بنیر
عبد اللہ بن عباس کا تھا شروع خلافت اسکی تین سال بعد تو کہ ہے اور دن شہادت
مستقیم کا ساتھ حکم ہلا کو خان کے اور خلاصہ اس فقہ کا یہ ہے بلکہ طبعی اوس ملک
کا یہ ہے کہ جب ارادہ کیا ہلا کو نے خلافت بغداد کا مقابلا کیا اوسکا علاؤ الدین

ابوطاہر اور کہا چھوڑو اور سکو بیاننگ کے آدے صاحب اور سکا اپنے مہدی کے گمان کرتا تھا کہ وہ پیدا ہو گا اور نہیں سے اور تھا اون لوگوں نے جو قتل کیے گئے کہ میں امیر کہ ابن محارب اور ابو الفضل محمد جاورمی برومی نے لیا اور سکو تلواروں نے اور وہ پکڑنے والا تھا ساتھ ہاتھوں اپنے کے حلقہ باب کا یا شک کہ گراسر اولگا اور چو کھٹ کعبہ کے اور بھائی اور سکا ابو سعید احمد زیدی حنفی اور ابو بکر بن عبد الرحمن رہا اور علی بن بابویہ صوفی نے موقوف نہ کیا طواف اور سکا اور شرع پڑھتے تھے مضمون اور سکا یہ ہر دیکھا تو اپنے دوستوں کو پڑے ہوئے بیچ دیا معشوقوں کے مانند گروہ اصحاب کعبہ کے نہیں جانتے تھے کتنی مدت تک اور مضمون اس شعر فارسی حسب حال اون کے تھا کہ گر تیغ بار در کو سے آن ماہ چ گردن نہایم احکم شہداء اور قتل کی گئی جماعت کثیر علماء اور صلحا و صوفیہ و حجاج سے اور قتل کیا اور انھوں نے جسکو پایا اہل کہ سے مگر جو شخص کہ پوشیدہ ہوا بیچ جبال کے اور امین سے جو بھاگا قاضی مکہ تھا کئی ابن عبد الرحمن قرشی اور لوٹا قرامطہ نے گھرا اسکے اور اسباب اسکے سے وہ مال کہ قیمت اور سکی ڈیڑھ لاکھ تھی اور بیچ کیا بیچ اس برس کے کسی نے اور نہ کھڑے ہوئے عرفات میں گر عدو قبیلہ بلال امام کے سو پینے والے واسطے موت کے رسیان اپنی اور لے لیا ابوطاہر نے خزانہ بیت اور سکا سیم وز کا اور غلاف اور سکا اور ارادہ کیا لے لینے مقام ابراہیم کا تاکھے اور سکو بیچ دار البجۃ کے کہ کعبہ بنایا اور سکا تھا پس بنایا اس واسطے کہ خدام کعبہ نے چھپایا تھا اور سکو بیچ کھائی کے اور اکھاڑا حجر اسود کو وقت عصر روز یکشنبہ چودھویں دینچہ کو حنفی جلال معارف نے ساتھ حکم ابوطاہر کے اور رہا موضع حجر کا خالی رکھتے تھے طواف کرنے والے ہاتھ اپنے او میں اور قیام کیا ابوطاہر نے بیچ کہ کے گیارہ دن اور جب پہونچی یہ خبر عبد اللہ مہدی کو کہ مرشد اولگا تھا اور قرامطہ بیچ گیا اپنے کے متوقع تھے تعین اس فعل کی طرف سے لکھا مہدی نے بیچ جواب اسکے کے لعنت کرے مجھ کو اللہ پس لعنت کرے مجھ کو لعنت کرے مجھ کو بھڑکھڑ ہوا ابوطاہر اقامت مہدی کی سے اور رہا حجر دیکھ کر بائیں برس کھینچتے تھے سبب اسکے لوگوں کو واسطے طمع اس بات کے کہ رجوع کر لے حج طرف بلد اون کے یعنی دار البجۃ کے اور نہ چاہتا تھا اللہ اور رسول اور سکا اس بات کو بھڑکھڑ ہوا ابوطاہر نے جس ساتھ مہدی کا

بنایا اور سکواہ القاسم ابراہیم راشہ فاسی نے واسطے صوفیہ کے ۱۲۵۰ء میں چنانچہ پھر رکھا جو ساتھ مذکور کے
اور وقوع آتش اس طرح ہوا کہ یعنی ایک عیش نے تہی چراغ کی بیچ ایک چھو کے پس جلائی آگ نے جو او میں تھا
اور بلند ہوئی طرف چھت اس کی کے اور کھلی جالی اس کی سے اور متصل ہوئی ساتھ سقف مسجد کے اور پیل کی
آگ جانب غربی کو یہاں تک کہ پہنچی جانب شامی کو باب عجلہ تک اور تہی ہوئی اور ممکن تھا جتنا اس کا
سوا باب عجلہ کے اس واسطے کہ میل عظیم نے گرا دئے تھے دو ستون اور مندم کیا تھا سقف کو یہاں سے لینے با
عجلہ سے پس تہا در کیا آگ نے اس باب سے اور جلائے اس آگ نے ایک سو تین ستون سنگ مرمر کے اور
ہو گئے وہ چونا دانا میل مذکور پس تھا وقوع اس کا بیچ جمادی الاولیٰ کے اسی سال میں بعد باران شدید
کہ پر کیا مسجد کو یہاں تک کہ پہنچا قندیلوں تک اور داخل ہوا کہے میں جانب باب سے اور مری بیچ کل
ایک جماعت پھر سستہ کے آیا مہدی ظاہری امیر انجما ج مصکا اور حج کیا پھر پاک کیا مسجد کو کورون اور
مشی سے اور کھودین بنیادین پھر پر کیا اور کوروس زمین تک اور محکم کیا اور سکوا ساتھ اس طرح کے کہ کیا
اور کوروس صورت بخت شطرنج کے سنگماے بزرگ سے اور نصب کیے ستون اور پر محل تقاطع اونکے کے اور
کل ستون مرمر کے تھے وصل کیے گئے تھے ساتھ مدید کے اور تہی تکمیل اوس عمارت کی بیچ اور آخر شعبان
سنتہ کے اور پھر امینق طرف مہر کے واسطے تیاری جو یہاں سے سقف کے پھر بیچ سنتہ کے آیا طرف
کے پھر قائم ہوا اس خدمت پر اور لایا لکڑیاں اور مادہ ہوا واسطے کار سقف کے اور منقش کیا
اور سکوا ساتھ الوان کے اور پورا کیا سقف کو اور پرتیرین استحکام کے اور بنایا اور سکوا ساتھ کاملترین
عمارت کے اور لشکائین بیچ اوس کے قندیلین اور تعمیر کیے مصلات اربعہ واسطے مذاہب کے
اور پرتیات قدیمہ کے اور بنائے رابطہ مذکور اور بیچ زمانہ ناصر الدین فرج کے بھی غیاث الدین
سکندر شاہ سلطان بنگالہ نے صدقہ کثیر واسطے اہل بیت کے اور واسطے نائے مدرسہ
ورابطہ کے پس تقسیم کیا گیا وہ صدقہ اور بنائے گئے رابطہ و مدرسہ اور تربیم کیا گیا کہ ۱۲۸۰ء میں
اکثر مواضع سے کھینچا تھا بسبب باران سخت کے اور بیچ زمانہ مولدہر کسی سلطان چارم کے
۱۳۵۰ء میں واقع ہوا تھا بیچ کے کہ اس طرح سے کھینچا گیا ایک بار گندم بعض بیس دینار کے اور ایک

خوارزم شاہ نے پس شکست دی اوسکو امی ہلاکوئی بار پھر قتل کیا گیا علاؤ الدین اور تھا مستعصم بیچ
 غفلت کے اس واسطے کہ موید الدین محمد علمتی رافضی وزیر اوسکا فریب دیتا تھا اوسکو اور خط و کتابت کرتا
 تھا ہلاکو خان سے حال انگریج ملک بغداد کے طمع دلاتا تھا اوسکو یہاں تک کہ پہونچا ہلاکو اور مستعصم ہوا
 بغداد کے اور خط بھیجا طرف خلیفہ کے طلب کیا اوسکو پس بیدار ہوا وہ خواب اپنے سے جو بوقت کہ نفع دیا
 بیدار ہوئی اوسکو اور نہ تھا نزدیک اوس کے لشکر اور تھا نزدیک ہلاکو کے قریب چالیس نہار کے پس جب
 ہوئی باہم جنگ شکست پائی خلیفہ نے اور پشت دی اور اسیر ہوا اور نہ مارا اوسکو ہلاکو نے کئی دن
 یہاں تک کہ چن لیا اوسنے جو چیز کہ پسندیدہ ہوئی پھر امر کیا کہ یہ پامال ہو ساتھ بائون کے پس کیا انھوں
 نے جسطرح امر کیا اوسنے یہاں تک کہ کہا اوسنے جو بوقت آتی ہے اجل نہیں مقدم ہوتی ہے نہ مؤخر ہوتی
 اور عجائب احوال متوکل عباسی سے یہ کہ تمہارے بیچ اوائل خلافت اپنی کے زندہ کرنے والا استون کا
 اور دور کرنیوالا بدعتوں کا اور بیچ سترہ کے ہم کیا قبر حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اور سندھم کے
 اور کیا جاسے زراعت اور منع کیا زیارت اوسکی سے اور آخر خدمت خلفائے عباسیہ کی واسطے
 حرم کے ہر کہ لکھی ہوئی ہر عبارت عربی میں اور رنگ سفید کندہ کیے ہوئے نقش دار کے اور قی
 مضمون ہر بسم اللہ الرحمن الرحیم امر کیا واسطے عمارت اس سلطان شریف کے سردار ہارے اور
 صاحب ہمارے امام بزرگ فرض کیا گیا طاعت کا اور تمام امتوں کے ابو جعفر منصور مستغفر اللہ عنہ
 نے پہونچا دے اوسکو اللہ امیدوں اوسکی کو اور زینت دیوے ساتھ صاحبات کے اعمال اوسکے کو
 یہ تعین بیچ مہینوں سال چھ سو گنتیوں کے ہر وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و السنتھم اللہ بٹیا ہی
 ابو جعفر کا ہر پھر بعد عباسیہ کے قائم ہوئی جہاں کہ بیچ خدمت کعبہ کے اور وہ ترک حوالی خوارزم کے تھے
 مدت سلطنت اوسکے کی ایک سو اٹھائیس برس ہے اور عدد اوسکے بیس اول اوسکا طاہر بروج بن
 جہر کسی بھیجا اوسنے طرف مکہ کے مال واسطے بنائے اوس نہر کے سندھم ہوئی تھی مسجد حرام سے اور
 بنائے مدرسہ بروجیہ کے اور بیچ زمانہ بیچ بیٹے اوسکے کے لگی آگ مسجد حرام میں دو دن باقی تھے
 سے سال آٹھ سو دو میں طاہر ہوئی آگ اوس رباط سے جو ملی ہوئی باب خروہ سے

کی ابتدا سے دولت انکی سے ہمارے زمانہ تک کہ شہدائے امن واسطے حرمین شریفین کے عمارات و خیرات صدقات سید و شمار سے ارادہ کیا میں نے کہ کرو نہیں اوسکے باب اور تفصیل درجہ نہایت تک صحیح اوسکے کہ لکھوں میں شرف کعبہ و مسجد کا اور ثواب صلوة کا بیچ اوسکے اور ثواب طواف و عمرہ و حج کا افضل بیچ بیضاوی وغیرہ کے لکھا ہے کہ منحرف ہو جاتے تھے بطور ہنگام پر والہ مقابلہ بیت کے سے ہمیشہ سے اور پہونچا نیوالے درندے ملے رہتے تھے آہو وغیرہ سے بیچ حرم کے اور زمین فراحت کرتے تھے اونے اور جبر کر نیوالا کہ قصد کیا اونے ساتھ بُرائی کے ہلاک ہوا یا نکالا گیا اور بیچ رسالہ مذکور کے واسطے ابی سعید بن ابی الحسن بصیرۃ تابعی کے لکھا ہے کہ اول جسے طواف کیا بیت کا ملائکہ میں قبل آدم کے دو ہزار برس اور زمین پر کوئی فرشتہ سے کہ بھیجا ہے اور سکو اللہ تعالیٰ آسمانوں طرف زمین کے واسطے کسی حاجت کے مگر اول غسل کیا اونے زیر عرش سے اور اتر محمد پس ابتدا کرتا ہے ساتھ بیت اللہ کے پھر طواف کرتا ہر سات بار پھر نماز پڑھتا ہے پھر بیچ تمام کے دو رکعت پھر جاتا ہے واسطے حاجت کے اور واسطے اوس کام کے کہ بھیجا گیا واسطے اوسکے اور جو نبی کہ جہلا لیا اوسکو قوم اوسکی نے نکلا طرف مکہ کے اور عبادت کی اللہ کی نزدیک کعبہ کے دوام حیات تک اور تحقیق گرد کعبہ کے قبرین تین سو نبی کی ہیں اور باہین دونوں کہون کے قبرین ستر نبیوں کی ہیں اون سب کو قتل کیا بھوک اور قتل یعنی جوؤن نے اور قبر اسمعیل علیہ السلام اور مان انکی باجرہ کی بیچ حلیم کے ہونچے میزائے اور قبرین نوح و صلیح کی باہین زمرم اور مقام ابراہیم کے ہیں اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیچ مسجد میری کے یہ برابر ہزار نماز کے ہونچ غیر اوسکے کے مساجد سے مگر مسجد حرام تحقیق نماز بیچ مسجد حرام کے برابر لاکھ کے ہونچ غیر اوسکے کے اور دوسری حدیث میں آیا ہے اور اگر نماز پڑھے اوسمین ساتھ جماعت کے پس وہ دو گروڑ اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہے اور روایت کی گئی ہے کہ آدمی ہین ہر دن نزدیک اللہ جل شانہ کے سے ایک سو بیس رحمتیں ساٹھ واسطے طائفین کے ہین اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والوں کے اور بیس واسطے نظر کر نیوالوں کے طرف کعبہ کے ایضاً نطشہ طرف کعبہ کے عبادت سے ہے ایضاً فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ کے از روایان مقصدیق اور ساتھ نیک جانے اوس نظر کے بخشے گئے واسطے اوسکے

خزینہ ایک دینار کو اور اس سال میں بیچ جہادی اللہ کے داخل ہوا اور جمال فاروقی کا دار لیک
بھاگے مالا تھا اس سے بیچ حرم کے طرف کرنا تھا بیت کا اور آدمی ارادہ کرتے تھے بکڑنے اور سکے کا اور
وہ کاٹتا تھا پس بیچ حرم کے طرف لے گیا سکو یہاں تک کہ تمام کیے اور تین اسبوع یعنی تین طواف پھر
دیا اور اسے حجر کو پھر مشعر ہوا طرف تمام کیے اور کھڑا ہوا مقابل میز آب کے پھر بیٹھا اور رویا اور الیاء
اپنے کو اور پونہ میں کے اور گیا پس اور کھایا لوگوں نے اور سکو طرف ماہین صفادہ کے اور دفن کیا اور سکو
اور اس گیا اور اعظم خدام حرمین سے ملک شرف قاتیار ہوسلطان سلاطین جہا کہہ میں سے حاکم ہوا بیچ
۸۲۰ء کے بھیجے اور سنے طرف حرمین کے ہر آیا بہت اور نذر کثیرہ اور بنایا اور اسے مسجد خیف یعنی مسجد نبوی کو
اور بنایا وسطا اور سکے میں ایک تہ عظیم اور مقام اذان کا اور بنایا اور اسے مسجد نمروہ کو بیچ عرفا کے اور کھاری
کی مسجد نمروہ لگی اور بنایا نہ عرفات کو اور درست کیا نہر خلیص کو اور بھیجا منبر واسطے مسجد حرام کے اور
کیا بیچ ۸۲۰ء کے لکھنویوں سے مسجد حرام کو اور بند کیا درزوں ماہین پھروں سلطان کی کو اور فرش مر
کیا داخل بیت کے اور بنایا ہندسہ درباط اور مقرر کیے صدقات و خیرات بشمار اور وقف کیے بیچ مصر کے
دیات بہت کہ جمع کرتے تھے غلات کثیرہ اور کھائے جلاتے تھے بیچ ہر سال کے طرف مکہ کے اور آیا واسطے
حج کے بیچ ۸۲۰ء کے اور تقسیم کیا اور پر اہل اسکے کے اموال کثیرہ کہ نہیں جھڑکیا جاتا اور اس طرح کی خیرا
کہ بعد اسکے ہوا جہا کہہ میں سے پھر شروع کی اور عیون نے بیچ ظلم کے پس رقت و رعب کیا اور کو ملا کہ
نے زمین مصر سے اور تمام سوئی دولت اور مکی مسجد مجاریہ فالصورہ غوری سلطان سلیم خان کے اور
اور مکی کے و رسولی مینی سلیم خان کے طومان یا ہی کو اور بنایا اس غوری نے باب ابراہیم اور بنایا اور
ایک قصر اور بیچ دو جانب اور مکی کے دو سکون اور گھر گرد و باب کے واسطے کرائے کے اور بنائے سیفاد
یعنی جائے دینو خارج باب سے اور بدست راست کے خارج مسجد سے وہ باطل یعنی بیکار ہے اس سبب
اور مکی کے کہ پہنچتی تھی طرف مسجد کے اور بنائی اور اسے شہر شاہ چہ کی اور نہ تھی پہلے اور اس سے کہا مضر
یعنی خلاصہ کہ نیوالے نے اور جب کہ تھیں تعیرات قدما کی بیچ مسجد کے اور عمارات اور مکی بیچ مکہ کے بہت
بے حصہ بشمار اور میں ارادہ کرتا کہ ہووے کتاب میری مختصر فرض کیا فیہ اکثر اور تھی خدمت آل عثمان

کے غداہ و عذاب سے ساتھ امن پانیاہ لون کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نماز پڑھی خلف مقام کے ہوا امن پانیاہ الا عذاب سے ایضا اور جس نے نماز پڑھی خلف مقام کے بیچ دو رکعتیں پڑھنے گئے واسطے اسکے جواول تھے گناہوں سے اور جہاں تھے اور دیا جاتا ہی حسنا سے برابر عدد ہر اوس شخص کے کہ نماز پڑھی اوستے بیچ خلف مقام کے کسی ہنید اور امن دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے ترغ اکبر یعنی خوف بزرگ سے اور حکم کرتا ہی اللہ تعالیٰ جبریل و میکائیل جمع ملائکہ کو کہ استغفار کریں واسطے اوس کے روز قیامت تک اور جس نے نماز پڑھی نیچے نیزاب کے رکعت نکلا گناہوں اپنے سے مثل اوس روز کے کہ جہاں اوسکو مان اوسکی نے اور جس نے چھوٹا حجر اسود کو نکلا گناہوں اپنے سے مثل اوس دن کے کہ جہاں اوسکو مان اوسکی نے اور جس نے نماز پڑھی حطیم میں رکعت جانب رکن شامی کہ پس گویا زندہ رکھا اوستے ستر ہزار رات کو یعنی شب بیداری کی اور چھوٹا واسطے اگر مثل عبادت کل مومن اور مومنہ کے اور گویا کچھ کیے اوستے پالیس حج نیک و مقبول اور جس نے نماز پڑھی مقابل باب کعبہ کے چار رکعت پس گویا کہ عبادت کی اوستے اللہ کی ساتھ عبادت جمع خلق اوسکی کے اور درود بھیجتے ہیں اوپر اوس کے ستر ہزار ملائکہ اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر آئینہ حجر اسود دست راست اللہ تعالیٰ کا ہی بیچ زمین کے مصافحہ کرتا ہی خدا ساتھ اوس کے بندوں انہوں سے جسطرح مصافحہ کرتا ہی ایک شخص تم میں سے بھائی اپنے سے اور جس نے نہائی بیعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر مسج کیا حجر اسود کا پس تحقیق بیعت کی اوستے اللہ رسول اوس کے سے اور اگر نہ لکھتین اوسکو نجاستین مشکین کی نہ مس کرتا اوسکو کوئی صاحب آفت تا انتصاب کرے ساتھ اوس کے مگر محبت پاتا اور جس نے حج کیا بیت اللہ کا پادہ پاک لکھتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ ہر قدم کے تنہا نیکی حسنا حرم سے تفسیر اوسکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہو کہ ہر حسنہ برابر لاکھ کے ہو اور جس نے پڑھی گرد کعبہ کے کسی جگہ نکلا گناہوں اپنے سے مثل اوس دن کے کہ جہاں اوسکو مان اوسکی نے اور جبرائیل بقلع کا طرف اللہ کے مابین مقام و مقرر کا ہے اور حجر الاسود ہاتھ اللہ کا ہے بیچ زمین اوسکی کے مصافحہ کرتا ہی ساتھ اوس کے جس سے چاہتا ہی بندوں اپنے سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

جو اول پہلے گناہوں سے اور جو آخر ہو گئے اور اٹھایا جائیگا روز قیامت کو امن پانچواں امن
 و عقاب اور اٹھایا جائیگا اللہ جل و اس کے کو روز قیامت کے آئینہ میں اور جس شخص نے نظر کی طرف بیت اللہ
 اور بتین اور پاد کے خطائین مثل کف دریا کے بجھایا واسطے اس کے اللہ کل خطائین اور نظر کرنی طرف
 زفرم کے عبادت ہو اور امان ہو اتفاق سے اور روایت کی گئی ہے آئینہ واسطے کعبہ کے آٹھ دروازے
 جنت کے ہیں سب کھلے ہوئے ہیں طرف اس کے روز قیامت تک پس ایک دروازہ اوسنے واسطے کعبہ
 کے ہر اور ایک دروازہ نیچے میزاب کے اور ایک دروازہ اوس سے نزدیک رکن یانی کے اور ایک دروازہ
 اوس سے پیچھے مقام کے اور ایک دروازہ اوس سے نزدیک زفرم کے اور ایک دروازہ اوس سے
 اوپر صفا کے اور ایک دروازہ اوس سے اوپر مروہ کے اور روایت کی گئی ہے نہین داخل ہوتا
 کوئی کعبہ میں گدغل ہوتا ہے سچ رحمت اللہ کے اور نہین باہر جاتا ہو اُس سے مگر ساتھ نہفت
 اللہ تعالیٰ کے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص داخل ہو کعبہ میں داخل ہوا
 سچ رحمت اللہ کے اور سچ شکار گاہ اللہ کے اور سچ امن اللہ کے اور جو نکلا اوس سے نکلا بخشش
 کیا گیا شکار گاہ مراد اوس ہے جو جسکو مناسکتے ہیں اور قبول کیا جاتی ہے دعا اور نہین روکی جاتی ہے
 پندرہ جگہ کے سچ جو کعبہ کے یعنی اندر کعبہ کے اور نزدیک رکن یانی کے اور نیچے میزاب کے اور سچ حلیم کے
 خلف مقام کے اور نزدیک بیز زفرم کے اور اوپر صفا کے اور اوپر مروہ کے اور توقف یعنی مزدلفہ میں اور
 مشعر مینے اور نہیک جبرائیل ثلاث یعنی منارات شیطان کے اور غیر ان کے اور فرمایا رسول
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحقیق بہتر علاج کا اور پاک تراو نکا اور صفا تراو نکا اور قریب تراو نکا نزد
 اللہ تعالیٰ کے مابین دو رکون کے ہو اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مابین رکن یانی اور
 حراسہ کے ایک دفعہ ہے ریاض جنت سے اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے
 کوئی شخص کہ دعا کرتا ہو نزدیک رکن الایم کے مگر قبول کیا جاتی ہے واسطے اس کے اور اسی طرح
 نزدیک رکن یانی کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مراد حالیکہ حج کرنے والا ہے
 کوئی الانین تعرض کیا جاتا ہو اور نہین حساب کیا جاتا ہو اور کہا جاتا ہو اسکو داخل ہو جو جنت میں

پس گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف ایک مرد کے جسد سے گنجہ اور کچ دست کشادہ پائند نام اس کا منہ چھایا
 ہوا اوپر اس کے ڈھاتا ہوا اس کو بیٹے کعبہ کو ایک ایک پتھر اور فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے سب
 اللہ کے ہیں اگر سوال کریں وہ اس سے دیوے اوٹو اور اگر دعا کریں وہ قبول کرے اور اگر خیر
 کروہ عوض دیوے اوپر اس کے بے ہر درہم کے سات لاکھ درہم اور ایک روایت کی ہو کر و درہم اور
 سات لاکھ درہم اور نہیں لاکھ الا اللہ کہا کسی تہلیل کرنے والے نے اور اللہ کہا کسی تکبیر کرنے والے
 نے مگر تہلیل کے ساتھ تہلیل و کبیرہ اس کی کی ہر چیز نے جانتا کہ میں ہی یا مردی ہو کہ جانتا کہ از ہون
 اس کی اور حج اس حدیث کے ہو کہ ہر آئینہ ایک درہم سات لاکھ درہم سے البتہ فقیر تر ہی جبل تمہارے سے جو ہے
 اور اشارہ کیا حضرت نے طرف جبل ابی قیس کے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہ ایک
 کنارہ ہو واسطے اس کے کہ در میان اون دونوں کے ہیں گناہوں سے اور حج بسرور یعنی بقول یعنی نیک
 نہیں ہو واسطے اس کے بدلہ اگر حنبت ایضاً عمرہ رمضان کے برابر ہوتا ہے حج کے ساتھ میرے ایضاً نہیں ہو
 کوئی عمل تہرج بسرور ایضاً عمرہ حج غیر مقبول تہرج ہو دنیا و مافیہا سے اور کہا جاتا ہو واسطے اس کے
 کہ نہیں قبول ہو حج اس کا نخل تو گناہوں اپنے سے اور جو شخص کہ قبول ہو اس سے پس تحقیق ہو
 مقصد بڑے کو ایضاً حنہ حج کیا اور بد نہ کہا یعنی زبان کو غیبت اور ہر کلام ناشرع سے محفوظ رکھا
 اور فسق و فجور کیا نکلا گناہوں اپنے سے مثل اس دن کے کہ جفا اس کو مان اس کی نے اور
 نہیں ہے کوئی آدمی سے کہ وصیت کی اونے ساتھ حج کے مگر لکھے اللہ نے قین حج ایک حج واسطے
 اس کے کہ لکھا اس نے وصیت نامہ اور ایک حج واسطے اس کے کہ وصیت کی اونے اور ایک حج واسطے
 اس کے کہ ادا کیا اس نے وصیت کو اور جس نے حج کیا اپنے مان باپ کی طرف سے لکھے جاتے ہیں واسطے
 اس کے دو حج ایک حج واسطے اس کے اور ایک حج واسطے والدین اس کے اور جس شخص نے حج کیا
 میت کی طرف سے کہ بغیر اس کے کہ وصیت کی اونے ساتھ اس کے لکھا جاتا ہو واسطے اس کے ایک حج
 اور لکھا جاتا ہو واسطے اس کے کہ حج کیا اس کی طرف سے شرع اور ایضاً جبکہ ہوتا ہے بعد زوال غروب
 کا اور تہما ہے اللہ تعالیٰ طرف آسمان دنیا کے پھر نظر کرتا ہے طرف بندوں اپنے کے پس

و مسلم نے حجر اسود اور مقام آدینکے روز قیامت کے ہر ایک انہیں سے مثل جبل ابی قیس کے واسطے ان
 دونوں کے دو آنکھیں اور دو زبانیں اور دو لب ہونگے گواہی دیگے واسطے ہر ایک کے جسے وفا کی گئی
 ساتھ وفا کے یعنی طواف اور مس کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آئینہ مجتہ
 ملائکہ کے نزدیک اللہ کے وہ ہیں کہ طواف کرتے ہیں گرد عرش اسکے کے اور آئینہ بزرگتر نبی آدم
 کے وہ لوگ ہیں جو طواف کرتے ہیں گرد بیت اسکے کے اور فرمایا جسے طواف کیا گرد بیت اللہ کے
 سات بار سچ و زکرم شدید الحاصلت کے سر برہنہ اور بوسہ دیا حجر کو سچ ہر طواف کے جسے دورہ کے غیر
 اسکے کہ ایذا دیوے کسی کو اور قلیل ہو کلام اسکا مگر ذکر اللہ کے سے اور کلام نہ کیا سو ذکر اللہ کے
 ہوئی واسطے اسکے سوا ہر قدم کے کہ اوٹھتا ہو اسکو اور رکھتا ہو اسکو ستر ہزار نیکی اور دو گنی
 اس سے ستر ہزار بڑائی اور بلند کیے گئے واسطے اسکے ستر ہزار درجے اور فضل پادہ طواف کرنا
 اوپر سوار کے مانند فضل ماہ شب چارہم کے اوپر تمام کو اکب کے اور فرمایا جسے طواف کیا گرد بیت
 کے سات بلند کرے اللہ ساتھ ہر قدم کے ستر ہزار درجہ اور دیوے اللہ اسکو ستر ہزار نیکی اور ستر ہزار
 شفاعت سچ حق جس شخص کے کہ چاہے اہل بیت اپنے سے مسلمانوں میں سے اگر چاہے پادہ دنیا
 میں اور اگر چاہے ذخیرہ کیا جائے واسطے اسکے بیچ آخرت کے اور فرمایا ہر آئینہ واسطے اللہ کے
 ایک دن ہے خوب و روشن نظر کرتا ہو اللہ تعالیٰ طرف اسکے رحمت کی واسطے اہل حرم اپنے کے
 پس جبکو دیکھا اسنے کھڑا ہونا نہ پڑھتا ہے مغفرت کی واسطے اسکے اور جبکو دیکھا اللہ نے طواف
 کرنے والا مغفرت کی واسطے اسکے اور جبکو دیکھا اللہ نے مستقبل کعبہ مغفرت کی واسطے اسکے اور
 کہتے ہیں ملائکہ اس رب ہمارے نہ باقی رہا کوئی مگر سونیا لے پس فرماتا ہو اللہ تبارک و تعالیٰ سونیا لے کر
 میرے کو ملا و ساتھ انکے ثواب میں یعنی ثواب سے خالی نہ ہیں ایضاً اور کعبہ پوشیدہ ہو ساتھ ستر ہزار
 ملائکہ کے استغفار کرنے ہیں واسطے جسے طواف کیا اور رحمت بھیجتے ہیں اوپر اسکے ایضاً طواف کرنا
 داخل ہوتا ہے سچ رحمت اللہ کے اور تحقیق اللہ البتہ تفاعل کرتا ہو ملائکہ پہ ساتھ طواف کرنے والوں
 گرد بیت کے ایضاً اور بہت گرد اس طواف سے قبل اسکے کہ حائل ہووے درمیان تمہارے

ہوئے اور تھوڑے بایزید کو لکھا کہ دونوں مجرموں جہاں سے کہ اپنے پاس سے نکال دو بایزید اسکو دیکھ کر غضبناک ہوا اور
 میں گالیوں لکھیں اور درخواست جنگ کی اور تھوڑے روز اور امر اپنے کو کہ ہم جد تھوڑے تھے ساتھ اپنے
 موافق کر کے راہ نامعلوم سے روم کو روانہ ہوا بایزید راہ مشہور سے بارادہ جنگ تھوڑے چلا بایزید
 راہ میں تھا کہ ایمر تھوڑے روم میں پہنچا بایزید سکر ہر اسان ہوا اور طرف روم کے پہلے اور وزیر اور امر اور
 بیٹے اوکے نے پہلوتھی کی بایزید نے شکست پائی چنانچہ تاریخ تیوری میں بتفصیل مرقوم ہے پھر
 حاکم الملک بایزید کے بیٹا اسکا سلطان محمد خان سلسلہ میں ظاہر ہوا چنانچہ اسکا اوکے کے شاہ اسماعیل بن جید
 بن جنید صفوی بیچ عجم کے اور ظاہر کیا اسنے رقص پس شکست دی اسنے اسماعیل کو اور قتل کیا
 اور صفی الدین جلالی اسکا قدوۃ الشاخی تھا بیٹے جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اور بعد اسکے مرادخان
 ثانی ہوا سلسلہ میں پھر سلطان محمد شمسہ میں پھر بایزید خان سلسلہ میں پھر بیچ مقام اوکے کے سلیمان
 سلسلہ میں پھر سلیمان خان سلسلہ میں پھر سلیم خان ثانی سلسلہ میں پھر مرادخان معاصر صنف ۹۸۲
 میں پھر احمد خان سلسلہ میں پھر عبدالحمید خان پھر محمود خان پھر عبدالحمید خان سلطان ہمارا
 کہ اب ہو جان تو تحقیق زمانہ عثمان خان سے سلسلہ زمانہ اس سلطان ہمارے تک دولت
 اوکے غالب رہی اور غالب ہی اور سلطنت اوکے بلند اور غالب ہی اور جبارہ یعنی جبر کنیوائے تمام اور
 باوثاقہ قلیل و کثیر اطاعت کرنے والے ہیں واسطے اس درگاہ روشن کے اور تمام سبب قیام اوکے
 کے ہے بیچ خدمت اس بقعہ بلند اور شہر پاک و صاف یعنی کعبہ معظمہ کے پس اون خدمات
 میں سے یہ ہے کہ بایزید خان نے مقرر کیا کیسے خلوس واسطے اہل حرمین کے آئے چودہ ہزار
 دینار بیچ ہر سال کے اور امینین سے ہی غلاف کعبہ اور محل رومی اور سالانہ سات ہزار روپے
 کا واسطے اہل حرمین کے اور مجاورین اوکے کے اور اروپ بمعنی جوال ہے اوسمیں غلہ
 بقدر چار من ہند کے ہوتا ہے اور لکھے اسنے نام فقہائے مکہ کے بیچ بیانات سینے
 بیاضات کے اور مفسر کہیے واسطے اسنے اور واسطے غیر اوکے دینار بیچ ہر سال کے اور
 آجکے دن تک یہ صدقات جاری اور سوائے اسکے کھانا دینا مساکین کا ہر روزہ اور یومیہ

میں سے اور پور کیا اونھوں نے جانب شرقی کو حرم محرم سے اور جانب شمالی کو باب عمرو تک پہنچ کر
 زبانی یعنی زندہ زبا تمام عمارت تک پھر تمام کیا بیٹے اسکے سلطان مراد خان کچھ دونوں جانبوں غریبی و
 جنوبی کو ساتھ تمام لنگورون اسکے کے اور دروازوں اسکے کچھ درجات یعنی زینوں اور اسکے کے اقل
 اسکے اور خارج اسکے سے اور نیکترین تعمیر کے اور واسطے تعمیر اور سکی کے ناخینین میں کہ مضمون اونکا
 یہ جو تجدید کیا مسجد محرم کو مراد خان نے ہمیشہ ہو جو غلبہ اسکے اور دروازوں جو زمانہ خلافت اسکے کا اقصا
 واسطے اسکے کہ وہ بہتر مساجد اللہ کے ہو اقصا دراز کرے اللہ واسطے اسکے کہ تمام کیا اونے اسکے عمر
 اقصا تجدید کیا سلطان مراد بن سلیم نے مسجد العتیق محرم کو مسرور ہوئے اس سے مسلمان سب ہمیشہ
 ہو جو فتح دیا گیارہ رایت و نشان اونکا کما روح القدس نے بیچ تاریخ اسکے تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو
 اوپر ابواب مسجد کے کتاب میں طویل ساتھ خط نسخ اچھے کے اور عبارات میں یہ بیچ نہایت مراتب بلاغت
 اور فصاحت کے قریب ہو کہ لکھوین اسکے بیچ آخر کتاب کے انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف کیا گیارہ اس
 عمارت کے اس قدر کہ خارج از حساب ہو اور ستون رخامیہ تین سو گیارہ میں بیچ جانب شرقی کے
 حرم سے باٹھ میں اور بیچ جانب شامی یعنی شمالی کے اکاسی میں اور بیچ غریبی اسکے کے چوتھہ اور
 اونین چھ چھ حصوں سے ہیں اور وہ ایک قسم حجر کی ہو اور بیچ جانب جنوبی اسکے کو تینتیس گیارہ صواب
 سے اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے چھ اور شمسہ ایک سو چالیس شکل مربع و مسدس و ثمن اور بیچ
 اکمنہ کے اور بیچ زیادتی دار الندوہ یعنی باب الزیادہ کے چھتیس اور بیچ زیادتی باب ابراہیم کے اٹھارہ
 بیان قبة ہا اور تہی ایک سو باون اور شکل گراہیوں کی دوہتیس اور بیچ چھپن اور
 لنگرہ ایک ہزار تین سو اسی اور تھے بیچ مسجد ابواب اسکے کے چار سو چھانوے اور دروازے
 کلان ستروہن اور بیچ اونکے اور تالیس طاق میں بیچ جانب شرقی کے چار اولی باب الہ اہم بہر
 مشہور کیا جاتا ہے ساتھ باب بنی شیبہ کے اور اوسین تین طاق میں وہ قدیم ہیں اور دوسرا دو طاق میں
 باب البنی و باب النجار و باب العباس اور زمین تجدید کیے گئے بیچ اسکے سوائے لنگرہ کے کچھ اور
 طاق میں وہ باب علی ہو اور چوتھا باب بنی ہاشم و باب علی اور تحقیق تجدید کیا گیا اور پراچن وضع کے اور بیچ جانب جنوبی

خدا م کہہ کر سالانہ عسا کر کو اور اخراجات کتاب و قلعجات و شیشہ آلات و فانوسوں اور شمعوں اور چراغوں
اونکے کو ساتھ اس طرح کے کہ نہیں قدرت رکھتا کوئی بادشاہوں میں سے مصارف ایک سال کا پس منکر
ساتھ اخراجات سالانہ بشمار کے اور اونہیں سے جو کہ نمبر کیا گیا بیچ سلطنت سلیم خان کے قہر تہا بیچ مصلے خفی
و بیچ فتویٰ لینے کے فقہاء سے بعد اس کو کہ ہوا مستفاد پر چار ستون کے بیچ اوسکے محراب پھر تعمیر دیا ایسے ہندو جہت اور
بنایا مربع صاحب طبقہ یعنی دو درجہ کا اور پورا لاماسطے مکرین کے اور نیچے والا واسطے مصلیٰ کے اور امار سلطانی
سلیمان مکرین اور سلیمانین بنایا اونسے اونکو واسطے طلبہ کرام اور مدرسے واسطے اونسے
بزرگ اور حضرات اونکی سے صاف کرنا مالہ کا اور اٹھانا مٹی کا مقابلہ ابواب کے سے اور پھینکنا اوسکا بیچ سفلہ
یعنی راہ میں کے بعد جمع ہونے دس برس کے اور تحقیق خافل ہوئے لوگ یکبار تیس برس تک پس ملند
زمین پھاٹک کہ باقی نہ رہے ظاہر زمیناے ابواب سے تین زمینے اور تھے سب ہندو بارہ زیر خاک
پوشیدہ ہو گئے پس آئے ایک فورسہ میں پھر داخل ہوئے قیام اور تراب یعنی کوڑے اور ٹی دروازوں کے
بیچ مسجد کے اور پھر ہوا مطاف اور پونجی مٹی اور پانی آستانہ ثبت تک اور باقی رہے تمام دن و رات اور
مستقل رہی نماز و جماعتیں سات وقتوں کے پس جلدی کی اونھوں نے اور کھولی راہ اور پاک کیا حرم کو
اور اونہیں سے جو تعمیر کیا اوسکو سلطان سلیم خان نے قہر یعنی گنبد میں بیچ چار طرف حرم کے اور تھے وہ
ستف دار لکڑیوں سے کھاتے تھے اوسکو کڑے بسبب گذرنے زمانہ کے اور بیچ سال نو سواستی کے ہوا
اور شرح اوسکی یہ کہ شروع کیا اوسنے جانب شرقی لے باب علی سے باب اسلام تک اور ڈھایا
اوسکو اے جانب شرقی کو پس جب ظاہر ہوئی بنیاد و پایا اونھوں نے اوسکو متخلل اور خالی بسبب طل
زمانہ کے پس رکھی بنایا جدید اور پھر وجہ استحکام کے پھر فکر کی اونھوں نے کہ ہر آئینہ مر مر جلجلا تا سحر تھے
آگ کے اور شیشی اور حجر زردودہ کہ قطع کیا جاتا ہو جہاں سے کہ قریب شمس کے ہیں نزدیک حرم
راہ عہدہ کی سے لائق تر ہو رخام سے پس ضرور ہے ستونوں اوسکے سے نیچے گنبدوں کے پھر نصب کیا
اونھوں نے اول شیشی کو کہ مثایا اوسکا بیٹے دل اوسکا مقدار چار ستون رخام کے تھا بعد اوسکے خام
پھر رخام پھر ستون شیشی کا اور اسی طرح اطراف ہر قہر سے اور دور کی اونھوں نے کئی صفوں

کھانے سے اور تین منارات کثیرہ اوپر رامون جبل اور مہلات کے اذان دیتے تھے اوپر اوسکے اور نمودن
تھے اوسکے ارزاق اور روزنیہ اور تھا واسطے عبداللہ بن مالک خراعی کے ایک منارہ پڑی قبیس کے اور
ادپر چوٹی کے ایک منارہ اور ایک منارہ مشرق اوپر باب الایجاد کے اور ایک منارہ طرف پہلو اوسکے
کے اور واسطے عبداللہ بن مالک کے ایک منارہ مشرق اوپر مجنہ کے مجنہ نام ایک مقام کا ہے اور
ایک منارہ پنج شعب عامر کے اور ایک اوپر جبل قفاہ اور اوپر جبل احمر اور سوا اسکے اور تھے بقدر کمال
منارہ کے اور وہ منارات جواب موجود ہیں وہ سات ہیں اول منارہ باب العمرہ طول اسکا سرٹھ گز
تھمبہ کیا اوسکو ابو جعفر عباسی نے اور تعمیر کیا اوسکو بعد اوسکے صاحب الوصل جواد اصفہانی نے بیچ ۱۵۵
کے اور رئیس نمودین کا اذان دیتا تھا بیچ اوسکے پھر منارہ باب السلام کا سقر واسطے اذان کے
اور وہ دوسرا منارہ کا ہے طول اوسکا پنیسٹھ گز ہے پھر قہر فرم کا ہے مگر شہاے رمضان میں بیچ
سحر کے واسطے سحر کھلانے اور تیکہ کر کے پس ہوئی یہ بات اور منارہ باب السلام کے اور جبکہ ہوا کہ نہ مندر
کیا اوسکو سلطان سلیم خان نے اور بنایا اوسکو ۹۲۱ھ میں اور جسے بنایا یہ منارہ مہدی منصور
عباسی تھا اور تیسرا منارہ باب علی کا ہے بنایا اوسے اوسکو بھی طول اوسکا بھی چون گز ہے پھر بنا
بنایا اوسکو سلطان سلیمان خان نے جبکہ مندر ہوا اور عادیہ کیا گیا حجر شہسی سے اور بنائے گئے
واسطے اوسکو مرتبہ اور درجہ اعلیٰ و اسفل اوپر طریق منارہ روم کے اور چو تھا منارہ اخروہ
اسی باب الوداع ہے طول اوسکا پچاس گز ہے ساتھ دودر جون کے بنایا اوسکو مہدی باللہ نے پھر
تعمیر کیا اوسکو شعبان صاحب موصل نے دوبار واسطے گرجانے اوسکے کے ۱۰۰۰ھ میں اور پانچواں
منارہ باب الزیادہ کا قد اوسکا سرٹھ گز ہے اور وہ ساتھ دودر جون کے ہے شاید کہ بنایا اوسکو
مقتضد عباسی نے اور چٹا منارہ سلطان قابلیہ کا ارتفاع اوسکا گز ہے طرف سمعی کے ساتھ
تین منارہ اور ساتواں منارہ سلطان سلیمان خان کا مابین باب السلام و باب الزیادہ
کے ہے طول اوسکا پنیسٹھ گز ہے بنایا اوسکو ساتھ حجر شہسی کے جالی دار ساتھ جالی طلا کے
فائدہ دکر کیا بیچ اقبل کے نہر زبیدہ کا جان تو ہر آئینہ وہ مذہبوتی تھی بسبب انہدام

کے سات دروازے میں اولیٰ بیچ اسکے دو طاق میں اور نام رکھا گیا ہے ساتھ بازان کے اسرار
 کہ نہر مکہ کی معروف ہے ساتھ بازان کے قریب ہے اوس سے اور تحقیق کہ تجدید کیا گیا یہ دروازہ اور دوسرا
 دو طاق میں نام رکھا گیا ساتھ باب البنبلہ کے تحقیق تجدید کیا گیا تیسرا باب الصفا پانچ طاق میں اور نام
 رکھا گیا ساتھ باب بنی مخزوم کے کہ نام ایک قبیلہ کا بنایا گیا اور کنگرہ بنائے گئے جو تھا چاروں طرف
 اور مشہور کیا گیا ہے ساتھ باب اجیاد صغیر کے اور وہ بنایا گیا اور پانچوں دو طاق میں اور وہ باب
 ہر نام رکھا گیا ساتھ باب الجاہلیہ کے اور تجدید کی گئی بیچ اسکے چھٹا دو طاق میں اور مشہور کیا گیا ہے ساتھ
 باب المدرسہ کے اور باب عثمان کے ساتھ نام شریف کے اور بنایا گیا ساتواں باب اسمانی دفتر
 ابلی طالبیہ میں دو طاق ہیں اور بنایا گیا ہے اور بیچ جانب غربی کے تین میں اول دو طاق میں
 اور وہ باب الخضرہ والوداع ہے اور بنین تجدید کی گئی بیچ اسکے کوئی چیز دوسرا باب ابراہیم ایک طاق
 ہے اور بنین تجدید کیا گیا تیسرا باب النعمہ امی باب نبی سہم اور بیچ جانب شمالی کے پانچ میں اول
 باب المسدہ و باب السیق و باب النعمہ امی باب عمرو ابن عباس طاق واحدہ تحقیق تجدید کی گئی بیچ
 اسکے دو باب العزیز باب النہاسطیہ متصل مدرسہ عبداللہ کے اور آئیہ تجدید کی گئی بیچ اسکے تیسرا
 باب القطبیہ طاق واحدہ ساتھ بانی دارالندوہ کے اور بنین تجدید کی گئی اوس میں چوتھا تین طاق ساتھ
 زیادتی کے طرف جانب شاہی ہمسکی کے اور تھے دو طاق اور قاسم بگ کے کھولائیں صحر ڈھایا گیا پھر بنایا
 گیا جیسا تھا پانچواں باب الدنیرہ باب المدرسہ ایک طاق ہے نزدیک منارۃ السلام کے اور تجدید
 کیا اور کتبہ قاسم بگ نے نزدیک بنائے مدرسہ سلطانی کے اور امانت ریضی منارہ پس تھے بہت ایک
 تھا اور باب ابراہیم کے مثل عبادت خانہ کے منہدم کیا اور کوا ایک امیر نے مکہ میں سے واسطے شرف
 ہونے اسکے کے اور پھر اسکے کے اور ایک منارہ تھا اور باب الصفا کے چھوٹا علامت واسطے
 باب الصفا کے نہیں چڑھا جاتا تھا اور اسکے سبب نگیں اوسکی کے اور ایک منارہ تھا نزدیک میل کے
 ڈھایا گیا اور ایک منارہ نزدیک مسجد راہ کے اذان دیجاتی تھی بیچ اسکے واسطے انظار کرنے صوم رمضان
 کے اور روشن کیجاتی تھی اور پر اسکے فضیل اور بھائی حاجاتی تھی نزدیک سحر کے تابا رہیں روزہ دار

۵۴
 تاریخ مکہ

بیچ ذات اوسکی اور بیچ اولاد اوسکی کے روز قیامت تک واسطے تجدید آثار مسجد محرم اور احاطہ اوسکے کے
 ایسی مسجد کہ برابر ہر مہینہ بیچ اوسکے اور مسافر پس تمام ہونے بیچ اول سلطنت عظمیٰ اوسکی کے ہمیشہ رہے
 واسطے حرمین محتربین کے خدمت کرنیوالا ساتھ تجدید حرم بیت خدائے غالب بتر کے ساتھ حکم اوسکے کے
 معزز و بزرگ ہر یعنی تمام ہوئی یہ تجدید بیچ اول سلطنت سلطان مراد کے ساتھ حکم معزز و معجل اوسکے کے
 تعمیر کیا جو معمار اوسکے نے ہر چیز کو کہ تزلزل ہوئی ارکان اوسکے سے بعد اوسکے کہ قریب تھیں کہ گرتین بلند
 دیواریں اوسکی پس نبی نابین اور سنہ یواریں حرم بیت قدیم کی اور احاطہ کیا اوسکا ساتھ اکناف بیت اور
 بزرگ صورت کے بعد اوسکے کہ کہہ کیا تھا اوسکو روز و شب نہ اندک کھایا تھا اکیسویں سقف اوسکا کہ دیک اور
 کیڑوں نے پس بلند کیے قبو موضع سطوح کے بنائے گئے ساتھ لکڑیوں کے اندر سوہ ہونے ساتھ اس نمکونی
 بزرگی کے تمام پر جو ان پس بقیں کیا اونہوں نے واسطے اوسکے ساتھ بزرگی روشن اور شرف خانہ کے
 پڑنے واسطے اس قول کے اللہ تعالیٰ کے سوا اسکے نہیں کہ تعمیر کرتا ہے مساجد اللہ کی کو وہ شخص کہ آیا
 لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے درحالیکہ دعا کرتے واسطے تھے اوسکے اللہ تعالیٰ سے بزرگی اور خیر
 وافر کے کہہ دے یا آتی ائم رکھتے تو اوسکو اوپر تخت سلطنت کے محفوظ بیچ خط اپنی کے کل آفت سے
 فتح کرد اور پس اس شخص کے کہ ارادہ کرے مخالفت اوسکی کا استوار کنندہ واسطے مسجد دن اور درسن کے
 تجدید کرنیوالا بہتر ہر ہندم اور کہہ کا اور کر تو دروازہ اوسکے کو واسطے امید داروں کے بنائے امن
 امن پانے والوں کا اور آستانہ اوسکے کو واسطے محتاجوں کے کفیل و مدد اس آتے ہیں طرف اوسکے راہ
 دور سے ساتھ حرمت کعبہ کے قبول کرے اللہ دینے والا سوال کا فیصل مرتبہ رسول کے اس دعا کو
 کہ لائق ہے ساتھ قبول کے پس جب محکم کیا اوسے بنیاد اوسکی کو ایہ بتاؤ نبی کے اللہ سے اور رضائے
 کی ہوئی وہ عمارت استوار ارکان مشابہ روشنی جہنوں کے اور ہوئی یہ بات آغاز خلافت اوسکا
 اور براعت الاستلال واسطے فرمان سعادت اوسکی کے بیچ اول سعادت اوسکی کے اہل سنت
 میں اور تھی ابتدا اس تجدید کے ساتھ امر والد بزرگ اوسکے کے چلنے والا طرف رستوں خدائے
 بزرگ کے سلطان سعید اوسدن کو نفع دیکنا مال نہ اولاد دگر وہ شخص کہ لایا اللہ کے پاس قلب

کاربنوں اور کم ہونے بارش کے ساتھ طویل ایام کے اور خلفاء یعنی ملوک تعمیر کرتے تھے اوسکو اور
تعمیر کیا اوسکو ملک کو کپوری نے مسند میں پھر صاحب اربل مظفر الدین نے بیچ ستہ کے پھر مستقر
باللہ نے بعد پچیس برس کے ۱۱۹۲ھ میں گئی بار تعمیر کیا ابو سعیدہ خدا بندہ نے ۱۲۰۶ھ میں تعمیر کیا
شرف حسن بن عثمان نے بیچ ستہ کے پھر بعد بند ہو جانے کے تعمیر کیا ابو نصر جرجسی نے پھر تعمیر کیا
قاتبیاء نے پھر بند ہوئے بیچ اوائل سلطنت عثمانیہ کے یہاں تک کہ بیچ ستہ کے بجایا ایک شکاریں صغیر
بدلے ایک دینار کے روز عرفہ کے اور حجاج زبان نکالتے تھے پیاس سے پس فی الحال نازل
کیا اللہ جل شانہ نے باران پھر پایا اور شکر کیا انھوں نے اور شکر کیا شکر یہ میں پھر حکم کیا سلطا
نے واسطے تعمیر خین اور نہر عرفات کے یہاں تک کہ نکل گئی نہر جوص ماجن سے کہ بیچ سفہ
یعنی راہ میں کے ہے اور تھے حوالی عرفات میں سبز رار و باغ پھر بند ہوئی نہر زبیدہ کے
بیچ سلطنت سلیمان خان کے پھر تعمیر کیا اوسنے اوسکو ساتھ احسن تعمیر کے اور ملانے طرف سے
چٹے ساتھ بہر اعانت کے اور چھپے سلیمان کے تعمیر کیا بیٹے اوسکے سلیمان خان نے ساتھ حکمت
کثیرہ اور صرف بہت بزرگ اور دیناروں غیر محصورہ کے جزادیو سے اللہ انکو فی خاتمہ بیچ بیان
متفرقات کے کتاب باب عباس کا باب علی تک کہ عبارت عربی میں ہر ترجمہ اوسکایہ ہے سب ترجمہ
نما ت میں واسطے اللہ کے کہ استوار کیا اوسنے بنیاد دین محکم کو ساتھ نبی رحمتہ اور رہنمائی کے
اور خاص کیا اوسکو ساتھ مزید فضل و کرامت اور سعادت اسور مدد دینے کے اور کیا حرم
کرم اپنے کو مطاف واسطے گروہوں طائفین و قاصدین کے کہ قصد کرنیوالے ہیں انتہائے
ممالک و بلاد سے درود بھیجے اللہ اوپر انکے اور اوپر آل انکی کے اور اوپر اصحابوں انکے
کے کہ بزرگ و بزرگ ہیں اور توفیق دی اللہ نے بندہ اپنے کو کہ اعانت پکڑے اللہ لاہی ساتھ
استوار کرنے شریعت کے اور محکم کرنے ارکان اوسکے کے اور وجہ مراد کے جمع
کرنے والا ذیرہ آخرت کا توشہ لینے والا زاد سعادت سایہ اوسکا دراز ہو اوپر
سروں بندوں کے سلطان بن السلطان سلطان مراد کرے اللہ خلافت بیچ

مطاف کے اور ہزار کرنے اونکے سے زیر اقدام طائفین کے چچ طواف کے اور زیور پہنانے باب
 شریف و وزیر اعظم بزرگ کے خلیفہ خداے بزرگ ترکا سلطان روم اور عجم کا اور قبول کیا خدا نے اوسکو
 اور پسند کیا واسطے خدمت رکن و مقام کے خلیفہ بن سلطان الملک المظفر ابو الفتوحات سلیمان خان
 کو قبول کرے اللہ اوس سے نیک اعمال اور پونجاوے اوسکو اوس خیر تک کہ پونجاوے اوسکو
 سعادت و اقبال تک اور جب تمام ہوئی تجدید آواز کی ساتھ تاریخ کے طائر تہنیت نے کہ نبایا اللہ
 قبلہ ہمارا کتابہ بیچ حوض جبریل کے پہلوے راست ملزم میں بعد بسم اللہ کے حکم کیا ساتھ عمارت اس
 مطاف شریف کے سوار ہارے اور مولا ہارے امام بزرگ یعنی بادشاہ نے فرض کیا گیا طاعت
 کا اور تمام استون کے ابو جعفر منصور مستنصر باللہ امیر المؤمنین تائید کیا گیا جانب خدا کے سے پونجاوے
 اوسکو اللہ امیدون اوسکی کو اور زینت دیوے ساتھ نگیون کے اعمال اوسکے کو اور یہ بیچ مہینوں
 ۶۳۱ھ کے ہر و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اور کتابہ پہلوے راست اوسکے کا فوق اوسکے اور پر خام
 بعد بسم اللہ کے یہ ہر سو اسکے نین کہ تعمیر کرنا ہی مساجد اللہ کی کو جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور
 آخرت کے اور قائم کیا اوسے نماز کو اور وی زکوٰۃ اور نہ ڈرا اگر اللہ سے پس قریب ہیں وہ لوگ کہ
 ہو دین ہدایت پانیہ لون سے امر کیا ساتھ عمارت سقف بیت شریف اور دیوارون اور میناب رحمت کے
 اوس شخص نے کہ محتاج ہو طرف رحمت پر درد گار اپنے کے کہ وہ بادشاہ بجزوہ اور روم و عراقین کا سلطان
 احمد خان ہر بیچ شہر حرم کے آئینہ امین تہمتہ بیچ بیان اون خیرون کے کہ متعلقاً حرم سہین بیان
 گنگوروں کا سب گنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ہین اونین سے ایک سو تری
 سنگ رخام سے اور باقی حجر شیشی ہین جانب مشرق کے حرم سے ایک سو پینتیس گنگورے ہین ایک
 سنگ رخام سے اور وہ بڑا ہو اور باقی سنگ شیشی سے اور جانب شمالی حرم کے تین سو اکتالیس ہین
 سنگ رخام اور تین بڑے ہین اور باقی حجر شیشی سے اور جانب غربی حرم سے دو سو چار ہین بچہ سنگ رخام ستر ہین
 ایک بڑا ہو اور باقی حجر شیشی سے اور جانب جنوبی حرم سے تین سو پینتیس ہین حرم سنگ رخام سے اونین ہین
 گنگورے بڑے ہین اور باقی سنگ شیشی سے ہین اور زیادتی باب اللہ وہ مین ایک سو اکانوسے ہین

سلطان سلیم بن سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان بایزید بن سلطان مراد بن سلطان
 محمد بن سلطان یلدریم بایزید بن سلطان مراد بن سلطان اور خان بن سلطان عثمان مجاہد دوسرو
 اللہ اور پختون کے بیچ جتنوں کے اور ہمیشہ رکھے اولاد اوکلی کو اور پسند خلافت کے گزرنے زمانہ تک
 اور تھا شروع بیچ چوبیسویں سید الاول کے مہینوں سال نو سو اسی سے پس جب سپرد کی سلطان
 سلیم نے امانت حیات اپنے کی ساتھ نیک تر تسلیم کے اے یا ایمان اور رحلت کی دار کئی وقتوں میں
 دنیا سے طرف اوکلی کے آمادہ کیے اللہ نے واسطے اوکلی کے بیچ حجت کے محلوں سے قبل تمام ہونے اس
 چیز کے کہ قصد کیا تھا اسے تجدید مسجد احرام سے اور بٹھایا اللہ نے اور تخت خلافت کے بیٹے بزرگ
 کو اچھا بٹھانا اور کیا بارگاہ اوکلی کو جاے رجوع واسطے لوگوں کے آسان کیا اللہ نے واسطے اوکلی
 اتمام اوکلی روشن کرے اللہ ساتھ روشنی اوکلی کے منہ راتوں اور دنوں کے اور سلا دے خلق
 کو بیچ مہد عدل اوکلی کے قیام قیامت اور ساعت قیام تک در رقم کی راقم اس ارتنام نے
 ایک تاریخ کہ لائق ہو ساتھ اس کے کہ لکھی جائے بیچ اس مقام کے ترجمہ اسکایہ ہے کہ تجدید کیا سلطان
 مراد بن سلیم نے مسجد بیت قدیم بزرگ کو خوش ہوئے اس سے مسلمان سب ہمیشہ ہو جو فتح فتح دیا گیا
 لواء علم کا کہا روح القدس نے بیچ تاریخ اوکلی کے تعمیر کیا سلطان مراد نے حرم کو اور لکھا ہوا وچا
 حج کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہو اور وہ باب ساتھ اوکلی مشہور ہو جانب صفا کے کتاب زبان عربی میں
 کہ ترجمہ اسکایہ ہو بعد بسم اللہ کے محمد رسول خدا کے ہن بھیجا دینے اوکلی ساتھ ہدایت کے اور
 دین حق کے تا غالب کرے اس دین کو اور پر کل دنیوں کے اگر وہ بڑا جانین شرک کرنیوالے تحقیق
 گھر کہ نبایا گیا واسطے آدمیوں کے وہ ہو کہ بیچ مکہ کے ہر رکت والا ہدایت ہے واسطے مسلمانوں
 کے بیچ اوکلی نشانیاں ظاہر ہن اور مقام ابراہیم ہے جو شخص داخل ہوا اوکلی میں ہوا امن و ایمنی
 اور واسطے اللہ کے ہو اور لوگوں کو قصد کرنا کعبہ کا جو شخص استطاعت رکھتا ہر طرف اوکلی راہ کی یعنی استطاعت
 زاد راہ کی او طریق امن کا کتاب جانب شرقی مطاف کا بعد بسم اللہ کے اول یہ لکھی ہوا اَوَّلُ بَيْتِ
 اَللّٰهِ مَنَّا اَمَّا بَعْدُ اَللّٰہ کے وہ عبارت ہو کہ ترجمہ اسکایہ ہو نزدیکی ہو ساتھ اللہ کے تجدید بیچا بیچ

میں ہر سات اولی گیارہ سو میں گز ہوا و طاق او سکے نیچے محرابین دروازہ کی چالیس ہن اور ستون اسکے چار
 چوبیس ہن سب سنگ خام سے ہن اور دروازہ او سکے پندرہ ہن انتہی بیان ارتفاع کا بلند ہی بہت
 شریف کی کہ کعبہ ظاہر ہر طرف آسمان کے اس باہم میں شمار گنا اور پانچ گز شرمی سے کہ چوبیس انگشتی ہوا و طاق
 پہلو اور وسط ہونہ ٹرنہ نوک اور انکلی چھ جو کہ اعتبار کی ہر کم نہ زیادہ اور جو کہ انکلی پہلو کی کھٹا چابیان طول طویل
 شریف کارکن یعنی کوئے حجر اسود و سارکن عراقی کو دیوار شرقی خانہ کعبہ ہر پچیس گز اور چھ قلعہ یعنی چھ بالشت اور کن
 یانی تارکن شامی کو دیوار غربی کعبہ چوبیس گز اور ایک بالشت بیان عرض ہن بیت اللہ شریف کارکن یانی سے رکن حج اور
 کعبہ دیوار جنوبی کعبہ شریف ہر ایک گز اور ایک بالشت اور رکن شامی سے تارکن عراقی کو دیوار شمالی کعبہ چوبیس گز ہوا و عرض ہوا
 خانہ کعبہ کا دروازہ بیت اللہ کی دو چھین ہن ایک کے اوپر ایک سے دونوں ہونی نہیں ہن اور طول چھتوں کا ایک
 طرف سے ایکس گز قدر زیادہ اور دوسرے طرف سے بیس گز چھ زیادہ ہوا و عرض دونوں چھتوں کا ایک طرف سے شمار گز اور دوسرے
 سترہ گز ہوا و دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی ہن ہوا و طول اسکا چھ گز اور س انگشت ہوا و عرض چار گز ہوا و تختہ دروازہ کر سار
 لکڑی کے پانچ اینچ چاندی کے پترے تقری بیس ہن جو کہ ہن اور بلند ہی ستائہ کعبہ کی میں چار گز اور آٹھون حصہ گنا ہوا و زیادہ
 کعبہ معطلہ کا کلا و سکونیز بہت کہتے ہن درمیان دیوار شمالی کعبہ کے مابین رکن عراقی اور رکن شامی کے ہوا و طول
 کی نیچے اس منیز بہت کہ ہوا و حجر اسود درمیان مشرق و شمال کے جو رکن کعبہ شریف کا ہوا و س رکن میں ہوا و بلند ہی
 اسود کی زمین کے اٹھائی زار چھ حصہ گز سے کچھ زیادہ ہوا و تعدا عرض طول حجر اسود کی ظاہر کی کہ ایک جبے چار
 انگشت کے انگلیان آپس میں ملی ہوں بیان طول و حدتجار کا اور طول حدتجار کی چار گز اور پانچ انگشت ہوا و تھا
 مستجار درمیان رکن یانی اور دوسرے دروازہ کعبہ کے یہ دروازہ اس بنا میں بند ہوا و سکونیز اسو اسو کہتے ہن
 اور جگہ آدمی کھڑے ہوتے ہن اور تعدا و پردہ کعبہ کے کھلے دھارتے ہن اور مغرت لگتے ہن اس سب سے اسکو مستجارین
 کہا ہوا و عرض اس دروازہ کا جو بہتین گز اور طول پانچ گز سے کچھ زیادہ ہوا و طویل کام نام اول حج تھا کعبہ شریف حلی اربع
 جہم نامی اور سکونہ اکملہ کے اب اسکو طویل کہتے ہن وہ ایک احاطہ و پردہ ہوا و دائرہ اور حیر جانب شمالی کعبہ شریف میں
 زیر اربعہ کہ ہوا و جگہ اس کا نام اسو اسو کہ ہوا و جگہ ہی ہونی ہوا کعبہ شریف ہوا و اس حجر کی رکن عراقی سے رکن شامی
 ہوا و زمین حجر میں سنگ خام سفید و سنگ سیاہ و سبز و زرد و سبز سے فرش کیا گیا ہوا و جگہ سے کہ زیادہ

تمام حجر شمس سے اور ریاضی میں باب ابراہیم کی طرف ایک سو چھیالیس گنگور سے ہیں سب سنگ شمس ہے
 بیان پیمائش کا علامہ قدسی نے لکھا ہے کہ سب مسجد الحرام ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے لیکن تحقیق وہ حجر
 کہ علامہ فارسی تاریخ خیر اپنی میں مذکور نام اور کا تحصیل المرام ہے نقل کیا ہے کہ ناپا میں نے مسجد الحرام کو
 لوہے کے گز سے پس طول اور سکا دیوا غریبی سے دیوار شرقی تک کہ مقابل او سکے ہو تین سو چھپن گز اور آٹھون
 حصہ گز کا ہوا اور ہاتھ کے گز سے چار سو ساٹھ گز معلوم ہوا کہ گز اپنی ہاتھ کے گز سے بڑا ہو گا اور ناپا میں نے عرض
 مسجد الحرام کا دیوار شامی سے دیوار یانی تک دو سو چھیاسٹھ گز درعہ آہنی سے اور ہاتھ کے گز سے تین سو چھپن
 ہوتی ہے یہ پیمائش انتہی جسطرح فایسی نے ذکر کیا ہے اس طریق سے تمام بیت مسجد کی حساب ضرب سے
 گز آہنی سے چھ سو بائیس گز اور ہاتھ کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتی ہے واللہ اعلم بیان مطاف کا
 ملا علی قاری نے شرح منک متوسطین لکھا ہے کہ مراد مطاف ہے وہ جگہ ہے کہ مقرر کی گئی ہے واسطے
 طواف کے اور اسی قدر تہی مسجد الحرام زمانہ رسول صلعم میں اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ میں
 لکھا ہے کہ مطاف مطلق اس قدر ہے گرد بیت کے کفرش کیا اور سین اس وقت تک پتھروں کو تراش کر ختم
 صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دائرہ مطاف کا سلسلہ میں سلطان سلیمان خان بن سلطان سلیم خان
 کے حکم سے کہ وہ سلاطین مردم میں سے تھا اور اندازہ کیا راقم رسالہ ذخیرۃ الدارین نے عرض و طول موضع
 مطاف کا گز شرعی سے کہ وہ چوبیس انگشتی ہے اور موضع مطاف واقع ہے دائرہ کی طرح نہ اور صورت
 مربع کے اور دائرہ اور سکا سب طرف سے یکساں نہیں ہے اور مربع یعنی مربع ہے یعنی چاروں طرف
 سے برابر ہو پس پایا اس کو چاروں طرف سے مقابلہ اور بیچ کعبہ مشرف سے پایا اس کو شمالی
 کی طرف کعبہ معطفہ کے اور باہر حطیم سے پچیس گز اور ایک بالشت دو انگشت اور مغرب کی
 طرف کعبہ مشرف سے چوبیس گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ سے اکیس گز اور آٹھ
 انگشت اور مشرق کی طرف کعبہ معطفہ سے نہایت باب السلام قدیم تک چوالیس گز اور حساب
 کیا گیا ہے ان سب گزوں کا سب جواب کے مقابلے سے اور بیچ سے کعبہ مشرف کے نہ گوشوں اور
 نہ اس مکان سے کہ واقع ہو در میان بیچ کے جامع الرموز میں لکھا ہے کہ مسجد الحرام وسط مکہ

چوبیس ہین اور تمام قدیلین حرم کی ایک ہزار ہین تنبیہ حرم محرم اور بیت اللہ شریف تھوڑی سے پھر ہین
 ہین چاروں طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل دونوں مشرقوں کے سچ واقع ہوا یعنی مشرق صیف و شرق
 شتا اور شتا اور ستارہ قطب کا برابر رکن میانی کے معلوم ہوتا ہر باقی کوئے اسی طرح پر قیاس کرنا چاہئے بیان
 مصلون کا پہلا مصلے خفی ہو وہ ایک مکان ہوتا ہیں دکا و نہ نہ بعبارت عظیم الشان طرف شمال کیا ہر ستون مصلے
 واقع ہوا اس مصلے سے دو بار عظیم الشان تالیس گز ہر دوسرا مصلے شافی ہر کہ قریب چارہ مزم کو واقع ہوا اور یہ مصلے
 کعبہ شریف کے چالیس گز ہر اور اس طرف کوئی ستون مطاف کا نہیں ہوا اور یہ مصلے بھی حد ستون مطاف سے
 باہر ہر درمیان عمارت چارہ مزم اور نہر عالی سنگ مرمر کے واقع ہوا اور سپر ایک مکان ہر ایک درہ متصل تھا
 ابراہیم کے مشرق کی طرف تیسرے مصلے پہلی ہر اوپر پہلی ایک مکان ہر چھوٹا سا ایک درہ مقابل حجر اسود کے باہر ستون
 مطاف سے جانب مشرق کے اور نہر مصلے سے تالیفہ دو بار کعبہ کے زیر حجر اسود ہر ستیا لیس گز کا چوتھا مصلے
 مالکی ہر کہ اوپر ایک مکان ہر ایک درہ جانب مغرب کے باہر ستون مطاف سے واقع ہوا اور نہر مصلے سے
 شہر وان کعبہ میں پینیسٹھ گز ہر بیان مقام ابراہیم کا نقل ہر شیخ غزالیہ دین سے کہ سترہ گز ہر وہ مجاور
 اوسوقت اونھوں نے مقام ابراہیم کی پیمائش کی معلوم کیا بلندی اوسکی روئے زمین گت گز اور
 حصہ گز کا ہر اور اوپر سے وہ سنگ بے چاروں طرف سے پاؤ گز کو مڑا ہر شان دونوں قدون کا ہر اور گرد مگر
 قدون نکی چاندی کے پر سے لگے ہین اور پچان قدون کا ترون چاندی کے سے ساٹھ سے ساتھ قریب یعنی
 حصہ گز کے سے آدھا قریط کم ہر اور گز چوبیس قریط ہر اور چاروں طرف اوس موضع کے ایک صندوق زمین
 مضبوط کیا ہوا اور اوس صندوق پر غلاف اطلس ساہ زلفیت کا ڈالا ہوا اور اسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا
 لکڑی کا چار ستون پر کھڑا ہے اور اندر اوسکو سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہوا اور بہت زیور
 سے سنوارا ہوا اور اوپر گنبد کے خیشے کے تختہ نگوایم ملا کر بیچ زر دیا ہوا اور ہر چاروں طرف صندوق کے
 چار شاہ کعبہ ہفت جہت کے یعنی چار مٹیان جا لیدار ہفت دھات کی آن چار ستونوں نے کہ مذکور ہوئے وصل گئی
 اور عقب اوس گنبد کے ایک مکان ہر کہ چھ کے ستونوں پر قائم کیا ہے اور اوسکا نام ابواصف ہے
 اور طول اوسکا اور عرض اوس موضع مصلے کا کہ تمام نماز پڑھنے نقل طواف کا ہے بیچے اوس مکان کے پانچ

کعبہ شریف کے ہر دیوار جہر تک مقابلہ اسکے ہر دس گز اور تین پاؤ گز ہر دیوار ساتھ یا چھ گز اور ایک وجہ اسمین زمین کعبہ
 شریف کی ہر دیوار باقی زمین جہر کی حضرت ابراہیم کی بکریوں کی جگہ بھی پیچھے اور کدو داخل چھین کیا ہر دیوار اس جگہ
 دروازہ ہیں ایک دیک کن شاخ کی دوسرے نزدیک کن شاخ کی اور باقی دونوں دروازہ جہر کے ہیں گنا کا مصلہ ہر دیوار چھ گز کا
 کیسا بنا ہر سے اٹھائیس گز اور باہر کعبہ سے سوا چالیس گز ہر میان حفرہ کا وہ ایک حصہ ہر چھوٹا ملا ہوا دیوار
 کعبہ کے نزدیک ستانہ کعبہ سے ملے کہ وہ اس ایام میں ساتھ مقام جبریل کے مشہور ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حفرہ وہ
 جگہ ہے کہ حضرت ابراہیم وقت تعویذ شریف کے اوسین گارہ بناتے تھے اس واسطے اہل مکہ اس حفرہ کو معجزہ کہتے تھے
 طول اور کاسات بالشت اور سات انگشت ملی ہوئی ہر دیوار عرض اوسکا پانچ بالشت اور تین انگشت سے او
 شیخ محمد الدین طبری غیر لکھا ہوا کہ یہ حفرہ وہ جگہ ہے کہ جبریل نے حضرت سرور عالم صلیم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز
 موضع میں پڑھی ہے اور اوقات نماز پنجگانہ کے معین کیے ہیں اوس زمانے میں کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو
 نماز فرض کی وائے علم بالاصواب بیان حدود و مطاف کا حدین مطاف حکیم کعبہ کی طرف سے حد مطاف
 تک پچیس گز ایک بالشت دو انگشت ہے اور جانب غربی میں شادروان یعنی پشت کعبہ ہر دیوار چھ گز کا
 کعبہ سے تار حد مطاف کیس گز اور اٹھ انگشت ہے اور دروازہ کعبہ کی طرف سے مطاف تک تین گز ہر دیوار
 قدیم تک چالیس گز اور تمام طول مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھ گز اور تین پاؤ گز دو انگشت کم بقدر
 زیادہ ہر بیان عرض زمین مطاف کا عرض زمین مطاف کا اگر دار کعبہ کی طرف سے زمین سنگ سفید فوش کی طرف
 کعبہ سے شرق کی طرف کہ تمام ابراہیم ہر دھانے شادروان کعبہ تک مقابل کعبہ کے ہر چھپا سٹھ قدم ہر دیوار شمال کی طرف سے
 حد مطاف سے تار دیوار حکیم کہ مقابل اوسکے ہر اٹھیس قدم اور چھ انگشت ہر دیوار جنوب کی طرف سے تار دیوار
 کعبہ عظیمہ تک اکاون قدم سے دو انگشت کم ہے اور یہ طرف اور طرفوں سے زیادہ ہر دیوار جنوب کی طرف سے تار دیوار
 سے شادروان دیوار کعبہ عظمہ کی اوچائی تک چھ سو دھنیا لیس قدم ہر میان ستونوں مطاف کا ستون دائرہ مطاف
 کے جو واسطے لکھنا قدیلوں کے کھڑے کیے ہیں سب بتیغیں دہن اکتیس عدد ہفت جوش نصف ہفت حاکم ہیں
 اوسکو بعضے پچیس بھی کہتے ہیں اور دو ستون دونوں کونوں پر سنگ مرصعہ کے ہیں اور میان میں فرض ہر دیوار
 دو ستون در میان میں ساقدیسین شیشے کی لگی رہتی ہیں اور شیشہ روشن ہوتی ہیں اور تین دین گرد مطاف کے دو

گزی اور شیا کہ پھر سے کہتے ہیں اور اس مندرجہ سے کہ حسین مقام ابراہیم پر شادردان کعبہ تک کیسے گئے
 حاکم یہ بیان منبر کا بنجر خطیہ جو کہ مقابل رکن عراقی کے واقع ہو بھارت سنگ مرمر سفید کے عظیم الشان
 زینہ کا ہے اور اس کے اوپر ایک گنبد گزی شکل طبع طلائی بنا ہوا بیان چاہ زرم کا عقیق اس پر کیا گشتہ
 گزی اور عرض اس کے سب سے چار گزی اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زرم تینتیس گزی اور فرق در بیان مقام آگاہ
 کے اور چاہ زرم کے اکیس گزی اور پچھاس مکان کے حسین چاہ زرم پر ایک گنبد ہے کہ اس کو قبة الفرائین
 کہتے ہیں اس واسطے کہ فرارش لوگ شمع اور شمع دان اور بچھونے اور قرآن مجید اور جو کچھ حاجت کی چیزیں ہیں سب
 کی سب اوس میں رکھتے ہیں اور پچھاس کے ایک گنبد دوسرا جو اور عقب اس مکان کے کہ مصلک
 شافعی اوس میں ہو ایک دروازہ ہے کہ باب السلام کہتے ہیں اور ایک زینہ چوبی گیارہ پائے کا واسطے داخلہ
 بیت اللہ کے قریب مکان زرم کے رہتا ہے اور وہ الی مندرائے بھی تھا بیان مفصل گنتی اور دور دور
 سوائے اُن ستونوں کے کہ زیادتی بالسلام اور بالبنیۃ میں ہیں سب ستون گرد و گرد مسجد الحرام کے چھ سو
 ہیں چاروں طرف مسجد الحرام کے ہر طرف تین قطار ستون ہیں بعضی جگہ کم اور بعضی جگہ زیادہ چنانچہ کینصفا کی طرف
 تین قطار ستون ہیں کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیارت کی طرف تین قطار سے پچاسی ستون زیادہ
 بیان مفصل مناروں کا شمار مسجد الحرام کے چار چاروں کو نو پنڈ اور تین سوائے کو نوں کے بیان
 مفصل مساحت کا زنجیر بندی نے کہا ہے کہ مساحت مسجد الحرام کی ایک لاکھ بیس ہزار گزی لیکن طول
 مسجد الحرام کا ماتھہ کے گز سے علائہ فارسی کے زمانہ میں باب السلام سے کہ وہ کوہ دیوار شرقی مسجد کا سیاہ
 تک کہ وہ کوہ غربی مسجد کا ہو چار سو سات گزی اور عرض مسجد شریف کا باب نبی مخروم کے مشہور باب الف
 اور پھر دیوار جنوبی مسجد کی ہر تا دیوار اصلی مسجد کے شمال طرف باب الذودہ کے ہے تین سو چار گزی فقط

خاتمة الطبع عند احمد والتمت کہ باوان حمید و ساعت سعید رسالہ منتشرہ الموسوم بتاریخ نبائی سالہ مکہ محفل
 مصنفہ اکمل الکلام قبول جناب کچہن بن ہادی محمد فخر الدین حسین مرحوم و مغفور ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۹
 مطابق ماہ جولائی ۱۸۹۳ء میں چوتھی مرتبہ طبع نامی منشوری نو لکھنؤ صاحب سی آئی ائی واقع کانپور میں